وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

لا تشدّوا الرحال الا الی ثلثة مساجد

روضة الریاحین

۱۳۲۱ھ

مسیر السلطان الی البلد الامین

و مدینة النبی سید المرسلین

یعنی سفرنامہ سفر حجاز ہر ہائنس علیا حضرت قوی شوکت الحاجیہ نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ

دام مجدہا جی سی ایس آئی و اعظم اعلیٰ طبقہ سلطنت ہند

فرمان روای بھوپال وسط ہند

[illegible]

در مطبع سلطانی باہتمام حافظ [illegible] طبع شد

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ

دفتر اول

رَوضَةُ الرَّيَاحِين

۱۳۲۱ھ

من

مَسِيرُ السُّلطَان إِلَى البَلَدِ الأَمِين

وَ

مَدِينَةِ النَّبِيِّ سَيِّدِ المُرسَلِين

یعنی سفرنامہ سفر کشور حجاز ہزہائنس علیا حضرت قوی شوکت الحاجیہ نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ

دام مجدہا رئیس والا اور اعظم اعلیٰ طبقہ سلطنت ہند

فرمان روائے بھوپال وسط ہند

مَن حَجَّ وَلَم يَزُرنِي فَقَد جَفَانِي

مطبع سلطانی باہتمام حافظ کرامت اللہ مطبوع گردید

مقصود جہان ز مہر و ماہ است یکے	رہبر و و بود و لیک راہ است یکے
در مدح محمد و خدا فرقے نیست	گر چشم دو تا بود نگاہ است یکے

انسانی فطرت مین بمنطوق کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ بہت جذبات مین جنمین جذبۂ مذہب سب سے قوی ہے - اس جذبہ کو مذہبی زبان مین خلوص عقیدت یا کشش آلہی کہتے ہین - اور کم و بیش ہر بشر مین پایا جاتا ہے - اسکی تحریک سے مذہبی رسوم بلا کسی خاص خیال کے محض بہ نیت اداے ارکان دین عمل مین آتے ہین -

دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پس قبول نہ کیا انھون نے اسکو اور ڈرگئے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے ۱۲

مذہب ایک لازمہ انسانی زندگی کا ہے۔ جتنے آدمی دنیا مین ہین سب کسی نہ کسی مذہب کے پابند ہین اور اوسکے ارکان (خواہ اونکی حقیقت سے واقفیت ہو یا نہو) پورے خلوص کے ساتھہ ادا کرتے ہین۔ معمولی آدمی بھی (جسکو مذہبی معاملات مین زیادہ دلچسپی نہو) اپنے ارکان دین وقت پر ادا کرنے کے مقابلہ مین کسی تکلف کو خیال مین نہین لاتا ہے۔ قریب قریب سب مذہبون مین معمولی عبادتگاہون کے علاوہ ایک ایسا مقدس مقام بھی تسلیم کیا گیا ہے جہانکی زیارت وعبادت اور مقامات سے بدرجہا افضل ہوتی ہے اور زیارت کرنے والون کا مرتبہ بلحاظ بزرگی اپنے ہم مذہبون کی نگاہ مین بڑھ جاتا ہے۔ جیسے مسلمانون مین کعبہ شریف۔ اور اہل کتاب مین بیت المقدس (ہیکل سلیمانی) اور ہندؤن مین اون کے تیرتھہ ہین۔ ہمارا روے سخن اہل اسلام کی مقدس زیارت گاہ کی طرف ہے یعنی کعبہ اور زیارت کعبہ جسکو

فریضۂ حج سے تعبیر کرتے ہین حج اسلام مین ایک رکن اعظم ہے
اور بشرط استطاعت تمام عمر مین ایک مرتبہ فرض ہے۔ بحکم وَلِلّٰهِ[۹۱]
عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ہر ذیمقدرت کو اسکا شوق ہوتا ہے
نماز مین (جو معراج المومنین ہے اور جسکا بلند مرتبہ آیۂ شریفہ إِنَّ[۹۲] الصَّلٰوةَ
تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ سے ظاہر ہوتا ہے) اسی متبرک خانہ خدا کیطرف
منہ کرکے خالق بے نیاز کو سجدہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بے استطاعت
لوگ فریضۂ حج سے معاف ہین لیکن مقدرت والون پر اسکی
فرضیت بہت اہم ہے اسلام کے مساعی جمیلہ کے اعتراف کا عمدہ
ذریعہ دینی اور روحانی ترقی کا اعلیٰ وسیلہ ہونے کے علاوہ اور
احکام اور ارکان اسلام کی طرح اسمین بھی صدہا حکمتین اور ہزارون
مصلحتین دینی و دنیوی ہین جنپر ہر انسان کی عقل محیط نہین ہوسکتی
اور اس سفرنامہ کو ان بحثون سے کچھہ تعلق بھی نہین ہے۔
اَلسَّفَرُ وَسِيلَةُ الظَّفَرِ عرب کا مشہور مقولہ ہے۔ دنیا مین متمدن ممالک نے

[۹۱] اور اللہ کا حق ہے لوگون پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاوے اسکی طرف راہ
[۹۲] بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بری بات سے

جو نعمتین سیاحت کی بدولت پائی ہین وہ آج ہر نظر کے سامنے ہین
تبادلہ خیالات و وسعت معلومات دنیا کی ترقی و تہذیب و تمدن کے
اصلی وسائل ہین اسکے لیے مسلمانون کو حج سے بہتر دنیا مین
کوئی موقع نہین ہے جسمین عالم کے ہر حصہ کا آدمی آتا ہو ہر کام اور ہر
مشغلہ کا انسان اپنی ضرورت اور مذاق کے موافق جس حصۂ دنیا سے
چاہے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اور اپنے مشاغل مین خاطر خواہ
نفع اٹھا سکتا ہے۔ مختلف قومین ایک دوسرے کی طرز معاشرت سے
آگاہ ہو کر اپنے طریقہ تمدن مین بآسانی اصلاح کر سکتی ہین۔ قرآن مجید کی
آیۂ مبارک لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ مین اسیطرف اشارہ ہے
اتحاد و اتفاق کی منفعت بے تعداد ہے۔ اسلام نے اپنے پیروؤنکو
خصوصیت کے ساتھ اسکی تعلیم دی ہے اور بحکم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
تمام دنیا کے مسلمانون کو بھائی بنا دیا ہے ان تعلقات کے قائم
کرنیکا ذریعہ حج سے اچھا کوئی نہین ہے اور نہ میدان عرفات سے بہتر

(جہاں حصۂ عالم کے لاکھوں مختلف الحیثیت آدمی ایک ہی عاجزی کی حالت سے احرام باندھے ہوئے دینی مقدس غرض مشترک کے ساتھ یکجا ہوتے ہیں اور جہاں ان سب کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آنیکے بعد سب سے پہلے اپنی بیوی حضرت حوا کو پہچانا تھا) باہمی شناسائی کے واسطے کوئی مقام ہے۔ اس نظارہ کا اثر دل پر نقش ہو کر مٹ نہیں سکتا اس تعلیم کے لیے اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے اوس مالک حقیقی کے سامنے غریب محتاج اور امیر صاحب تخت و تاج سب یکساں ہیں اور بلحاظ عبدیت سب کی ایک حقیقت ہے ؎

ہرگز نمی رود ز جبین داغ بندگی
بر بام عرش رفت رسول و خدا نشد

مگر یہ سب دیکھنے کو نظر چاہیے۔ دو آنکھیں سب کے ہیں لیکن ہر دل میں بصیرت اور ہر آنکھ میں مشاہدہ نہیں ہے صدیاں گزر گئیں کہ ایک متنفس بھی وہ نظر گھر سے لیکر نہ نکلا جو ابن بطوطہ مراقشی اور ابن جبیر

ہسپانیہ سے لیکر نکلے تھے (جنکے ذخیرۂ معلومات کا احسان علوم و
فنون کی گردن پر قیامت تک رہیگا) بیت اللہ شریف کی مقبولیت
بہت قدیم ہے - عرب کی تاریخ مین اس مقدس مقام کی ایسے ہی
جوش و خروش کے ساتھہ زیارت ہونیکا قبل ظہور اسلام بھی پتہ
چلتا ہے عقلمند آدمی اگر اپنے ادراک سے تھوڑا سا بھی کام لے تو خود بخود
منکشف ہو جائیگا کہ یہ جذبہ اور گرویدگی جو اس مقدس بقعہ کے ساتھہ ہے
کسی اور ہی کشش کا نتیجہ ہے عرب جاہلیت بھی زمانۂ حج کی بہت
توقیر کرتے تھے - شہور حج مین تمام لڑائیان بند ہو جاتی تھین - بدامنی
دور ہو جاتی تھی - امن و آرام سے لوگ اس مقدس کام مین شریک
ہو سکتے تھے - ایسی قوم جسپر کسی حکومت کی جبر و تشدد کا ظاہری اثر نہو - اور
خودسری و جنگجوئی اوسکی سرشت مین ہو یکبارگی شہور حرام مین
برخلاف اپنے جبلی جذبات کے مہذب اور متمدن بنجایا کرے یہ بدون
کسی ایسی قوت کے جو انسانی قوت سے بہت زبردست ہو ناممکن ہے -

بیشک یہ کعبہ شریف کی برکت اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی دعا کا اثر ہے کہ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا مذکورہ بالا
حالات سے محض تاریخی تذکرہ مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس متبرک قطعہ
اور مقدس مکان کی عظمت اور شرافت عقلاً بھی ثابت ہے اور نقلاً تو حدیث شریف
لَا تُشَدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ
الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا اور آیہ وافی ہدایہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ
الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَ
الْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ
بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰهِ
عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ
اسکی شرافت کی کھلی ہوئی دلیلیں ہیں۔ الحمد للہ کہ ابتدا سن شعور سے میری

یہ دلی تمنا تھی کہ مین بھی اس بقعہ متبرکہ کی زیارت سے مشرف ہون بلحاظ عام
طرز معاشرت ہندوستان کے شادی سے پہلے بلا معیت والدۂ مکرمہ
اس آرزو کا بر آنا امکان سے باہر تھا شادی کے بعد طرح طرح کے
مخمصات خانگی و سرکاری پیش آجانے کی وجہ سے (جو اہل بصیرت سے
پوشیدہ نہین ہین) یہ تمنا پوری ہونیکی نوبت نہ آئی۔ ہر کام کا ایک وقت
مقرر ہے کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا مشہور مقولہ ہے اس متبرک
مقصد کے پورا ہونے مین اتنی دیر لگ گئی کہ سرکار خلد مکان نے رحلت فرمائی۔
اونکے انتقال سے مجھپر جو کچھ گزرا اوسکو خدا ہی خوب جانتا ہے۔ ریاست کے
اہم اور ذمہ داری کے کل کام مجھپر آپڑے اور اُسکی ناگفتہ بہ تنزل حالت
و ثمرات آنکھونکے سامنے پھرنے لگی۔ تاہم شوق زیارت حرمین شریفین
دلمین جاگزین تھا صدر نشینی کے بعد مجکو خیال تھا کہ ضروری اصلاحی کامونسے
بہت جلد فارغ ہوکر اس قابل قدر نعمت کا حاصل کرلینا ممکن ہے لیکن
افسوس ہے چھ مہینے بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ قدرت نے میری دلسوز مشیر

نواب احتشام الملک عالیجاہ نظیر الدولہ سلطان دولہ احمد علی خان صاحب بہادر
مرحوم مغفور کو جوار رحمت الٰہی مین بلالیا - اس سانحۂ روح فرسا سے حج کے
عظیم الشان مقصد مین تاخیر ہوئی - ظاہر ہے کہ دنیا کے امراء معمولی کے
درباروں مین بلا اجازت کوئی نہین جاسکتا تو شہنشاہ دو عالم کی دربار مین
بغیر اوسکے فضل و رحمت کے کیسے باریابی ممکن ہو انسان کے ارادے
اور اونکی تکمیل قدرت کے قبضہ مین ہے میرے زہے نصیب کہ اوس
قادر ذوالجلال والاکرام نے مجھے اپنے دربار مین یاد فرمایا جتنی دشواریان
میری راہ مین حائل تھین اوسکی رحمت کاملہ سے سہل ہوگئین اور اوسنے
اپنے فضل سے میری ہر مشکل آسان کردی - جس کام کا انجام نیک ہو
وہ سر تا پا نیک ہے - (اگرچہ آغاز یا درمیان مین کوئی ناپسندیدگی
بھی ہو) اسلیے میرا یہ سفر نہایت مبارک اور بامراد ہوا - الحمد للہ علی ذالک
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق نیک عطا فرمائے کہ وہ اپنے فرائض مذہبی کو
برغبت تمام بجا لائے مینے اس سفر کو بخیر و خوبی تمام نہایت احترام کیساتھ

ختم کیا - اس موقع پر مجھے بحکم مَن لَّم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللہَ
گورنمنٹ عالیہ ہند کی عنایت بے غایت کا (جسکا تفصیلی ذکر آیندہ ہوگا)
شکریہ تہ دلسے ادا کرنا چاہیے اور ٹرکش گورنمنٹ کی مہربانی کا بھی
شکریہ لازم ہے جسنے بہ تحریک گورنمنٹ عالیہ ہند میری مہمانداری
بحفظ مراتب و احترام اچھی طرح کی - یہ سفرنامہ دو دفترون پر منقسم ہے
پہلے دفتر مین عرب کا جغرافیہ مجملاً اور احوال بناے کعبۂ معظمہ و مسجد نبوی
مفصلاً درج ہین - اور دوسرے دفتر مین سفر حجاز کے واقعات اور حالات
اور اونکے متعلق کاغذونکی نقلین ہین -

دفتر اول

فصل اول عرب کا جغرافیہ

موجودہ تحقیقات علمی کی رو سے عرب ایک جزیرہ نما ہے جو برّ اعظم
ایشیا کے جنوبی و مغربی گوشہ پر واقع ہے اسکے مشرق مین خلیج فارس

مغرب مین بحر قلزم و باب المندب جنوب مین بحر عرب موجین مارتا ہے۔
شمال مین شام کی سرحد نے اسکی حد بندی کی ہے۔ مغرب و شمال کا
گوشہ خشکی افریقہ سے ملا ہوا تھا جسکو نہر سویز نے الگ کر دیا ہے۔ اسکا
طول ایکہزار پانسو میل اور عرض تقریباً بارہ سو میل ہے جزیرہ نمائے عرب
چار حصونپر منقسم ہے۔ الخصہ۔ حجاز مع یمن۔ نجد۔ عمان۔ پہلی دو حصونمین
سلطان ٹرکش کی عملداری ہے۔ نجد مین ایک امیر خود سر حاکم ہے۔
جسپر سلطان ٹر کی کا اثر ہے۔ اور عمان امام مسقط کے زیر حکومت ہے۔
قریب قریب کل ملک ریگستان ہے۔ اور منطقہ حارّہ یا خط استوا
کے قریب ہونیکے سببسے گرمی بہت ہوتی ہے۔ حجاز وہ سرزمین
کہلاتی ہے جو بحر احمر (ریڈسی) کے کنارہ پر ہے اسمین دو مشہور شہر مکہ معظمہ
و مدینہ منورہ اپنی مذہبی بزرگی و عظمت کیلیے مشہور ہین۔ اور طائف
اپنی خنکی اور سرسبزی کی وجہ سے بہت شہرت رکھتا ہے مکہ معظمہ کی
آبادی پہاڑ کے دامن مین ہے اور اوسکے چارون طرف چھوٹی چھوٹی

پہاڑیان ہین یہ بڑا شہر ہے اور اسکی آبادی مستطیل ہے اسکی ایک طرف
جنت المعلا ہے جو ایک بڑا قبرستان ہے دوسری اسکی سرحد جانب جدہ
وہ جگہ ہے جسکو شبیکہ کہتے ہین اور جانب یمن ایک چشمہ سے ملی ہوئی ہے جو
حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مولد کے قریب بازان سے نکلا ہے
اور ایک طرف جبل ابوقبیس اوسکی سرحد پر واقع ہے جسکے مقابل سمت کی
حدبندی جبل احمر نے کی ہے۔ علامہ قطب الدین حنفی نے تاریخ مکہ مین
لکھا ہے کہ اس شہر کی زمانہ قدیم مین شہر پناہ بنی ہوئی تھی اور اسکی صورت
یہ ظاہر کی ہے کہ معلاۃ کی طرف ایک عریض دیوار جبل عبداللہ
ابن عمر سے مقابل کے پہاڑ تک بنی تھی جسمین ایک لکڑیکا دروازہ لوہے سے
جڑا ہوا لگا تھا۔ ہندوستان کے کسی بادشاہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔ اسی
دیوار مین پانی نکلنے کی موریان بھی تھین جو قد آدم سے کم تھین اور جانب
شبیکہ ایک دیوار تھی جو اون دو پہاڑیون کے بیچ مین تھی جنکے بیچ سے
مکہ معظمہ سے باہر جانیکا راستہ ہے اوسمین دو دروازے تھے اور

ایک دیوار درب الیمن کے نیچے کی سمت مین تھی۔ دیوار شہرپناہ کا بانی
علامۂ موصوف کی راے مین شریف ابوعزیز قتادہ ابن ادریس حسنی
جد شرفاء مکہ۔ اور زمانۂ بنا ۶۰۰ھ ہجری ہے۔ طول شہر مکہ معظمہ کا
مورخ موصوف نے جانب باب معلاۃ سے درب الیمن تک چار ہزار بہتر گز
ہاتھو نسے اور چار ہزار اڑسٹھہ گز لوہے کے گز سے اور طول مذکور باب معلاۃ سے
شبیکہ تک چار ہزار ایک سو بہتر گز ہاتھو نسے قرار دیا ہے لیکن
اسوقت کوئی شہرپناہ باقی نہین ہے اور نہ اوسکا نام و نشان ہے
آب رسانی کیلیے اسمین دو نہرین ہین۔ ایک تو ابن زبیر قریشی کی
غیر مکمل نہر جو سلطان سلیمان ٹرکی کی بیگم نے پوری کی ہے۔ دوسری۔
جو مقتدر عباسی نے نکالی ہے۔ میلونکے حساب سے مکہ معظمہ کی آبادی جنوباً
شمالاً دو میل لانبی ہے اور شرقاً غرباً ایک میل چوڑی ہے گرمی کی کثرت
اور ریگستان ہونے کی وجہ سے کوسون سبزی نظر نہین آتی۔ البتہ
مکہ معظمہ سے مشرق کیطرف ستر میل کے فاصلہ پر طائف ہے۔ جسمین سبزہ زار بھی ہے

اور زراعت بھی ہوتی ہے۔ یہین کی پیداوار مکہ معظمہ کے خرچ مین کام
آتی ہے یہان گرمی بہت ہوتی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ موسم سرما
عنقا ہے۔ گرمی کے خاص موسم مین یہانکے امراء اور اہل ثروت طائف کو
چلے جاتے ہین۔ مکہ معظمہ سے مغرب مین چالیس میل پر بحر قلزم کے کنارہ
بندرگاہ جدہ ہے مکہ معظمہ سے شمال کی طرف دوسو ستر میل کے فاصلہ پر
مدینہ منورہ ہے یہ شہر مکہ معظمہ سے بلحاظ رقبۂ ارضی کے چھوٹا ہے اسکی شہرپناہ
پختہ قدیم کی بنی ہوئی ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیان حوالی مدینہ منورہ مین ہین
پتھریلی تو تمام عرب کی زمین ہے لیکن مدینہ منورہ مین زیادہ گرمی نہین ہی میوہ دار
درخت بھی کثرت سے پائے جاتے ہین۔ اُتر دکھن کی طرف ایر کی پہاڑیان
نخلستان کیلیے زیادہ مشہور ہین۔ جاڑون مین یہان خاصی سردی
ہوتی ہے اور آب و ہوا کے اعتدال کے لحاظ سے یہانکے لوگونکو گرمی مین کسی
دوسری جگہ جانیکی ضرورت نہین ہوتی۔ زراعت اس ملک عرب مین
بہت کم ہوتی ہے اور پانی کی کمیابی کے سبب سے سفر کرنے والونکو بہت

دقتین پیش آتی ہین جسکے سبب سے تجارت کی وہ آسانی جو اور ملکونمین ہے
عرب مین نہین ہے جو کچھ تجارت عرب مین ہوتی ہے وہ محض دریائی تجارت کے
اجزا ہین تاہم اس وجہ سے کہ مذہبی زیارتگاہین اس ملک مین ہین اور لوگونکو
ضروریات مذہبی کے واسطے وہانکا سفر کرنا ہوتا ہے تجارت کا فروغ ہے اور
یہی آزاد پیشیونمین ایک ایسا پیشہ ہے جسکی قدر عرب کرتے ہین ۔ مذہبی
روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے
پہلے بھی عرب مین تجارت کا فروغ تھا اور اسکی ضرورت سے قدیم عرب
(جنکو اسلام کی زبان مین عرب جاہلیت کہتے ہین) شام اور دوسری
ممالک کا سفر کرتے تھے ۔ لو اور گرمی کی اس ملک مین شدت ہی یہانکی
پیداوار مین کھجور ایک نہایت عمدہ اور لذیذ میوہ ہے اور اوسکی قدر نہ صرف
عرب ہی مین ہے بلکہ دور دور تک ہے ۔ اسکا پھل تو عمدہ ہوتا ہی ہے عرب لوگ
اسکے پتون اور چھال وغیرہ سے بھی مختلف چیزین بناتے ہین اور وہ بطور
صنعت عجیب کے اور ملکونمین جاتی ہین ۔ یہانکے باشندونکی غذا کا اغلب حصہ

گوشت اور کھجور اور دودہ اور شہد ہے۔ سوا ے مذکورۂ بالا چیزون کے اور
تمام چیزین جو غذا کے کام مین لائی جاتی ہین اکثر غیر ملکون سے آتی ہین چونکہ عرب کے
محاصل مین زمین کی آمدنی بہت کم مدد دیتی ہے اسلیے تجارت کے ہر صیغہ پر
ٹیکس قائم ہین۔ حمرک یعنی چنگی کا محصول از جانب سلطنت لیا جاتا ہے اور
ممکن ہے کہ اس ضرورت سے اوسکے قائم کرنیکو قرین مصلحت سمجھا گیا ہو کہ
سیاستی اصول کے مطابق ہر ملک کی آمدنی اوسکے مصارف کے لیے
کافی ہونا خوشس انتظامی مین داخل ہے۔ عرب مین آمدنی زراعت
جبکہ اس وسعت کے ساتھہ نہین ہے کہ وہان کے انتظامی مصارف کو
کفایت کر سکے تو اسکے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ محصول در آمد بر آمد کا
مال تجارت پر قائم کر لیا جائے اور اوس سے اس خرچ کی خانہ پُری کیجائے۔
شمالی سرحد عرب پر ملک شام ہے جسکی عمدگی اور ترو تازگی بمقابلہ عرب کے
بہت زیادہ ہے۔ اور اسی حصہ کے شہر ایلیا مین بیت المقدس یا مسجد اقصیٰ
(ہیکل سلیمانی) ہے۔ یہ مقدس عبادت خانہ بھی نہایت مقبول اور

مسلمانونکا ابتدائی قبلہ ہے شروع اسلام مین اسیکی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھی جاتی تھی اور اوسکی عظمت و بزرگی کے ابتک مسلمان معترف ہین۔ مذہبی حکم کی رو سے اسکی زیارت بھی موجب قربت و خیر ہے چنانچہ حدیث شریف مین ہے لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِي هٰذَا۱؎ مسجد حرام کعبۂ شریف کا نام ہے۔ اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس کا اور مسجد مدینۂ منورہ مسجد نبوی کہلاتی ہے۔ روانگی سے پیشتر خیال تھا کہ اسی سلسلہ مین بیت المقدس کی زیارت بھی کرلون گی کیونکہ فضائل و محامد اوس مقدس مقام کے معلوم تھے حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین سب سے پہلے مسجد اقصیٰ ہی مین تشریف لیجانے کا اتفاق ہوا تھا اور اوسکی شان مین مسلمانون کی مقدس کتاب (قرآن مجید) ہین یہ الفاظ آئے ہین اَلَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهٗ یعنی وہ مسجد جسکے حوالی ہمنے مبارک کیے ہین۔ بڑے بڑے نامور انبیا و رسول علیہم السلام

۱؎ مت کسو سواریان مگر طرف تین مسجدونکے مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور یہ میری مسجد ۱۲

اس پاک سرزمین مین آرام فرما رہے ہین جنکی بزرگی نہ صرف اسلام مین تسلیم کیگئی ہے بلکہ تمام ایسے مذہب جو آسمانی مذہب کہلاتے ہین اور جنکو زبان اسلام مین اہل کتاب کہا جاتا ہے سب اوس بقعہ متبرکہ کی بزرگی کے قائل ہین۔ اور اون نامور رسلونکی (جو وہان استراحت مین مشغول ہین) رسالت کا اقرار کرتے ہین لیکن افسوس ہے کہ ضروریات وقت نے اسقدر موقع نہ دیا اور وہانکی زیارت کا قصد اس سفر کے سلسلہ مین اسلیے قبل روانگی بھوپال ملتوی کر دینا پڑا کہ ریاست کے کاروبار سے زیادہ عرصہ تک علیحدہ رہنا مناسب نہ تھا۔ اب بعد درستی حالت و اصلاح ریاست کے (جو اہل حکومت کا پہلا فرض ہے اور جسکی اہمیت عقلاً و نقلاً ثابت ہے) کسی وقت مقدر پر اس دولت سے بھی مشرف ہونگی۔

فصل دوم

کعبہ شریف کی بنا قبل ظہور اسلام

پہلی بنا کعبہ

ابتداے بناے کعبہ شریف کے زمانہ مین مدنیت اتنی وسیع اور ترقی پذیر نہ تھی کہ اوسیوقت مین کوئی ایسی تاریخ مرتب ہو جاتی جس سے موجودہ ترقی یافتہ اصول تاریخ کے موافق اوسکے تفصیلی حالات کا پتہ لگا لینا باسانی ممکن ہوتا۔ اسلیے بجز مذہبی روایات اور الہامی ارشادات کے (جنکی شان مین مقدس مذہبی کتاب کے الفاظ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی[1] ناطق ہین) اور کوئی طریقہ معلومات کا نہین اور اسکے متعلق قدیم اسلامی موزخون نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب انہین روایتون سے ماخوذ ہے بلحاظ روایات موصوفہ اس بنا کے دو حصہ ہین ایک قبل ہبوط آدم علیہ السلام کے اور دوسرا بعد ہبوط آدم علیہ السلام کے چونکہ ہماری کتاب سفرنامہ کا مبحث اونہین روایتون سے تعلق رکھتا ہے جو بعد ہبوط آدم علیہ السلام کی بناے کعبہ سے تعلق رکھتی ہین اسلیے ہم صرف اونہین پر اقتصار کرتے ہین علامہ قطب الدین حنفی نے بحوالہ امام ابو الولید ارزقی نقل کیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر تشریف لانے کے بعد جناب باری مین

[1] اور نہین بولتا اپنے چاو سے یہ تو حکم ہے جو بھیجا جاتا ہے

عرض کیا کہ پروردگار مین فرشتونکی آواز نہین سُنتا ہون حکم ہوا کہ
اے آدم اپنے گناہ کے سبب سے۔ تم میرا ایک گھر بناؤ۔ اوسکے گرد
طواف کیا کرو اور میرا ذکر کیا کرو جیسے فرشتون کو عرش کے گرد
کرتے دیکھا ہے آدم علیہ السلام نے زمین پر پھرنا شروع کیا۔ آخر
اس مقام پر پہنچے جہان اب مکہ معظمہ ہے۔ اور بیت الحرام کی
تعمیر کی یہ ظاہر ہے کہ انسانی صنائع اوسوقت موجود نہین تھین اسلیے
نیو کے کھودنے اور بنیاد کے بھرنے مین اونکو امداد کی ضرورت تھی۔
بنیاد کے متعلق یہ روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا ایک پر زمین پر
مار دیا تھا اوس سے ساتوین طبقہ تک زمین شق ہوگئی تھی اوسمین ملائکہ نے
بڑے بڑے پتھر جو اسوقت کی انسانی قوت کے لحاظ سے تیس آدمیونکی
قوت برداشت سے وزن مین زیادہ تھے ڈالے۔ اس طور پر کعبہ شریف کی
نیو بھری گئی۔ یہ پتھر پانچ پہاڑون کے تھے۔ ایک لبنان۔ دوسرا طور سینا۔
تیسرا طور زیتا۔ چوتھا جودی جسپر بعد طوفان نوح علیہ السلام کی کشتی

ٹھیری تھی۔ پانچوان حرا جیسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وحی پائی تھی جب یہ بنا زمین کے برابر آگئی تو اوسپر بیت المعمور ایک آسمانی نورانی مکان رکھا گیا اور اوسکے گرد طواف کا حکم دیا گیا۔ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے بھی تفسیر فتح العزیز مین بحوالہ تاریخ ارزقی وکتاب العظمۃ وابن عساکر اس قصہ کو نقل کیا ہی۔ تمام روایتین ہو بالاتفاق یہ ثابت ہے کہ بیت المعمور زمانہ طوفان نوح علیہ السلام تک اوس مقام پر رکھا رہا جب طوفان آیا تو آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اوسوقت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک کوئی عمارت اوس بنیاد پر قائم نہین ہوئی۔ البتہ وہ جگہ ایک بلند ٹیلہ کی مثل قرب وجوار کی زمین سے ممتاز تھی اور طوفان کے بعد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک لوگ اوس مکان کی زیارت کو باعتقاد قبولیت دعا کو آتے تھے کتاب الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام مین لکھا ہے کہ مابین حضرت ابراہیم علیہ السلام وحضرت نوح علیہ السلام کے وہ جگہ ایک سرخ ٹیلہ کی

مانند رہ گئی تھی جسپر روان پانی چڑھ نہین سکتا تھا اور لوگ یہ جانتے تھے کہ بیت اللہ شریف یہین کہین ہے۔ بلاتعین محل کے مظلوم۔ اور پناہ گزین اور بیمار وہان آکر دعا کرتے تھے اور قبول ہوتی تھی اور آدمی وہان حج کرتے تھے یہ پہلی بناے کعبہ کا حال ہے۔ جو انسانی خلقت کے بعد ظہور مین آئی۔ بیت المعمور چونکہ سرخ یاقوت کا تھا اسواسطے وہ ٹیلہ جو بناے کعبۂ مکرمہ بعد طوفان کے باقی رہا سرخی مائل رنگت کی مٹی کا تھا۔

دوسری بناء کعبہ

دوسری بنا کعبہ کی متفق علیہ قول کے موافق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی ہے اِس بنا کے ساتھ ایک تاریخی قصہ بھی متعلق ہے۔ اسواسطے اوسکا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ بہت سے مناسک کا تعلق اسکے ساتھ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تارخ (جنکا لقب آذر تھا) ابن ناخور کے بیٹے تھے حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے ستّرہ سو نو برس

کے بعد پیدا ہوے تھے۔ یہ زمانہ نمرود ابن کنعان کی سلطنت کا تھا
اصلی وطن انکا قصبۂ کوثی مضاف شہر بابل تھا۔ ابتداے سن مین جیساکہ
انبیا علیہم السلام کا دستور ہے بت پرستی سے نفرت پیدا ہوئی اور چونکہ
رسالت کے بلند مرتبہ کے واسطے وہ عند اللہ منتخب ہو چکے تھے اپنے
والد اور قوم کے ساتھ بہت سی بحثین کرتے رہے۔ ایک روز اونکے
بُت توڑ ڈالے اور قوم کے سوال پر کہا کہ انہین بتو نسے پوچھو کہ انہین
کسنے توڑا ہے۔ اونھون نے جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بول نہین سکتے۔
یہی جواب اونکے لیے الزامی جواب کا سبب ہوا۔ اُنھون نے اس
رنجش مین لکڑیونکا بڑا انبار جمع کر کے آگ جلائی اور منجنیق کی ذریعہ سے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسمین ڈالدیا۔ جہانسے وہ خدا کی فضل سے
صحیح وسلامت نکل آئے۔ اپنے والد اور قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو کر
ترک وطن کیا۔ اور حران مین اپنے چچا کے پاس (جنکا لقب ہاران تھا)
چلے گئے اونھون نے اپنی بیٹی کے ساتھ (جنکا نام سارہ تھا) ابراہیم کا

نکاح کردیا۔ حضرت سارہ نے خلاف مصلحت والدین کے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی تعلیم و تلقین سے بت پرستی چھوڑدی۔ اسپر باران ز
خفا ہوکر اثاث البیت اور جہیز وغیرہ جو کچھ اونکے پاس تھا چھین لیا
اور گھر سے نکالدیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کو (جنھوں نے
یہ عہد کر لیا تھا کہ مین ہرگز آپ کی نافرمانی نکرونگی اگر آپ بھی میرا کہنا
مانتے رہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ہمیشہ اونکا کہنا
ماننے کا عہد کر لیا تھا) ساتھ لیکر تن بتقدیر نکل کھڑے ہوے اوسوقت
حضرت لوط علیہ السلام جو ان دونو نکے بھتیجے تھے ساتھ ہو لیے۔
پہلے مصر گئے وہان ایک نہایت ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوبصورت
عورت کو اوسکے ولی سے چھین لیتا تھا اگر ولی شوہر ہوتا تھا تو اوسکو
قتل کر ڈالتا تھا۔ اور اگر کوئی اور وارث ہوتا تھا تو قتل نہ کیا جاتا تھا۔
حضرت سارہ ایسی حسین بی بی تھین کہ تمام عالم کا مجموعی حسن نسبتاً ½
انمین جمع تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکا اظہار حضرت

سارہ سے بھی کر دیا اور یہ کہدیا کہ اگر بادشاہ تکو بلوائے تو یہ ظاہر
نکرنا کہ مین تمہارا شوہر ہون بلکہ بھائی بتا دینا کیونکہ دین کی اعتبار سے
مین تمہارا بھائی بھی ہون اور مجکو یہ بھی معلوم ہے کہ حق تعالیٰ
تمہین اسکے شر سے بچائیگا میرا ناموس ضائع نکریگا۔ حقیقۃً یہ
خطرہ صحیح تھا اور بہت جلد اسکا ظہور ہوا۔ بادشاہی ملازم
حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یہ عورت جو تمہارے
ساتھہ ہے تمہاری کون ہے؟ اونہون نے جواب دیا کہ میری
دینی بہن ہے جب وہ لوگ حضرت سارہ کو پکڑ لے گئے۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نماز کے واسطے کھڑے ہوکر دُعا مین مشغول ہوے۔
ادھر حضرت سارہ بادشاہ کے سامنے پہنچین جسنے اونکے حسن و
جمال پر فریفتہ ہوکر بے ادبی کا قصد کیا لیکن اونہون نے اپنی
فراست سے اوسکا قصد دریافت کرکے یہ اجازت حاصل کرنا چاہی
کہ مجکو تہا دہوکر اپنی عبادت کر لینے کا موقع دیا جائے۔ بادشاہ کے

ایما سے طشت و آفتابہ لایا گیا۔ اور صرف وضو کرکے نماز پڑھ لینے
کی مہلت دی گئی۔ حضرت سارہ نماز مین دیر تک مصروف رہین۔ اور
دعا کرنے لگین جب بہت دیر ہوئی بادشاہ نے حالت نماز ہی مین
گستاخی کا ارادہ کرکے مکان خالی کرالیا۔ اور ہاتھہ بڑہانے کا
قصد کیا مگر فی الفور اوسکو ایک صرع کا سا دورہ ہوا اور سانس بند
ہوگئی۔ مُنہ سے کف آنے لگا اسوقت حضرت سارہ کو سخت اندیشہ
ہوا کہ اسکے محافظ مجکو بہ تہمت قتل بادشاہ (باوجود بے قصوری)
ہلاک نکرڈالین جناب الٰہی مین دعا کی کہ اب اسکو عبرت ہوچکی ہے
اسکی خلاص ہوجائے جسکی قبولیت سے بادشاہ کو افاقہ ہوا لیکن وہ
اپنے قصور پر نادم ہونے کے بجائے پھر اوسی ارادہ پر قائم رہا۔ اور
ساتھہ ہی دوسرا دورہ صرع کا ہوا۔ اسیطرح تین بار وہ متنبہ
کیا گیا۔ اور آخر مرتبہ مین یہ خیال کرکے کہ یہ کوئی جن کی قسم سے
ہین وہ اپنے ارادہ سے باز آیا۔ اور حضرت ہاجرہ کو جو پہلے سے

اوسکے محل مین تہین اور اوسکی دسترس سے کسیطرح محفوظ رہی تہین انکے ساتھ
کردیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہانسے بھی روانہ ہوے اور شہر فلسطین مین
(جو وسط شام مین ایک مشہور شہر ہے) قیام کیا یہانکے لوگون نے اونکی
بہت منزلت کی اور ایک وسیع رقبہ اراضی کا نذر کیا جسکے محاصل سے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت فراخ دستی ہوئی بہت سے غلام خریدے
بکثرت مویشی بہم پہنچائی متعدد مزرعہ آباد کیے۔ لنگرخانہ بنایا۔ اور مہمانداری کا
کشادہ دلی سے انتظام کیا اور حضرت لوط علیہ السلام کو سندوم کی رسالت پر
بہیجا۔ حضرت سارہ کو اولاد کی تمنا ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
عرض کیا کہ مین ہاجرہ کو اسلیے تمہین ہبہ کرتی ہون کہ شاید انکے بطن سے
کوئی فرزند پیدا ہو اور میرا تمہارا دونون کا جی بہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے فرمایا کہ تمہارے مزاج مین غیرت و رشک غالب ہے ممکن ہی اس خادمہ کے
بطن سے کوئی فرزند پیدا ہو اور تمکو ناگوار ہو۔ تم اوسپر ظلم کرو۔ مگر حضرت سارہ کے
اصرار سے مجبور ہوے۔ حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

پیدا ہوے اور حضرت سارہ کی آغوش محبت مین کچھ دن پرورش پائی۔
حضرت ہاجرہ انکو صرف دودہ پلادیا کرتی تہین لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام
بخیال رشک حضرت سارہ کے حضرت اسمٰعیل کیطرف زیادہ متوجہ نہوتے تھے۔
ایک روز بمقتضاے جذبات انسانی ومحبت پدری تنہائی مین حضرت اسمٰعیل کو گود مین
اٹھاکر خوب پیار کیا اتفاقاً حضرت سارہ نے دیکھ لیا اور رشک غالب ہوا کہا کہ اسیوقت
ان مان بیٹون کو گھر سے نکال دیجئے بلکہ ایسے جنگل مین جہان سایہ سبزی
اور پانی نہو چھوڑ آیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہرچند سمجھایا مگر
کچھ کارگر نہوا۔ مجبوراً جناب الٰہی مین عرض کی۔ حکم ہوا کہ جو سارہ
کہتی ہے وہی کرو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونون کو ساتھ
لیکر منزلین طے کین اور اس میدان مین جہان اسوقت کعبہ شریف
ہے پہنچے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مع انکی والدہ کی خانہ کعبہ
کے قریب ایک درخت کے نیچے (جو زمزم کی جگہ تھا) چھوڑ گئے اوسوقت
اس مقدس بقعہ مین کوئی نہ تھا۔ نہ کہین پانی تھا حضرت ابراہیم

علیہ السلام خرمے اور کچھ روٹیان اور ایک مشک پانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ کے پاس اس ارشاد سے چھوڑ گئے کہ اس بچہ کو دودہ پلاؤ اور یہین رہو۔ خود واپس ہوے تھوڑی دیر مین دیکھا کہ حضرت ہاجرہ پیچھے پیچھے یہ کہتی ہوئی چلی آتی ہین کہ ہمین کہان چھوڑے جاتے ہو۔ اس جنگل مین نہ پانی ہے نہ کوئی سایہ نہ مکان نہ کوئی انیس حضرت ابراہیم علیہ السلام چپ ہو رہے۔ آخر خود اونہین نے عرض کیا کہ کیا آپ جو کچھ کرتے ہین خدا کے حکم سے کرتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہان۔ تب حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ یہ کہکر کہ اب مجھے کچھ پروا نہین ہے خدا مجھے ضائع نکریگا اپنے بیٹے کے پاس واپس تشریف لائین اور دودہ پلانے لگین حضرت ابراہیم علیہ السلام جب پہاڑ کی چوٹی سے گزر چکے اور اتنا فصل ہوگیا کہ حضرت ہاجرہ کی نظر سے غائب ہو گئے تو کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ

ا؎ اے رب میرے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان مین جہان کھیتی نہین تیرے ادب والے گھر پاس اے رب ہمارے تاقائم رکھین نماز سو رکھ بعضے لوگون کے دل جھکتے انکی طرف اور روزی دے انکو میوون سے شاید یہ شکر کرین ۱۲

غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۔ جبتک کہ پانی اور خرمے اور روٹی باقی رہی حضرت ہاجرہ بچہ کو دودہ اور پانی پلاتی رہین۔ جب پانی ختم ہوا انکو پیاس کی شدت ہوئی اور حضرت اسمٰعیل بھی پیاس کی شدت کے سبب زمین پر لوٹنے لگے اس نظارہ کی تاب انکو نہوسکی آخر اُٹھکر کوہ صفا کی طرف جو وہانسے قریب تھا۔ گیئن اور اوس پہاڑ پر چڑھکر پانی کی تلاش مین نگاہ دوڑائی۔ لیکن دورا سوجہ سے نہ جا سکین کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دیکھتی رہین۔ چارون طرف دیکھا کوئی نظر نہ آیا مایوس ہوکر اُتر آئین اور مروہ کی طرف متوجہ ہوئین۔ اب اونکو یہ خطرہ ہوا کہ اسوقت بچہ سے الگ ہون خدانخواستہ کوئی درندہ اُٹھا نہ لیجائے اس خیال سے اوس میدان کے نشیب مین (جسکا نام بطن الوادی ہے) دوڑنا شروع کیا اور اپنا دامن اُٹھاکر بہت

سعی کی ۔ اوس نشیب سے ایک ہموار میدان مین پہنچکر آہستہ چلنے لگین
کیونکہ حضرت اسمعیل جہان تھے یہانسے وہ مقام سامنے تھا۔ جب مروہ پر
پہنچین تو اوسکی چوٹی پر چڑھکر ہر طرف غور کر کے دیکھا۔ وہان بھی کچھ نہ پایا
تو پھر صفا کی طرف لوٹین اور اوس میدان کے نشیب مین بھاگ کر
ہموار زمین مین آہستہ چلین اسیطرح سات بار صفا سے مروہ اور مروہ سے
صفا جانے آنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس
قصہ کی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہین کہ سعی مابین
صفا و مروہ اسیواسطے مقرر ہوئی تاکہ بندگان خدا انکی حالت بیکسی و
بیچارگی اور حق تعالیٰ کی فریادرسی یاد کرین ۔ اور اپنی بیکسی و بیچارگی
اوس مالک حقیقی کے حضور مین پیش کر کے رحمت الٰہی کے سزاوار
ہون ۔ آخر بار حضرت ہاجرہ جسوقت مروہ پر پہنچین ایک آواز انکے
کانمین آئی انہون نے اپنی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ (صہ) یعنی
ڈرمت ۔ اور آواز کیطرف کان لگائے ۔ اور پھر وہی آواز سنکر

فرمایا کہ اے آواز سنانے والے کیا اچھا ہوتا کہ تیرے پاس ہمارا
کوئی چارۂ کار ہوتا۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس دوڑ آئین دیکھا کہ
ایک فرشتہ زمزم کی جگہ پر اپنے پر یا ایڑی مارتا ہے۔ اور زمین سے
پانی جاری ہے۔ حضرت ہاجرہ نے (اس خیال سے کہ اگر یہ پانی
خشک ہوگیا تو پیاس کی ناقابل برداشت تکلیف پھر اُٹھانا پڑیگی)
جلدی سے مشک بھر لی اور پانی کو ایک حوض مین جمع کر لینے کا ارادہ
کرکے اوسکے گرد مٹی کی ایک مینڈ باندہ دی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس ذکر کے بعد فرمایا کہ خدا ے تعالیٰ اسمٰعیلؑ کی والدہ پر رحمت
فرمائے اگر وہ اتنی جلدی نکرتین تو زمزم ایک چشمہ جاری ہوتا)
حضرت ہاجرہ نے پانی خود بھی نوش فرمایا اور حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی پلایا۔
اوس فرشتہ نے انکو بہت دلاسا دیا اور کہا کہ حق تعالیٰ یہان تمکو
ضائع نہین کریگا۔ کیونکہ اس مقام پر خدا کا گھر ہے اور اس گھر کو
یہ لڑکا جوان ہوکر اپنے والد کے ساتھ بنائیگا اور حق تعالیٰ یہان کے

رہنے والونکو کبھی ضائع نکریگا۔ اوسوقت مقام کعبہ شریف ایک ٹیلہ
کیطرح بلند و ممتاز و نمودار تھا اور برسات کا پانی دہنے بائین سے
گذر کر چلا جاتا تھا یہ مان بیٹے یہان تنہا رہتے تھے۔ ایک دن قوم جرہم
کی (جو عرب کے باشندے تھے) ایک جماعت نواح یمن سے
اس مقام پر پہنچکر پائین مکہ مین فروکش ہوئی۔ وہان جانور اُڑتے
دیکھکر تعجب سے آپس مین کہنے لگے کہ جانور اوس جگہ اُڑتے ہین
جہان پانی اور آبادی ہو ہمکو اکثر یہان سے گزرنیکا اتفاق ہوا ہے مگر
کبھی ہمنے پانی یا آبادیکا یہان نشان نہین دیکھا۔ آخر ایک شخص کو
بھیجا جو دیکھ گیا اور جاکر بیان کیا کہ وہان ایک چشمہ غیب سے اُبل پڑا ہے
اور ایک عورت اپنے لڑکے سمیت اسکے قریب رہتی ہے۔ وہ جماعت
حضرت ہاجرہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اونسے یہان رہنے کی
اجازت چاہی حضرت ہاجرہ چونکہ تنہا تھین چاہتی تھین کہ کچھ آبادی
کی صورت ہو جائے اونھون نے خوشی سے اجازت دیدی۔ مگر یہ

شرط کرلی کہ اس پانی مین اوس جماعت کا کچھ حق نہوگا - جرہم نے
اس شرط پر بھی یہان کی سکونت کو غنیمت جانا اور کچھ گھر بناکر
اپنے بقیہ لوگونکو مع اسباب کے بلالیا - اور سکونت اختیار کی
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام انہی کی زبان یعنی عربی بولنے لگے اور نہایت
قابل و لایق و زکی الفہم جوان ہوے - قوم جرہم کے سردار نے بکمال
آرزو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نکاح اپنی لڑکی سے کردیا - اسی
عرصہ مین حضرت ہاجرہ کی وفات ہوگئی اور مقام حجر مین مدفون ہوئین
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام چودہ برس کے ہوے تھے جب حضرت سارہ کے
بطن مبارک سے حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوے اور حضرت
سارہ اونکی پرورش مین مشغول ہوگئین انکا رشک بھی کم ہوگیا -
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دیکھ آنیکی
اجازت مانگی - اونھون نے اس شرط سے اجازت دی کہ آپ
گھوڑے سے نیچے نہ اُترین اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو یہان

شب باش نہون ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تو
معلوم ہوا کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہو کر اپنی والدہ کی وفات
کے بعد متاہل ہو گئے ہین اونکا مکان تلاش کر کے دروازہ پر پہنچے حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام شکار کو گئے ہوے تھے (کیونکہ انکا ذریعۂ معاش
یہی تھا کہ حلال جانورون کو تیر و کمان سے مارتے تھے اور آپ نے حرم
مین پکا کر کھاتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ اونکو اسی پر صبر دیتا تھا) حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے اونکی بیوی کو دروازہ پر بلا کر پوچھا کہ
تمھارے شوہر کہان گئے ہین ؟ اور کب آئین گے ؟ اونھون نے
جواب دیا کہ بہ تلاش معاش جنگل مین گئے ہین ۔ شام کو آئین گے
حضرت ابراہیم علیہ السلام (یہ خیال کر کے کہ اگر مین شام تک
یہان ٹھہرتا ہون تو رات کو یہین رہنا پڑیگا ۔ خیریت معلوم ہونے سے
غرض تھی وہ اونکی بیوی سے پوچھکر واپس جانا چاہیے) گھوڑا
دروازہ کے پاس لائے اور حالات پوچھنے لگے معیشت کے متعلق

دریافت پر اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے ذرائع معاش نہایت تباہ وخراب ہین اور بہت عسرت ومشقت سے ہم بسر کرتے ہین۔ اور بھی بہت سی شکایتین کین۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (یہ فرماکر کہ جب تمہارے شوہر آئین تو اونسے میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ یہ چوکھٹ اس دروازہ کے قابل نہین ہے) واپس تشریف لیگئے۔ شام کو جسوقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو اونہون نے کچھہ انوار و برکات نبوت کے پائے بیوی سے پوچھا کہ یہان کوئی آیا تھا؟ اونہون نے کہا ہان۔ ایک بزرگوار گھوڑے پر سوار ایسے حلیے اور شکل اور رنگ کے آئے تھے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سمجھہ گئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے (کیونکہ انہون نے اپنی والدہ ماجدہ سے اونکا حلیہ اور صورت اور رنگ سُن رکھا تھا) اونہون نے پوچھا کہ کچھہ کہا بھی۔ جسکے جواب مین بیوی نے اونکے ارشاد کا اعادہ کیا۔

اور تمام قصہ دُہرایا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بیوی سے کہدیا
کہ وہ میرے والد تھے۔ تمکو طلاق دینے کا ایما فرما گئے ہین۔ اب تم
اپنے باپ کے گھر جاؤ مجھسے سروکار نرکھو۔ اسکے بعد اونہون نے
اسی قوم کی دوسری لڑکی سیدہ بنت مضاض ابن عمرو
جرہمی سے نکاح کرلیا جو نہایت خوش اسلوبی سے مہمات خانہ داری کا
انصرام کرتی رہین کچھ عرصہ کے بعد پھر حضرت ابرہیم علیہ السلام کو بیٹے
کے دیدار کا اشتیاق ہوا اونہون نے حضرت سارہ سے اجازت
مانگی اور پھر اوسی شرط سے اجازت لیکر تشریف لائے۔ اسوقت
بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود نہ تھے اونکی بیوی دروازہ پر
آئین (کیونکہ اوسوقت پردہ کا رواج نتھا) اور مرحبا کہنے کے بعد
استدعا کی کہ آپ فروکش ہون تاکہ مین جناب کا سر مبارک
دُہلاؤن کیونکہ بوجہ سفر غبار آلود ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
بخیال وفاے شرط انکار کیا تب وہ بیوی ایک بڑا سا پتھر اوٹھا لائین

اور گھوڑے کی رکاب کے پاس رکھدیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ایک پیر اوسپر رکھکر سر جھکا دیا۔ ہوئے پتھر پر چڑھکر سر دُہلایا اور
کنگھا کیا۔ حضرت ابراہیمؑ سر دہلواتے ہی ہین اونسے حالات دریافت
فرماتے رہے وہ اپنے شوہر کے اخلاق اور حسن عمل کی شکرگزاری
کرتی رہین۔ اور معیشت کے متعلق بیان کیا کہ الحمدللہ ہمکو کوئی تکلیف
نہین ہے اور خداے تعالیٰ نے ہمکو کسی مخلوق کا محتاج نہین کیا ہے
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گوشت لاتے ہین اور زمزم کا پانی موجود ہے
بخوبی ہماری گزران ہوتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اونکے
واسطے دعاے خیر کی کہ حق تعالیٰ تمہارے گوشت اور پانی مین برکت
دے اور بلا انتظار واپسی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بخیال وفاے شرط
مراجعت فرمائی۔ چلتے وقت فرماتے گئے کہ اپنے شوہر سے
میرا سلام کہنا اور کہدینا کہ تمہارے دروازہ کی یہ چوکھٹ
نہایت عمدہ ہے اسکو غنیمت جانو۔ اور بخوبی نگہداشت کرو۔ جب

شام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تشریف لائے اور قوت روحانی سے
ایک بزرگ کی تشریف آوری محسوس ہوئی۔ بیوی سے دریافت کیا۔
اونہون نے سارا قصہ عرض کیا۔ تو فرمایا کہ وہ میرے والد تھے تمہاری
سفارش فرما گئے ہین۔ پھر کچھ دنون کے بعد حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو بیٹے کے دیکھنے کی تمنا ہوئی۔ اور حضرت سارہ سے
بصراحت خواہش کی کہ مین دو دفعہ گیا۔ اور اسمٰعیل ع کو دیکھنے نپایا۔
اب خوشی سے کہدو کہ چند روز وہان رہون اور اونکو جی بھر کے
دیکھ لون۔ اسپر حضرت سارہ نے خوشی سے اجازت دی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ مین تشریف لائے۔ اوسوقت
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے
بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے اونہون نے پہلی ہی نگاہ مین
اپنے والد ماجد کو پہچان لیا اور بے اختیار دوڑ کر لپٹ گئے۔
اور (بقول معمر ابن راشد یمنی) دونون اسقدر روئے کہ طیور نے

اونکی شرکت کی (سچی خوشی جو اسوقت تھی اوسکا رونا بھی ویسے ہی
سچے دل سے پُر اثر ہوگا) اِسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
فرمایا کہ مجکو اپنے ہاتھ سے یہان ایک عبادت خانہ بنانے کا
حکم ہوا ہے - اگر تم بھی کچھ مدد کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمہارا کام
کرنا بعینہ میرا کام کرنا ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مقام
دریافت کیا تو اسی سرخ ٹیلہ کا نشان تبلایا - اونہون نے بسر و چشم
قبول کیا - غرۂ ذیقعدہ کو اس بنا کی ابتدا ہوئی - بنا کے وقت
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پس و پیش ہوا کہ جگہہ کی تعیین مین
بہ مقتضاے بشریت کچھ کمی بیشی نہو جائے تب سکینہ (جو ایک
خلقت نورانی ہے) بصورت ابر آیا - اور خانہ کعبہ کے مقابل
ہوا مین معلق ہوگیا - حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ جسقدر
زمین پر سایہ ہے یہی موضع کعبہ ہے - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
ایک خط بقدر سایہ زمین پر کھینچدیا اوسی خط پر حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے نیو کھودی جب کھودتے کھودتے حضرت آدم علیہ السلام کی بنیاد نکل آئی تو اوسی بنیاد پر عمارت شروع کی۔ دیوارونکی بلندی نو گز رکھی ایک جانب کا طول رکن شامی سے حجر اسود تک ۳۳ گز۔ اور دوسری طرف رکن غربی سے رکن یمانی تک ۳۱ گز۔ اور عرض رکن شامی سے رکن غربی تک ۲۲ گز۔ اور رکن یمانی سے حجر اسود تک ۲۰ گز رکھا گیا۔ غرض صورت کعبہ شریف کی مستطیل مختلف الاضلاع تھی۔ دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا۔ بلند تھا نہ اس مین کواڑ یا زنجیر تھی اندر جانے والے کے داہنے ہانتھ پر خزانہ کے لیے ایک گڑھا کھدا ہوا تھا تا کہ جو کچھہ نذر اور فتوح کعبہ کی ہو اوس مین رکھی جائے چھت کا ہونا کسی تاریخ سے نہین پایا جاتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیوارین بناتے تھے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مصالحہ دیتے تھے۔ ابوقبیس۔ اور حرا۔ اور ورقان۔ سے پتھر لاتے تھے۔ یہ مصالحہ قریب نہ تھا۔ گارا بھی

وہی بناتے تھے۔ جب دیوارین قدآدم سے اونچی ہوئین تب
ضرورت ہوئی کہ کوئی بڑا پتھر ہو جسپر کھڑے ہوکر دیوار بنائی جاسکے
(ممکن ہے کہ اوسوقت فن عمارت رائج ہو چکا ہو اور لوگ واقف کار
بھی ہون لیکن ان بزرگوارون کو اوس سے کوئی مناسبت نتھی۔ یہ تو
محض حکم کی تعمیل کررہے تھے اسلیے پاڑ باندھنے کی ترکیب عمل مین
نہ آسکی) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ابوقبیس پر کسی بڑے پتھر کی
تلاش مین تشریف لیے جاتے تھے راستہ مین حضرت جبرئیل
علیہ السلام ملے اور کہا کہ آئیے۔ مین آپکو دو پتھر ایسے بتادون جو
حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھہ بہشت سے آئے تھے۔ اور
حضرت ادریس علیہ السلام نے بخیال طوفان نوح علیہ السلام کے
اس پہاڑ مین دفن کردیے تھے۔ وہ بڑی برکت کے پتھر ہین۔ ایک
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونیکے کام آئیگا۔ دوسرا
خانہ کعبہ کے کونہ پر دروازہ کی سیدہی طرف نصب کردیجیے گا۔

تاکہ طواف کرتے وقت ہر شخص پہلے اوسکو چوم لیا کرے حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام وہ دونون پتھر یکے بعد دیگرے اُٹھا لائے - اور حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے بھی ساتھ ساتھ آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے گوشۂ کعبہ مین پتھر لگانیکا ایما کیا جس پتھر پر حضرت ابراہیم
علیہ السلام کھڑے ہوکر دیوار بنا رہے تھے وہ بقدر بلندی عمارت
خود بخود بڑھتا جاتا تھا - اور عمارت ختم ہونے تک دوسرے پتھر کی
ضرورت نہوئی - حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نقش قدم اوسپر
بن گیا تھا (اس پتھر کا نام مقام ابراہیم ہے) جو پتھر گوشۂ خانہ کعبہ مین
لگایا گیا (حجر اسود) یہ ایک نہایت نورانی پتھر تھا جسکا نور کعبہ
شریف کے چارونطرف دور تک پھیل گیا تھا - جس حد تک وہ نور
پہنچا تھا وہی آج حد حرم ہے (جہانتک کسیکو ستانا جائز نہین ہے)
افسوس ہے کہ آج اس پتھر کے نور پر چومنے والونکے گناہون نے
پردہ ڈال دیا ہے اور آنکھین اوس سے محروم ہوگئی ہین - بناء کعبہ کے

ساتھہ اس تاریخی قصہ کو اتنا ہی تعلق تھا ۔ اگرچہ قصہ بجاے خود بہت وسیع ہے ۔ لیکن اب اسکے بیان کی ضرورت نہین ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بناء کعبہ سے فارغ ہوکر بارگاہ الٰہی مین مناجات کی کہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

اسپر مناسک حج کی تعلیم کے واسطے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین آکر اونکو تمام مناسک حج احرام سے حلق سر تک مفصلاً وعملاً سکھائے ۔ اوسوقت سے حج مع تمام مناسک کے فرض ہوا ۔ مکہ معظمہ مین پندرہ مقام ہین جہان دعا مستجاب ہوتی ہے ۔ ملتزم[1] کے پاس ۔ میزاب[2] رحمت کے نیچے ۔ رکن[3] یمانی کے قریب ۔ صفا[4] پر ۔ مروہ[5] پر ۔ اون[6] دونون پہاڑیونکے بیچمین ۔ رکن[7] اور مقام ابراہیم کے بیچمین ۔ کعبہ[8] شریف کے اندر

منیٰ[۹] مین ۔ مزدلفہ[۱۰] مین ۔ عرفات[۱۱] مین ۔ تینون[۱۲] جمرات کے قریب ۔
آب[۱۳] زمزم پیتے وقت ۔ زمزم[۱۴] کے قریب ۔ حجر[۱۵] اسود کو چومتے وقت ۔

تیسری اور چوتھی بنا کعبہ

تیسری اور چوتھی بنا کعبہ شریف کی جرہم اور عمالقہ نے کی ہے ۔
اس بارہ مین روایات کا اختلاف ہے کہ پہلے کسنے بنایا صاحب
اعلام الاعلام نے دو روایتین نقل کی ہین لیکن وہ خود اسکا فیصلہ نہین
کرسکے کہ پہلی بنا جرہم نے کی یا عمالقہ نے لیکن طبری کو اس قول پر
اعتبار ہے کہ عمالقہ نے قبل جرہم کے کعبہ شریف بنایا ہے ۔
تفصیلی حالات ان دونون بناؤن کے کہین مذکور نہین ہین ۔ بجز اسکے
کہ جب حضرت ابرہیم علیہ السلام کی بنا منہدم ہوگئی تو جرہم یا عمالقہ نے اوسکو
ازسرنو بنایا اور بنا مین کچھ زیادت بھی کی ۔ اوسکے بعد دوسرے
گروہ نے اول گروہ کی بنا منہدم ہوجانے پر بنایا ۔ انکی بنا بنائے
ابراہیم علیہ السلام کے برابر بلند تھی ۔

پانچوین بناء کعبہ

پانچوین بنا کعبہ کی قصی ابن کلاب کی ہے۔ قصی ابن کلاب کا تسلط کعبہ شریف پر بقول علامہ قطب الدین حنفی رحمتہ اللہ علیہ کے اسطرح ہوا کہ پہلے فاطمہ بنت سعد قصی کی مان کے ساتھہ کلاب ابن مرہ کا نکاح ہوا۔ اونکی اولاد سے زہرہ اور قصی پیدا ہوے۔ اسکے بعد کلاب کا انتقال ہوگیا۔ فاطمہ نے ربیعہ ابن حزام سے دوسرا نکاح کیا جو فاطمہ کو اوسکی اولاد سمیت شام لیگیا اور وہان فاطمہ سے اوسکے کچھہ اولاد بھی ہوئی۔ جب قصی بڑا ہوا تو آل ربیعہ اور اوس سے کچھہ جھگڑا ہوا۔ اونھون نے قصی کو طعنہ دیا کہ تو پردیسی ہے اپنی قوم مین کیون نہین جا ملتا۔ قصی کو ربیعہ کے سوا اپنا اور کوئی باپ معلوم ہی نہ تھا اوسنے اپنی مان سے شکایت کی۔ مان نے جواب دیا کہ تیرا باپ اونکے باپ سے کہین بہتر تھا۔ تو کلاب ابن مرہ کا بیٹا ہے اور تیری قوم مکہ معظمہ مین بیت الحرام

کے پاس رہتی ہے اسپر قصی مکہ شریف مین چلا آیا جہان قوم اوسے پہچانکر نہایت تعظیم و توقیر سے پیش آئی ۔ اسوقت خزاعہ متولی بیت اللہ تھے ۔ اور خلیل ابن حبشہ کے پاس کعبہ شریف کی کنجی رہتی تھی اور کھولنا بند کرنا بھی اوسیکے ذمہ تھا خلیل کی ایک بیٹی عیسیٰ نامی تھی جسکا نکاح قصی ابن کلاب سے ہوا خلیل نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے بعد حرم شریف کی کنجی میری بیٹی کو دیدیجائے ۔ لیکن عیسیٰ نے اس عذر سے کہ حفاظت مجھسے نہ ہوسکیگی ابی عیشان کو کنجی دیدی ۔ یہ ایک نہایت نشہ باز آدمی تھا اور شراب سے بہت محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ شراب کے دام اوسکے پاس نہ تھے تو اوسنے کچھہ شراب کے عوض مین بیت اللہ شریف کی کنجی بیچ ڈالی ۔ جب قصی کو معلوم ہوا تو اوسنے وہ کنجی خرید لی ۔ اس طرح بیت اللہ شریف کی کنجی قصی ابن کلاب کے پاس پہنچی ۔ لیکن بنو خزاعہ کو یہ ناگوار ہوا جسپر باہم بنو خزاعہ اور قصی کے لڑائی ہوئی قصی غالب آیا

اور بنو خزاعہ کو مکہ معظمہ سے نکالکر اپنی قوم کو وہان آباد کیا اونہون نے
اپنے مکانات بیت اللہ شریف کے گرد بنائے اور حرم شریف کی
حفاظت کرنے لگے۔ قصی ابن کلاب نے تمام آمدنی جمع کرکے
کعبہ شریف کو از سر نو ایسی طرح سے بنایا کہ اوس سے پہلے
کسی نے نہین بنایا تھا۔ اوسنے کعبہ شریف کا عرض پچیس گز
کردیا۔ اور چھت پر دوم کی لکڑی لگائی جسپر کھجور کی شاخین ڈالکر
سایہ کیا گیا۔ لیکن صاحب شفاء الغرام نے عرض کعبہ شریف
کے بڑہنے کی روایت پر بھروسہ نہین کیا ہے اونکا مقولہ ہے
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد سے بناء آخر قریش تک
ہر مرتبہ کعبہ شریف قواعد ابراہیمی ہی پر بنتا رہا۔ اسی سلسلہ مین
قصی نے دارالندوہ بنایا جسمین تمام مہمات قریش کا مشورہ ہوتا تھا
اور بیت اللہ شریف کے گرد مطاف کی جگہہ خالی چھوڑدی۔
اور حجاج کی ضیافت کا انتظام اپنے صرف سے کرتا رہا۔

چھٹی بناء کعبہ شریف

چھٹی بنا کعبہ شریف کی بعد ولادت باسعادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی۔ اسکا سبب یہ تھا کہ ایک عورت کعبہ شریف مین بخور دے رہی تھی۔ اتفاقاً غلاف مین آگ لگ گئی اور اس سے اکثر چھت کی لکڑیون نے آگ لے لی اس سے پہلے ایک سیلاب عظیم بھی آچکا تھا جسکے سبب سے دیوارونکو صدمہ پہنچا تھا۔ تب قریش نے یہ مشورہ کیا کہ کعبہ شریف کو مضبوط کر کے بنائین اور اوسکا دروازہ اتنا بلند کر دین کہ بدون ہماری اجازت کے کوئی اندر نہ جا سکے اوسی اثنا مین باقوم نامی رومی تاجر جو نجاری پیشہ تھا۔ ایک کشتی لکڑیونسے بھری ہوئی جدہ مین لایا تھا۔ ولید ابن مغیرہ چند اہل قریش کے ساتھ جدہ گئے اور لکڑی خریدی تا کہ بناء کعبہ مین کام آئے۔ باقوم کو بھی اپنے ساتھ مکہ معظمہ لے آئے۔ صاحب سبیل الہدیٰ والرشاد نے روایت کی ہے کہ کعبہ شریف

کے اندر جو گڑھا حفاظت ہدایا ے کعبہ کے واسطے بنایا گیا تھا
اوسمین سے ایک بڑا کالا سانپ (جسکا سر بکری کے بچہ کے
سر کے برابر تھا اور جو تخمیناً پانسو برس سے اوس گڑھے مین رہتا تھا)
نکل کر کعبہ کی دیوارون پر آتا تھا اور جو شخص اوسکے قریب جاتا تھا
وہ مُنہ پھیلا دیتا تھا قریش پر اسکی ہیبت اسواسطے طاری تھی
کہ اونکے زعم مین وہ کعبہ شریف اور اوسکے ہدایا کا محافظ تھا۔
اس زمانہ مین ایک پرند بحکم آلہی اوسے اُٹھا لیگیا۔ جس سے
قریش کو یقین ہوا کہ اونکے ارادہ سے اللہ تعالیٰ رضامند ہے
اور اُنہون نے کعبہ کو شہید کر کے ازسر نو بنانے کا مصمم
قصد کر لیا۔ ابن ہشام نے روایت کی ہے کہ عابد ابن عمران
ابن مخزوم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مامون تھے
ایک پتھر کعبہ شریف کا اُٹھایا وہ اونکے ہاتھ سے چھٹکر پھر اپنی
جگہ بیٹھ گیا۔ اسپر قریش کی راے ہوئی کہ جو مال کعبہ شریف کی

بنا مین لگایا جائے وہ محض حلال ہو کسی قسم کا شائبہ حرام یعنی سود وغیرہ کا اوسمین نہو۔ اس عہد کی بنا پر اطراف بیت اللہ الحرام قبائل قریش مین تقسیم کی گئی۔ دروازہ کی سمت کی تعمیر کے ذمہ دار بنی زہرہ اور بنی عبد مناف قرار پائے اور ما بین رکن اسود اور رکن یمانی کے بنی مخزوم اور اونکی شاخون کے ذمہ داری مین دیے گئے۔ ظہر کعبہ بنی جمح اور بنی سہم کے حصہ مین آئی۔ حجر اسود کی سمت کے بنی عبد الدار اور بنی اسد ابن عبد العزیٰ اور بنی عدی ابن کعب ذمہ دار قرار دیے گئے۔ پتھر جمع کیے گئے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بذات خاص اسمین امداد فرماتے تھے (یہ شرف خاص اس مکان کو حاصل ہے کہ تین انبیاء مرسل نے اسکی بنا مین بذات خاص شرکت فرمائی) حتی کہ نیوتک کھودی گئی۔ یہان ایک سبز پتھر تھا جسپر آلہ پڑتے ہی ایسی چمک نکلی کہ آنکھوں مین چکا چوند لگ گئی۔ اب نیو کھودنا بند کیگئی

اور تعمیر شروع ہوئی - یہانتک کہ دیوار کی بلندی حجر اسود کی جگہ
تک پہنچی - سب قبیلوںمین تنازع ہوا کہ حجر اسود ہم دیوار مین لگائینگے تمام
اعتبارات سے اسکا فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا - اور قریب تھا کہ قریش مین
ایک عظیم الشان خانہ جنگی ہو جائے - لیکن باہمی قرارداد سے
بتحریک ابو امیہ ابن مغیرہ مخزومی یہ بات طے ہوئی کہ کل سب سے
پہلے جو شخص باب صفا سے داخل کعبہ شریف ہو - اوسکا فیصلہ
سبکو قبول کرنا چاہیے - اوس دن سب سے پہلے حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم اوس دروازہ سے تشریف لائے سب خوش ہوے
کہ بہتر ہوا کہ محمدؐ امین تشریف لائے - کیونکہ رسالت سے پیشتر آپکا
لقب اہل قریش مین امین ہی تھا - سب نے خوشی سے کہا کہ ہم امین
کے حکم پر راضی ہین آپ نے ایک چادر لی اور حجر اسود کو اپنے
ہاتھہ سے اوسمین رکھکر ارشاد فرمایا کہ ہر قبیلہ کے لوگ سب طرف سے
اس کپڑے کو پکڑ کر اُٹھائین اس ارشاد کی تعمیل کی گئی اور اوس

کپڑے کے ذریعہ سے پتھر بلند کیا گیا پھر آپ نے کپڑے کے اوپر سے
اٹھا کر اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اوسکی جگہ پر رکھدیا
چونکہ آپ سب کے منحصر علیہ تھے اسواسطے یہ فعل آپکا بوکالت سب کیطرف سے
قبول کیا گیا۔ اسکے بعد بنا کعبہ کی تمام کیگئی۔ اسوقت بلندی کعبہ شریف
کی بنائے خلیل علیہ السلام سے دوچند کردی گئی لیکن اوسکا عرض کم کردیا گیا
کیونکہ سرمایہ تعمیر کا کم تھا۔ اور عرض کی بقیہ زمین حطیم میں داخل کردی گئی اور
بیت اللہ شریف کے اندر لکڑی کے چھ ستون دو صفوں میں کھڑے
کیے گئے اندر ہی کیطرف رکن شامی کے قریب سے چھت پر جانے کیلیے زینہ
بنایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اس تعمیر کے وقت
پینتیس سال کی تھی ہنوز وحی الٰہی کا نزول آپ پر شروع نہیں ہوا تھا۔

تیسری فصل

بناء کعبہ شریف بعد ظہور اسلام

پہلی بناء کعبہ

ظہور اسلام کے بعد پہلی بنا کعبہ کی عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے۔ اونھون نے اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تمھاری قوم (یعنی قریش) تھوڑے دنونکی مسلمان نہوتی تو مین کعبہ کو منہدم کر کے نیچا کرتا اور اوسکے دو دروازہ مغرب اور شرق مین رکھتا اور اوسکی چھہ گز زمین حجر کیطرف جو قریش نے چھوڑ دی ہے بڑھا دیتا۔ اگر تمہاری قوم میرے بعد اوسکو بنانا چاہے تو تم دیکھہ رکھو۔ یزید ابن معاویہ کو جب حکومت ملی تو اوسنے اپنے واسطے بیعت لینا چاہی۔ بہت سے بزرگوار صحابہ نے اوسکی بیعت سے انکار کیا جنمین حضرت عبداللہ ابن زبیر بھی تھے یہ مکہ معظمہ مین چلے آئے اور اہل حجاز و یمن اور عراق و خراسان نے انکا ساتھہ دیا اسی زمانہ مین یزیدی لشکر دکی حصین ابن نمیر عبداللہ ابن زبیر کے استیصال کیلیے لشکر بھیجا۔ جسنے اونکا محاصرہ کیا۔ عبداللہ ابن زبیر اپنے

بچاؤ کی ضرورت سے حرم شریف مین پناہ گزین ہوے لیکن
محاصرین نے حرم کا ادب قائم نہ رکھکر منجنیق کے ذریعہ سے آگ
پھینکنا شروع کی جس سے کسوت کعبہ شریف اور کچھ لکڑیان
جل گیئن بارے یزید کی موت کی خبر نے لشکر کو ہزیمت دی۔
پیشتر سے بوجہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
حضرت عبد اللہ ابن زبیر کو خانہ کعبہ کے بنانے کا حسب ارشاد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال تھا۔ اب اس واقعہ سے
ضرورت بھی ہوئی ۔ اونھون نے بقیہ عمارت کو منہدم کرنا چاہا
لیکن اہل مکہ نے بلحاظ حرمت کعبہ شریف کے انہدام مین کت
سے انکار کیا تب عبد اللہ ابن زبیر نے اپنے حبشی غلامو نسے
اس امید پر اوسکو منہدم کرایا کہ شاید انمین وہ حبشی بھی ہو
جسکی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی
فرمائی تھی کہ وہ کعبہ کو کھودیگا اور اسطور پر پیشین گوئی پوری

ہونے سے حرم الٰہی بے حرمتی سے محفوظ رہے گا - اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر پتھر اور ورس (ایک خوشبودار مٹی ہے جو یمن مین ہوتی ہے) کے گارے سے قواعد ابراہیمی پر بنا کر کے شرقی اور غربی دو دروازہ بھی رکھدیے عمارت تیار ہونے پر اندر باہر سے مشک وعنبر کی کہگل کیگئی - اور دیباج کی (ایک ریشمی قیمتی کپڑہ ہے) پوشش کی یہ عمارت ستائیس رجب ۶۴ ہجری کو ختم ہوئی

دوسری بناء کعبہ

تھوڑے ہی زمانہ کے بعد عبدالملک ابن مروان کے زمانۂ حکومت مین حضرت عبداللہ ابن زبیر پر پھر فوج کشی ہوئی اور حجاج ابن یوسف امیر لشکر قرار پایا اسوقت عبداللہ ابن زبیر ۷۳ ہجری مین شہید ہوے اور حجاج ابن یوسف منجانب عبدالملک ابن مروان ان ممالک پر قابض ہوگیا اوسنے کعبہ کی بنا مین پھر تغیر کیا اور جانب شامی کو منہدم کر کے بناء قریش کے مطابق بلند کر دیا - اندر کی زمین بڑے بڑے

پتھر وںسے بھر دی۔ اور شرقی دروازہ بدستورِ عمارتِ قریش
بلند کرکے مغربی دروازہ بند کردیا لیکن اور اطراف مین کوئی دست اندازی
نہین کی۔ یہ دوسری بنا کعبہ کی تھی جو بعد ظہور اسلام کے
سنہ ۶۴ ہجری مین ہوئی۔

تیسری بناء کعبہ

تیسری بنا کعبہ کی ولید ابن عبدالملک نے کی جسنے سب سے پہلے
سنگ رخام کے ستون اندرون کعبہ نصب کیے۔ اور عمدہ
ساج کی لکڑی سے چھت پٹوا دی۔ اوسکے بعد سلطان مراد
ن احمد خان کے وقت تک کوئی نئی بنا نہین ہوئی۔ مرمت البتہ
ﺘﺎً فوقتاً ہوتی رہی۔

چوتھی بناء کعبہ

ی بنا کعبہ کی سلطان مراد نے سنہ ۱۰۴۰ ہجری مین کی۔ سوائے
ت حجر اسود کے تمام کعبہ کو منہدم کرکے بنائے حجاج کی وضع پر

از سر نو بنا دیا۔ یہی عمارت ابتک باقی ہے۔

چوتھی فصل

تحلیہ اور کسوت کے بیان مین

ثابت ابن اسمٰعیل بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے (جب کہ اونہون نے بعمر ایک سو سینتیس سال وفات پائی) متولی کعبہ شریف ہوے اور اونکے بعد اونکے نانا مضاض ابن عمرو جرہمی متولی ہوے اور بجاے اسکے کہ تولیت کعبہ کے واسطے کوئی نزاع ہوتی بنی اسمٰعیل نے مضاض کی مدد کی۔ جس سے اونسے ایک بادشاہ کی حیثیت پیدا کرلی لیکن جب مکہ معظمہ مین ان لوگون کو تنگی محسوس ہوئی تو بارادہ اشاعت دین ابراہیمی اور مقامات مین پھیل گئے ان لوگونکے جانے کے بعد ولایت مکہ عمالقہ کے قبضہ مین آئی۔ اور جبکہ بوجہ ضائع کردینے حرمت حرم کے عمالقہ گرفتار غضب الٰہی ہوکر خارج کیے گئے تو پھر جرہم متولی بیت اللہ ہوے۔ اب وہ بھی

اونہین امور کے مرتکب ہونے لگے جو عمالقہ سے ظہور مین آئی تھے۔
مضاض ابن عمرو نے قوم کو جمع کر کے ان حرکات سے باز آنیکے
واسطے ایک نہایت پر اثر تقریر کی لیکن اون لوگون نے اوسکا
کچھہ اثر قبول نہ کیا۔ تب مضاض نے وہ دونون تصویرین ہرن کی
جنکو غزالتین کہتے تھے (یہ سونیکی تصویرین جو اہر نگار ابن ساسان
نے کعبہ شریف کے لیے نذر بھیجی تھین) چاہ زمزم مین (جسکا پانی
خشک ہوگیا تھا) گھر اکھود کر دفن کر دین۔ اور خود مکہ معظمہ سے
نکل گیا۔ باقی قوم وہین رہی جسکو تھوڑے ہی دنون کے
بعد بنو خزاعہ نے مکہ سے نکال باہر کیا اوسوقت سے زمزم کا
نشان کسی نے نہ پایا۔ عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر تلاش کر کے کھدوایا جسمین سے وہ دونون تصویرین نکلین
اور اونہین کا سونا عبد المطلب نے کعبہ شریف کے ارکان پر
چڑھایا۔ عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے جب

کعبہ شریف کو ازسر نو بنایا تو اوسکے ستونون پر سونا چڑہایا۔
اور کنجیان سونے کی بنوائین۔ اوسکے بعد عبدالملک نے چھتیس ہزار دینار
کے خرچ سے باب کعبہ پر سونا چڑہوایا۔ اور پرنالہ (میزاب رحمت)
طلائی بنوایا۔ اور کعبہ کے اندر جو ستون تھے اونپر اور اندرونی
ارکان پر بھی سونا چڑہوایا۔ اسکے بعد امین الرشید عباسی نے
اٹھارہ ہزار دینار کے خرچ سے اوسکی ترمیم کی۔ اور متوکل باللہ
نے اسحٰق ابن سلمہ کی معرفت زوایائے کعبہ کی
(جو سونیکے تھے) مرمت کرائی۔ اور ایک منطقہ چاندی کا
تین گز چوڑا اندر کیطرف غلاف کعبہ کے اوپر بنوادیا۔ اور اوسکے
اوپر ایک سونے کا حلقہ بنوایا اور چوکھٹ جو ساج کی لکڑیکی
پرانی ہوگئی تھی بدلواکر اوسپر بھی چاندی چڑہوائی۔ یہ کل خرچ
آٹھ ہزار مثقال سونا اور ستر ہزار درہم چاندی کا ہوا۔ اوسکے
بعد معتضد باللہ نے بتحریک بعض ارکان کعبہ۔ باب کعبہ کی

درستی کرائی - پھر ۳۳۱ہجری مین مقتدر باللہ کی والدہ نے اپنے غلام لولو کی
معرفت کعبہ شریف کے سب ستونون پر سونا چڑہوادیا - ۵۴۹ہجری مین جمال الدین محمد
وزیر مصر نے سونے چاندی کے پتر اندرونی ارکان کعبہ پر چڑہادیے اسیطرح
ملک مظفر غسانی یمنی اور ملک ناصر قلاؤن نے بھی اس مقدس مکان کی
خدمت کی - ۹۶۱ہجری مین سلطان سلیمان خان ترکی نے (جبکہ کعبہ شریف کی
چھت ازسرنو بنوائی گئی) کعبہ شریف کادروازہ چاندی سے منڈہواکر سونے کا ملمع
کرادیا - اور میزاب رحمت کیواسطے سونے کا پرنالہ قسطنطینیہ سے بنواکر بھیجا - اور
اسوقت تک اسکی مرمت اور ترمیم ازجانب سلطنت عثمانیہ وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے

کسوت کعبہ شریف

شاہ اسعد معروف بہ تبع حمیری بادشاہ یمن نے پہلے پہل کعبہ شریف پر
غلاف چڑہایا اوسنے خواب دیکھا تھا کہ مین کعبہ شریف پر غلاف
چڑہاتا ہون اسی بنا پر غلاف چڑہایا تھا دوسری دفعہ پھر خواب دیکھکر
دوسرا غلاف چڑہایا - اوسوقت کی کوئی تفصیلی تاریخ ایسی نہین ہے کہ جس سے

یہ معلوم ہو سکے کہ غلاف کس کپڑے کا تھا۔ قصی ابن کلاب کے زمانہ سے
یہ اہتمام ہوا کہ قبائل قریش سے برابر کر کے کعبہ کا ہر سال غلاف
بنایا جاتا تھا۔ لیکن ابو ربیعہ مخزومی (جو ایک بڑا تاجر تھا) برضامندی
قبائل قریش ایک سال تنہا کعبہ کا غلاف بناتا تھا۔ اور ایک سال
سب قریش ملکر بناتے تھے۔ یہ دستور ابو ربیعہ کی زندگی تک قائم رہا۔
زمانہ جاہلیت تک یوں ہی اس غلاف کا اہتمام ہوتا رہا۔ غلاف پر غلاف
چڑھایا جاتا تھا۔ کوئی غلاف اُتارا نہیں جاتا تھا ابتدائے ظہور اسلام میں
واقدی رح کی روایت سے (بطریق اسمٰعیل ابن ابراہیم) ظاہر
ہوتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف پر
یمانی کپڑے کا غلاف چڑھایا۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے بھی۔ ارزقی نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
عہد خلافت مین غلاف پر غلاف چڑھانے کا دستور موقوف ہو گیا۔
اونھون نے ہر سال پرانا غلاف اُتار کر حاجیونکو تقسیم کر دینے

اور نیا غلاف چڑہانے کا طریقہ جاری کر دیا۔ بعد اونکے حضرت عثمان ابن
عفان رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین دو غلاف ہر سال چڑہائے جانے لگے۔
زمانۂ حکومت حضرت معاویہؓ مین دیبا۔ اور حبرا اور قباطی کے غلاف
چڑہائے گئے۔ اور پرانے غلاف اوتار کر کعبہ شریف خوشبو سے
بسایا گیا تب غلاف چڑہائے گئے (غلاف کعبہ شریف دو حصہ پر
منقسم ہے۔ ایک بالائی حصہ جسکو قمیص کہتے ہین۔ دوسرا
قریب زمین کا حصہ جسکو ازار کہتے ہین) کعبہ شریف پر
سال مین دو غلاف اس ترتیب سے چڑہتے تھے کہ دیبا کا غلاف
حج کے زمانہ مین چڑہاتے تھے۔ یہ عاشورا تک یون ہی ہنتا تہا
پھر اوسپر ایک ازار اور ڈالدیا جاتا تہا جو ۲۷ رمضان تک
رہتا تہا ۲۷ رمضان کو دوسرا غلاف چڑہا دیا جاتا تہا لیکن
مامون الرشید نے اپنے زمانۂ خلافت مین سال مین تین دفعہ غلاف
بدلنے کا حکم دیا اسطرح کہ زمانہ حج مین دیباے سرخ کا۔ اور

اول رجب مین قباطہ کا اور عید الفطر مین دیباے سفید کا۔ ماہون
کے آخر زمانہ مین استدعا کیگئی تھی کہ ازار کعبہ بوجہ کثرت استعمال
سال بھر نہین رہ سکتا اسلیے عید الفطر مین اوسکی تجدید کی ضرورت
ہے۔ جسکو اوسنے منظور کیا تھا۔ پھر متوکل علی اللہ کے وقت مین
رجب مین بھی تجدید ازار کی خواہش کیگئی۔ جسپر متوکل علی اللہ نے
تینون غلافونکے ساتھہ تبدیل ازار کا حکم دیکر قمیص کے طول مین اضافہ
کردیا کہ زمین تک لٹکتا رہے۔ آخر ۲۴۰ھ ہجری مین یہ حکم ہوا کہ دو مہینے
مہینہ نیا ازار ڈالا جایا کرے۔ بعد زوال خلافت عباسیہ کے
کبھی سلاطین مصر اور کبھی شاہان یمن حسب مقدرت غلاف
بھیجتے رہے۔ بالآخر سلاطین مصر بالتزام ہر سال کسوت شریفہ
بھیجنے لگے۔ سلطان ملک صالح ابن سلطان ملک ناصر نے
دو گانون۔ بیسوس۔ اور سندبیس نامی خرید کر اس ضرورت
کے واسطے وقف کردیے۔ تاہم جب کوئی نیا بادشاہ ہوتا تھا

تو سیاہ غلاف کے ساتھہ (جو باہر کیطرف کعبہ شریف پر
چڑہایا جاتا ہے) ایک سرخ غلاف اندرون کعبہ کیلیے اور ایک
سبز غلاف روضئہ مطہرہ نبویہ کے لیے بھی بہیجتا تھا (ان کسوتون مین
کلمۂ طیبہ لاالہ الااللہ محمد صلعم رسول اللہ بُنا ہوتا ہے۔ اور حواشی
کبھی خالی ہوتے ہین۔ کبھی اونپر آیات مناسبہ بُن دی جاتی ہین)
جب سلطان سلیمان خان ترکی نے چرکسون سے لڑکر حجاز فتح کرلیا
تب حسب عادت کسوت شریف روضہ مطہرۂ نبویہ پر چڑہائی گئی۔
اور یہ حکم دیا کہ مصر سے حسب دستور غلاف سیاہ آتا رہے
مگر وہ دِہات جنکی آمدنی سے یہ صرفہ ہوتا تھا آمدنی کم ہوجانیکی
وجہ سے اس بار کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہے تھے
اسلیے سلطان سلیمان خان کے وقت مین پہلے خزانۂ سلطانی
سے یہ خرچ ادا کرنے کا حکم ہوا اوسکے بعد اور دِہات بھی
سندبیس اور بیسوس کے ساتھہ شامل کرکے وقف مستمر کردی گئی

جو ابتک وقف ہین اور اونکی آمدنی اسی کار خیر مین صرف ہوتی ہے۔

پانچوین فصل

بنا مسجد نبوی علی بانیہا افضل الصلوٰۃ والسلام

ہجرت کے مشہور و معروف واقعہ کے وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق بخش مدینہ منورہ ہوے۔ ابتداءً قبا مین کلثوم ابن ہدم کا مکان قدوم میمنت لزوم سے منور ہوا کلثوم کی ملک ایک زمین تھی جس پر کہجورین خشک کیجاتی تھین (اصطلاح عرب مین ایسی زمین کو مربد کہتے ہین) یہ زمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی اور ایک مسجد بنائی۔ تعمیر مسجد کے لیے پیشتر پتھر جمع کیے گئے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود برچھی سے داغ بیل کا خط کھینچا اوسکے بعد بنیادی پتھر اپنے دست حق پرست سے رکھکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میرے پتھر کے پاس تم بھی ایک پتھر رکھو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

عرض کیا کہ ہم بلا قیمت نذر کرینگے مگر جب آپنے قبول نہ فرمایا
تو دس دینار قیمت مین وہ آپکے ہاتھہ بیچی گئی - آپنے اوس
زمین پر ستر ہاتھہ لنبی اور ساٹھہ ہاتھہ چوڑی مسجد تعمیر کی
جسکا قبلہ بیت المقدس کی طرف تھا (کیونکہ اوسوقت تک مسلمانونکا
قبلہ بیت المقدس ہی تھا) اس زمین مین جو درخت تھے وہ کاٹکر
قبلۂ مسجد کی طرف کھڑے کر دیے گئے - اور کچھہ قبرین بھی تھین
جو برابر کر دی گئین - آپ اسی مین نماز جماعت ادا فرماتی رہے -
مسجد کی چار دیواری بھی بنائی گئی تھی - ذہبی نے نقل کی ہے
کہ شمال مسجد مین سیدہی دیوار تھی اور یہی جہت قبلہ تھی یعنی مسجد
نبوی مین جو آب جہت قبلہ ہے ایک دروازہ تھا - اور
دو دروازہ اور تھے ایک کا نام باب عاتکہ تھا جسکو اب
باب الرحمتہ کہتے ہین - دوسرے کا نام باب آل عثمان تھا
جو آجکل باب جبرئیل کہلاتا ہے - ایک سال پانچ مہینہ تک

مسجد کی یہی قطع رہی - جب مسلمانونکا قبلہ بحکم آیہ کریمہ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ کعبہ شریف قرار پایا اوسوقت مسجد مین تغیر کی ضرورت ہونے کے سبب سے جنوبی دروازہ بند کرکے اوسکی مقابل سمت مین ایک دروازہ کہولا گیا اور وہ دیوار جو بیت المقدس کی سمت مین تھی اصحاب صفہ کے قیام کی جگہ قرار پائی - مسجد مین کہجور کے ستونون پر اوسکی چہڑیونکا سایہ کیا گیا - اسی سلسلہ مین امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کیلیے حجرے بنائے گئے - مسجد سے مشرق کی طرف جس جگہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ منورہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضا کا حجرہ تھا -

دوسری بناء مسجد نبوی

مسجد نبوی کی دوسری بنا بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوئی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے غزوہ سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ مین تشریف لائے یہ بنا بناء اول سے زیادہ وسیع ومستحکم ہوئی۔ وسعت مسجد مین اضافہ کرکے طول وعرض سو سو ہاتھ برابر کردیا گیا۔ تین ہاتھ بنیاد بھری گئی۔ اوسپر کچی اینٹونکی دیوار بنی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذات خاص بھی امداد فرماتے تھے اینٹ اور پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے۔ اور یہ ارشاد فرماتے جاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃ + فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃ

ستون اور چھت ویسی ہی رہی جیسی بناء اول کی تھی۔

تیسری بناء مسجد نبوی

۱۷ھ ہجری مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی

تیسری دفعہ تعمیر کرائی۔ اس تعمیر سے مسجد کی وسعت مین اضافہ
ہوا۔ مسجد کا طول ایک سو چالیس ہاتھہ اور عرض ایکسو بیس ہاتھہ
ہوگیا۔ پورب اور پچھم کیطرف ایک ایک دروازہ اور تعمیر ہوا
اور ایک دروازہ سامنے کیطرف بڑہایا گیا۔ اب مسجد مین
بجائے تین دروازون کے چھہ دروازے ہوگئے۔ لیکن مسجد کی وضع
اور سادگی مین اسوقت تک کوئی تغیر نہ ہوا بجز اسکے کہ ستون
بجائے کھجور کے دوسری لکڑیکے کر دیے گئے دیوارین وہی
کچی اینٹون کی تھین اور سایہ بھی کھجور کی چھڑیونکا رہا۔ یہ عمارت صفر
سنہ ۲۹ ہجری تک قائم رہی۔

چوتھی بنا مسجد نبوی

ربیع الاول سنہ ۲۹ ہجری مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد
نبوی کی تعمیر شروع کی۔ قبلہ کیطرف والی دیوار آگے بڑہائی گئی
اور شام کی جانب سے دس ہاتھہ زمین وسعت مسجد مین اضافہ ہوئی

اسی طرح مغرب مین بھی اضافہ ہوا۔ لیکن مشرقی حد مین کوئی اضافہ نہین ہوا منقش پتھر کی دیوارین تعمیر ہوئین اور ستون بھی پتھر کے لگائے گئے جنمین استحکام کے واسطے لوہے کے ٹکڑے جڑ کر سیسہ پلا دیا گیا۔ چھت پر ساج کی دھنیان ڈالی گئین اور پختگی کیساتھہ سایہ کر دیا گیا۔ دروازے چھہ ہی رہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وقت مین تھے۔ محرم ۳۰ھ سنہ ہجری کی چاندرات کو یہ تعمیر ختم ہوئی۔

پانچوین بنا مسجد نبوی

۸۸ سنہ ہجری مین ولید بن عبد الملک نے اپنے عامل مدینہ منورہ عمر ابن عبد العزیز کو مسجد نبوی کے بنانے کا حکم دیا۔ جسنے بہ تعمیل اوسکے مسجد بنوانا شروع کی۔ امہات المؤمنین کے سب حجرے جو شمال و مشرق و جنوب مین تھے (سوائے حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جسمین مزار مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا ہے) منہدم کر کے مسجد میں داخل کر دیے۔ مغرب کیطرف دو ستون
اور شرق کی جانب ایک ستون بڑہا دیا۔ ایک حصہ حضرت عائشہؓ
صدیقہ کے حجرہ کا بھی مسجد میں شامل کر دیا۔ سمت شامی میں دس
ستون اضافہ کیے۔ مسجد کی سب دیواریں صاف پتھر کی بنوائیں
اور پتھر ہی کے ستون بھی تھے۔ جنکے اندر مضبوطی کے لیے لوہا دیکر
سیسہ پلا دیا گیا تھا۔ سب دیواریں مرمر اور فسیفساء (مینائے خام)
سے منقش کی گیئں۔ چھت ساج کی بنائی گئی جسپر سونے کا پانی
چڑہا ہوا تھا۔ بالخصوص اندرونی دیوارونپر سنگ رخام اور
مینائے خام اور سنہرا کام بہت وسعت سے ہوا تھا۔ ستونوں کے سرونپر
طلائی کام تھا جنپر برگ منقش سنہری رکھے تھے اور دروازوں کی
لکڑیوںپر سونا چڑہا ہوا تھا۔ اس عمارت کی تکمیل ۹۱ھ ہجری میں بصرف
پینتالیس ہزار دینار کے ہوئی۔

ترمیم متعلقہ بنائ پنجم

سنہ ۱۶۱ ہجری مین مہدی عباسی نے مسجد نبوی کی تعمیر مین کچھ اضافہ کیا۔ جس سے مسجد تین سو ہاتھہ لنبی اور ایک سو اسی ہاتھہ چوڑی ہو گئی۔ زمین سمت شامی ہین بڑہائی گئی تھی (یہ خیال کرنے کی گنجایش نہین ہے کہ جو زیادت سلاطین مابعد نے کی ہے وہ داخل مسجد نبوی نہین ہے) اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لَوْ مُدَّ ھٰذَا الْمَسْجِدُ اِلیٰ صَنْعَاءَ کَانَ مَسْجِدِیْ یعنی اگر یہ مسجد صنعاء (یمن) تک وسیع ہو جائے تب بھی میری ہی مسجد ہے۔

چھٹی بنا مسجد نبوی

یکم رمضان سنہ ۶۵۴ ہجری جمعہ کی شام کو ایک خادم مسجد شریف کی قندیلین نکالنے کے لیے مخزن مین گئے۔ اتفاقاً روشنی وہین چھوڑ آئے جس سے مخزن مین آگ لگ گئی۔ جب آگ بڑہ کر مسجد منورہ کی چھت تک پہنچ گئی اوسوقت لوگونکو معلوم ہوا اگرچہ امیر مدینۂ منورہ اور باشندگان شہر بہت سرگرمی سے آگ بجھانے مین مصروف

ہوے لیکن بالکل ناکامی ہوئی کیونکہ بجز اوس قبہ کے جسمین مصحف
عثمانی رکھا تہا اور کوئی جگہہ جلنے سے نہ بچ سکی۔ اس واقعہ کی
اطلاع خلیفہ مستعصم باللہ عباسی کو اوسی سال دیگئی۔ خلیفہ نے بناءِ مسجد کا
اہتمام کیا اور سنہ ۶۵۵ہجری کے شروع مین عمارت کی بنیاد پڑی۔
مگر تعمیر کی ابتدائی حالت تہی کہ سنہ ۶۵۶ہجری مین مشہور واقعہ شہادت
مستعصم باللہ اور غلبہ ہلاکو خان کا پیش آیا جسنے خلافت عباسیہ
کا خاتمہ کردیا۔ تب ملک مصر نورالدین ایبک صالحی اور شاہ یمن
ملک شمس الدین ابن عمرو نے اسکی تعمیر کا اہتمام کیا لیکن اوسی
سال نورالدین ایبک معزول ہوگئے اور اونکا غلام سیف الدین محمود
بادشاہ ہوگیا۔ آخر وہ سال تمام نہونے پایا کہ ملک ظاہر رکن الدین
بیبرس بندقدار سیف الدین محمود کو قتل کرکے بادشاہ مصر ہوا۔
اوسنے اس تعمیر کی تکمیل کی جو سنہ ۸۸۶ہجری تک بلا ترمیم قائم رہی

ترمیمات متعلقہ بناءِ ششم

۷۰۵ھ مین ملک ناصر محمد ابن قلاؤن صالحی نے مسجد کی چھت
درست کرائی جسکی تکمیل ۷۰۶ھ ہجری مین ہوئی پھر ۷۲۹ھ ہجری مین
ملک ناصر محمد ابن قلاؤن کے حکم سے سقف قبلی سے ملاکر دو رواق
بڑہائے گئے جسکی مرمت ملک اشرف برسبائے کے حکم سے
مقبل قدیدی نے ۸۳۱ھ مین کی - اور سقف شامی کا وہ حصہ جو
منارۂ سنجاریہ سے ملا ہوا ہے از سر نو بنایا - دوسری بار مرمت
ان چھتونکی مع روضۂ مطہرہ کے ظاہر چقمق کے حکم سے بردبک اوسکے
میر عمارت نے ۸۵۳ھ ہجری مین کی - اوسکے بعد ۸۷۹ھ ہجری مین
ملک اشرف قائتبائے نے مسجد کی چھتین اپنے معتمد شمس الدین ابن الزمن
کی معرفت درست کرائین -

ساتوین بنا مسجد نبوی

۱۳ رمضان المبارک ۸۸۶ھ ہجری کو رئیس المؤذنین مسجد نبوی
ڈیڑہ پہر رات گئے منارہ رئیسہ پر چڑھے ہوے تہلیل کر رہے تھے اور

موذن دوسرے مناروں پر تھے کہ یکایک گھنگھور گھٹا چھا گئی اور
ایسی کڑک ہوئی کہ سب سونے والے جاگ پڑے۔ بجلی منارۂ رئیسیہ
کے ہلال پر گری جسکے صدمہ سے رئیس المؤذنین کا انتقال ہوا اور
بجلی نے اوپر والی چھت مین سوراخ کیا جس سے چھت کی لکڑیون
نے آگ لی۔ پھر نیچے والی چھت توڑی اور وہان بھی آگ لگ گئی۔
یہ آگ منارۂ رئیسہ اور قبۂ مبارکہ نبویہ کے درمیان سے شروع
ہوئی تھی۔ اور دونون منزلون کی چھت مین آناً فاناً آگ لگ گئی تھی۔
خدام نے فوراً دروازے کھولدیے۔ آگ لگنے کا غل ہوتے ہی امیر مدینہ
مع تمام اہل شہر کے دوڑ پڑے اور بے انتہا کوشش سے آگ
بجھانے لگے لیکن جسقدر یہ کوشش زیادہ ہوتی تھی آگ اور زیادہ زیادہ
بھڑکتی جاتی تھی۔ تھوڑی دیر مین تمام مسجد مین آگ لگ گئی اور اندر کی حالت
تنور کی سی ہوگئی۔ نائب خازن اور اکثر لوگ اسی آگ مین جل گئے۔
لیکن تمام تعداد اون لوگون کی جنھون نے اس صدمہ سے انتقال کیا

دس اور بیس کے درمیان تھی - تمام مسجد معہ اسباب جلگئی صرف
وہ قبہ جسمین مصحف عثمانی رکھا تھا آگ سے محفوظ رہا اور روضۂ منورہ
مع اون ستونون کے جو دیوار روضۂ منورہ سے ملے ہوے تھے
بالکل محفوظ رہا عجیب یہ بات تھی کہ آگ کے بڑے بڑے انگارے
پڑوس کے مکانون مین گرتے تھے مگر وہ مکانات جلتے نہ تھے - باوجودیکہ
مسجد کے اندر آگ کی ایسی سختی تھی کہ کوئی چیز نہ بچی تھی - ۱۶ رمضان المبارک سنہ
۸۸۶ ہجری کو اسکی اطلاع ملک اشرف قائتبائی کو مصر مین دیگئی
جسنے مسجد منورہ کو ازسرنو تعمیر کرنے کا حکم دیا - اور مسجد نبوی ازسرنو
بنائی گئی - اسوقت کی تعمیر مسجد ایک لاکھ بیس ہزار دینار کی صرف سے
ہوئی - اس عمارت مین مسجد کے مصلاے شریف پر قبہ بنایا گیا اور
اوسکی زینت و استحکام مین بہت اہتمام کیا گیا - محراب عثمانی پر بھی
قبہ (گنبد) بنا دیا گیا - اور قبہ شریف کی جو زمین مسجد مین شامل
ہوگئی تھی وہ قبہ مبارک مین پھر شامل کر دیگئی -

ترمیم

اس عمارت کے بعد سلطان مراد خان مرحوم نے ۹۹۹ سنہ ہجری مین
تین رواق اور سقف قبلی سے ملے ہوے صحن کیطرف بڑھائے۔

آٹھوین بناء مسجد نبوی

۱۲۶۳ سنہ ہجری مین جبکہ مسجد منورہ کی تعمیر آخر کو قریب چارسو برس کے
گزر چکے تھے داؤد پاشا شیخ الحرم مدینۂ منورہ نے بمشورہ اکابر مدینۂ
منورہ سلطان عبد المجید خان مرحوم کے حضور مین اطلاع دی کہ مسجد لطیفہ
نبویہ کی تعمیر کی ضرورت ہے کیونکہ اس بناء کو بہت زمانہ گزرچکا ہے
اور مسجد بہت پرانی ہوگئی ہے اسلیے جلدی اسکی تعمیر پر توجہ ہونا چاہیے
جسکی بناء پر باب عالی سے رمزی آفندی اور عثمان آفندی مہندس
۱۲۶۵ سنہ ہجری مین معائنہ کیلیے مدینۂ منورہ بھیجے گئے جنھون نے
بعد معائنہ مفصل حالات آستانہ علیہ مین پیش کیے وہانسے تعمیر مسجد کا
حکم ہوا۔ اسمرتبہ تعمیر کا اہتمام ہر مرتبہ سے زیادہ تھا حلیم آفندی

میر عمارت مقرر ہوے اور اونکے ساتھہ ہر قسم کے دستکار کاریگر
معہ آلات روانہ ہوے۔ ینبع البحر پہنچکر میر عمارت کی یہ رای ہوئی
کہ پہلے حوالی مدینۂ منورہ مین پتھر ونکا معدن تلاش کر لیا جائے تاکہ
مصالحہ مین آسانی ہو اوسکے بعد تعمیر شروع کیجائے۔ چنانچہ
ابراہیم آغا کو معہ چند کاریگرون کے معدن کی تلاش مین مدینہ منورہ
روانہ کیا۔ جو رجب ۱۲۶۶ھ ہجری کی ابتدا مین مدینہ منورہ پہنچے۔ اور
عمارتی پتھر ونکا معدن تلاش کرنے لگے۔ وادی عقیق مین جو مدینہ
منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
کے آبیار کے قریب ایک عمدہ معدن ملا جسکا رنگ عقیق کیطرح
سرخ تھا۔ صاحب نزہتہ الناظرین نے روایت کی ہے کہ ایک
بدوی نے اون لوگون کو اس معدن کا پتہ بتایا۔ دستیاب
ہونے پر اوسکو صلہ دینے کیلیے ان لوگون نے بہت ڈھونڈا
کہین نہ ملا۔ غرض سنگ تراشون نے وہین اپنا کام جاری کر دیا

اور اونکی شب باشی کیلیے خیمون وغیرہ کا انتظام سلطنت کیطرف سے
کر دیا گیا۔ کام بڑے پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسوقت محمد رشید آفندی
از میری مدینہ منورہ مین محافظ پاشا کے عہدہ پر تھے حلیم آفندی نے
یہ خیال کر کے کہ کار تعمیر شروع ہونے مین ابہی وقفہ ہے قصد کیا کہ مین
اس سال حج کر آؤن شریف آفندی کو کام کی نگرانی سپرد کی اور چٹھ کی
تقسیم محمد رشید آفندی کے سپرد کر کے خود روانہ مکہ معظمہ ہوے وہان
پہنچکر اونکا انتقال ہوگیا۔ اشرف آفندی حلیم آفندی مرحوم کے حج
کے جانے سے پیشتر کسی ضرورت سے قسطنطنیہ گئے تھے پچیس ہزار مجیدی
لیکر بعد وفات حلیم آفندی کے مکہ معظمہ پہنچے اونکا بہی وہین انتقال ہوگیا۔
امام زادہ اسعد آفندی حج کرنے مکہ معظمہ آئے ہوے تھے۔ اون کو
وہین حکم سلطانی پہنچا کہ تم حج کر کے مسجد نبوی کی عمارت کا کام دیکھنے آنا۔
اس حکم کی بنا پر وہ مدینہ منورہ پہنچے اور کچھہ دن رہکر عبد اللطیف آفندی
مدیر خزائۂ سلطانیہ مدینہ منورہ کو بجاے محمد رشید آفندی محافظ

مدینہ منورہ کے اور بدری آفندی کو کاتب عمارت مقرر کر کے خود
اہتمام تعمیر مسجد مین مصروف ہوے۔ اسی اثنا مین باب عالی سے
میر میران پاشا والی طرابلس (ٹریپولی) کو اس کار جلیلہ پر حاضری کا
حکم ملا جو مع حافظ آفندی و عزت آفندی کاریگر معمارونکے ۲۲ شعبان
۱۲۶۷ ہجری کو مدینہ منورہ پہنچے اور مسجد منورہ کا لکڑی کا نقشہ بنوایا اور
اسمین ایک قبہ نئے معدن کے پتھر کا بطور نمونہ خوب جلا کر کے کہ
بالکل عقیق معلوم ہوتا تہا بنوا کر دونون کاریگرون کے ہاتہہ سلطان کے
ملاحظہ کو بہیجا بعد پسند نقشہ منظوری آنے پر بناے مسجد سمت شامی سے
شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ مسجد متبرکہ اس شان و شوکت سے جو آج
ہے مکمل ہوگئی (جسکا نقشہ اس موقع پر شامل کیا گیا ہے) تاکہ زیادہ
بیان سے کتاب طویل نہو اور ناظرین گہبرانہ اوٹہین۔

ایک عجیب قدرتی واقعہ

ایک عجیب قدرتی واقعہ اس موقع پر قابل ذکر ہے کہ جب ستونون کے

اور ستون سریر کے مابین بنیاد کہد رہی تہی (جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے ہے) نہوہین ایک چشمہ نمودار ہوا جسکی خوشبو پہیل گئی لوگون نے تبرکاً اوسکا پانی پیا تو نہایت خوش ذائقہ تہا اوسمین سے کچہہ سلطان المعظم کے لیے بہی ہدیتہً بہیجا گیا۔ اور عموماً اہل مدینہ منورہ اس پانی سے فیضیاب ہوے۔ جب عمارت کے کام مین ہرج ہونے لگا تو متولی عمارت نے اوسکا منبع تعمیر کے ذریعہ سے بند کرا دیا اور نہو بہر وادی جسمین پانی کی جگہ (بغرض تعظیم) گلاب استعمال کیا گیا آخر ذیحجہ ۱۲۷۷ھ ہجری مین مسجد متبرکہ کی عمارت بہ صرف چہہ لاکہہ پچاس ہزار گنی مجیدی مکمل ہوئی۔

دفتر اول تمام شد

تتمۂ دفتر اول

عرب کے سکہ جات رائج الوقت اور اون سکوّنکا تذکرہ جو پہلے سے رائج ہین

اس ضرورت سے کہ عرب کے سکونکا تفصیلی حال معلوم ہو سکے ذیل کے نقشہ مین اونکا حال درج کیا جاتا ہے لیکن بہت قدیم سکہ طلائی دینار اور نقرئی درہم اسلیے چھوڑ دیا ہے کہ مذہبی ضروریات سے اوسکی تحقیقات اور شہرت انتہاے درجہ پر پہنچی ہوئی ہے اور محتاج بیان نہین ہے۔ قطع نظر اسکے کہ اب اوس سکہ کا رواج بھی نہین رہا۔

نقشہ سکہ جات رائج عرب

کیفیت سکہ یعنی طلا است یا نقرہ	نام سکہ	تعداد موجودہ از سکہ	نرخ بحساب سکہ رائج عثمانی	نرخ بحساب روپیہ انگریزی
طلا	ابو فرج اللہ	۴ صورت	۵ عثملی	مہ ۵ ۱۲/
//	نصف ابو فرج اللہ	۴	۲ ½ عثملی	للو بیہ ۶/
//	عثملی	۷	۰	سے ۵ ۱۲/
//	نصف عثملی	۷	۰	سے ۱۴/
//	ربع عثملی	۷	۰	سے ۷/
//	غازیہ مجهودیہ من الکبار	۲	یک عثملی	سے ۵ ۱۲/
//	غازیہ مجهودیہ من الصغار	۵	۰	سے ۱۲/
//	غازیہ مجیدیہ	۱	۰	سے ۸/

کیفیت سکہ کہ کس دھات کا ہے	نام سکہ	تعداد صورتہاے سکہ	نرخ بحساب پیاستر سلطانی عرب	نرخ بحساب روپیہ انگریزی
طلا	نصف مجیدیہ	ا صورت	٠	۱۲ر عسہ
//	ربع مجیدیہ	ا	٠	۶ر عہ
//	ثمن مجیدیہ	ا	٠	۱۱ر
//	غازیہ عزیزیہ	ا	٠	ھر
//	نصف عزیزیہ	ا	٠	۸ر عا
//	ربع عزیزیہ	ا	٠	۴ر عہ
نقرہ	مجیدی	۱۲	٠	۸ر عا
//	نصف مجیدی	۱۲	٠	۴ر عہ
//	ربع مجیدی	۱۲	٠	۱۰ر
//	قرشین ساغ ابو ستہ	۱۲	٠	۴ر

نوعیت سکہ کس دھات کا ہے	نام سکہ	تعداد صورتہاے سکہ	نرخ بحساب دیگر سکہ ہاے عرب	نرخ بحساب روپیہ انگریزی
نقرہ	قرش ساغ ابوستہ	۱۲ صورت	۰	۲/
"	نصف قرش ساغ	۱۲	۰	۱/
نقرہ ومس	بشلک کبیر	۱	۰	۱۰/
"	نصف بشلک کبیر	۱	۰	۵/
"	ربع بشلک کبیر	۱	۰	۲/
"	اربع ہلیلہ	۲	۰	۲/
"	ہلیلتین	۲	۰	۱/
"	ہلیلہ	۲	۰	۰/
"	نصف ہلیلہ	۲	۰	—/
مس	خمسہ فردانی	۱	$\frac{1}{4}$ ہلیلہ	۱ پائی

نوعیت سکہ کہ کس دہات کا ہے	نام سکہ	تعداد صورتہاے سکہ	نرخ بحساب دیگر سکہ ہای عرب	نرخ بحساب روپیہ انگریزی
مس	قرش	٣ صورت	٨ خمسہ	٨ پائی
〃	عشرین	٣	٤ خمسہ	٤ پائی
〃	عشرہ	٣	٢ خمسہ	٢ پائی
〃	دیوانی	٢	⅕ خمسہ	⅕ پائی
		سکہ جات مصر رائج عرب		
طلا	جنیہی مصری	١	٥ ریال	[illegible]
نقرہ	ریال	١	٠	[illegible]
〃	نصف ریال	١	٠	٨/عہ
〃	ربع ریال	١	٠	١٢/

کیفیت سکہ کہ از نقرہ است یا مس	نام سکہ	تعداد صورت سکہ	نرخ بحساب قرش ساغ سکہ	نرخ بحساب روپیہ انگریزی
نقرہ	قرشین ساغ	۱ صورت	۰	۴۰ر
〃	قرش ساغ	۱	۰	۳ر
مس	قرش تعریفہ	۱	۱/۳ قرش ساغ	۱۰ر
〃	نصف تعریفہ	۱	۱/۶ قرش ساغ	ـہر
〃	ربع تعریفہ	۱	۱/۱۲ قرش ساغ	سہ پائی
〃	ملین	۱	سہ خمسہ	سہ پائی

- مجیدی نا نصف قرش ساغ پرانا سکہ ہے۔

حالات زیارات ملک عرب

عدن

شیخ عیدروس اور اون کے دونون بیٹون اور بہتیجون کی قبرین

ایک مقبرہ مین پانچون قبرین ہین - تابوت قبرون کے ہندوستانی وضع کے نہین ہین - قد آدم اونچے بنے ہوے ہین -

قبر ابان ابن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت ابان حضرت عثمان غنی خلیفہ سوم کے بیٹے ہین لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بطن سے نہین ہین بلکہ دوسری بی بی سے ہین -

مابین عدن وجدہ

جبل یلملم

ایک پہاڑ یلملم نام کا جدہ کے قریب سمندر کے اندر ہے جسکی

حدود علما کو معلوم ہین۔ اس پہاڑ سے احرام باندہنے کا حکم مذہبی ہے۔
احرام باندہنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل اور وضو کے بعد مرد ایک
چادر اوڑہتے ہین اور دوسری بطور تہبند کے باندہتے ہین۔ سر ننگا
رہتا ہے۔ اور عورتین بعد غسل و وضو کے معمولی کپڑے پہنے رہتی ہین
لیکن کپڑا مُنہ پر نہین ڈالتین۔ خوشبو لگانا۔ خوشبودار چیز
کہانا۔ ناخن تراشنا سر مین تیل ڈالنا۔ کنگہی کرنا۔ سرمہ مسّی لگانا معمول سے
زیادہ زیور پہننا۔ گوٹا کناری کے یا رنگین کپڑے پہننا۔ مہندی لگانا۔ زن وشوہر مین
قربت۔ خشکی کا شکار کہیلنا۔ کسی جاندار کا مارنا۔ کہیل کود ہنسی
ٹہٹا۔ محرم پر سب منع ہے۔ احرام کی نیت بھی شرط ہے یعنی
اگر بہ نیت عمرہ احرام باندہا گیا ہے تو بعد ادا ے طواف کعبہ اور
سعی صفا مروہ کہول دیا جاتا ہے۔ اور احرام کہولنے کے بعد
حلق و قصر ہوتا ہے۔ اور اگر بہ نیت حج احرام باندہا گیا ہے تو
طواف قدوم و سعی صفا مروہ اور قربانی و حلق و قصر سے فارغ ہو کر

احرام کھولا جاتا ہے حلق اور قصر کے یہ معنی ہین کہ مردونکے سب سر کے بال
مونڈے جائین یا تھوڑے سے یا سب سر کے بال کترے جائین۔ اور عورتونکے
سب سر کے بال اکھٹا کر کے چار اونگل کتر دیے جاتے ہین۔ اور یہ طریقہ
ہر مرد اور عورت کیواسطے ہر حج اور عمرہ مین لازمی ہے۔ ہندوستان۔
مصر۔ یمن۔ کے حجاج یلملم سے احرام باندھتے ہین۔ اور عدن سے
ہدی لیتے ہین۔ اور مدینہ منورہ کے حجاج ذوالحلیفہ سے احرام باندھتے ہین
اور ہدی ذوالحلیفہ یا مدینہ منورہ سے لاتے ہین۔ اور شام والے
جحفہ اور نجد والے قرن سے اور وہین سے ہدی بھی لاتے ہین۔
چارون طرف کے حجاج کے لیے یہی چارون حدین احرام کی مقرر ہین۔
ہدی قربانی کو کہتے ہن یعنی وہ جانور جو قربانی کیلیے لائے جاتے ہین۔
دنبہ۔ بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ۔ گاے نر اور مادہ جنکو حجاج مختلف
مقامات مذکور الصدر سے خرید کر کے اپنے ساتھہ لاتے ہین اور
تا وقت قربانی اونکے خورونوش کی پورے اہتمام کے ساتھہ حفاظت

رکھتے ہین ۔ اچھی غذائین کھلاتے ہین اور قربانی کے وقت بیش قیمت کپڑونکی جھولون اور زیورات سے بقدر وسعت خود اونکو آراستہ کرتے ہین ۔ اور بعد قربانی کے یہ چیزین اور گوشت خیرات کر دیتے ہین۔ اگر گوشت خود بھی کھائین تو جائز ہے قربانی کو جھول اور زیور سے آراستہ کرنا کوئی لازمی بات نہین ہے۔ اپنے اپنے مقدور پر منحصر ہے ۔ ایک گاے کے سات آدمی حصہ دار ہو کر قربانی کر سکتے ہین ۔لیکن گاے کم ۔ اونٹ ۔ دنبہ ۔ بھیڑ ۔ بکری ۔ زیادہ قربانی کیجاتی ہے ۔ حدیث شریف مین ہے ۔

سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ

بندر جدہ

قبر حضرت حوا علیہا السلام

اس قبر کے سوا جدہ مین اور کوئی مشہور قبر نہین سنی گئی حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی بی بی تھین ۔ جدہ کی شہر پناہ کے باہر دو دیوارین

بقدر بلندی ناف تخمیناً تین سو قدم تک کہنچی ہوئی ہین ان دونون دیواروں کے دونون سرونپر دو چھوٹے چھوٹے قبہ اور بیچمین ایک بڑا قبہ ہے اس بیچ کے قبہ کو ناف حوا کہتے ہین۔ اس قبہ مین جاکر لوگ فاتحہ خوانی کرتے ہین۔ اس قبر کے گرداگرد ایک وسیع احاطہ ہے اور اسمین بہت سی قبرین ہین۔

مسجد زکریا

جدہ مین بہت سی مسجدین ہین جسمین سے ایک مسجد زکریا کے نام سے مشہور ہے۔

مسجد جامع

ایک مسجد جامع بہی ہے نماز جمعہ کے قبل خطبہ پڑہنے کا یہ طریق ہے کہ خطیب عصا لیکر منبر پر کہڑا ہوتا ہے اور چادر سر پر ڈالکر خطبہ پڑہتا ہے۔

مسجد حادیہ متصل حد حرم

یہ مسجد ایک واقعہ کی یادگار ہے۔ وہ یہ کہ ایک مرتبہ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نیت حج مکہ معظمہ کو تشریف لائے
مگر کفار مکہ مانع ہوے۔ ہر چند کوشش کی گئی مگر کفار مکہ نے نہ مانا۔
آخر کار آپنے اپنی قربانی مکہ معظمہ مین بھیجدی اور آپنے بلا ادا ے
حج مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی۔ آپ تا گفتگو و تحریر صلحنامہ
اسی مقام پر رہے تھے اور نماز پڑہی تھی۔ جسکی یادگار مین اس جگہ
یہ مسجد بنائی گئی ہے۔ حجاج اس مسجد کی زیارت کرکے یہین
دو رکعت نماز نفل پڑہتے ہین۔

حدیبیہ کے قریب ایک میدان ہے درمیان دو پہاڑون کے جہانسے
حد حرم شروع ہوئی ہے اس میدان کو قہوۂ شمسیہ کہتے ہین۔
اس جگہ سے تعظیم بیت اللہ شریف لازمی ہے اور اسکے متعلق
دعائین پڑہنا شروع کیجاتی ہین۔

حد حرم شریف

حد حرم ایک صحرا سے شروع ہوئی ہے۔ اداب حرم شریف مین

داخل ہونے والا نہ کسی درخت کا تنکہ۔ پتہ ڈالی پھل پھول توڑے
نہ شکار کھیلے نہ کھیل کود ہنسی ٹھٹے کی بات کرے۔

مکہ معظمہ

مسجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حرم شریف سے تین کوس تنعیم ایک جگہ ہے یہاں مسجد
بنی ہوئی ہے۔ ساکنان مکہ معظمہ (جسمین ہر ایک شخص جو شوال سے
پہلے مکہ معظمہ مین داخل ہو شامل ہے) اس مسجد سے عمرہ
لاتے ہین۔ عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ اس مسجد مین جا کر احرام
باندھتے ہین پھر دو رکعت نماز پڑھتے ہین اور لبیک کہتے ہوے
بیت اللہ شریف مین حاضر ہو کر طواف قدوم کرتے ہین۔
طواف کے بعد دو رکعت نماز نفل مقام ابراہیم کے پاس پڑھکر
سعی مابین صفا و مروہ کر کے مرد حلق اور عورات قصر کرتی ہین
عمرہ لانیوالے کو اختیار ہے کہ پیادہ جائے یا سواری پر۔ عام حکم ہے کہ جبتک

آدمی حد حرم مین رہے اوسکو احرام کی ضرورت نہین لیکن اگر حد حرم سے باہر جاکر پھر داخل حرم ہونا چاہے تو احرام باندھکر داخل ہو اور ارکان مذکورہ ادا کرنیکے بعد احرام کھول لے۔ ساکنین مکہ کو شروع ماہ شوال سے اختتام حج تک عمرہ لانا منع ہے۔

تنعیم دراصل ایک پہاڑ کا نام ہے جسکے دامن مین یہ مسجد ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسجگہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ لانے کا حکم دیا تھا۔ اکثر اہل سنت و جماعت اسی مسجد سے عمرہ لاتے ہین۔

بیر طوی

شہر مکہ سے باہر حد حرم مین ایک کوان ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان غسل فرمایا ہے۔ اسلیے زائرین یہان غسل کرنا باعث سعادت ونجات خیال کرتے ہین۔

مسجد ذی طوی

بیر طویٰ کے متصل ایک مسجد ہے جسکو ذی طویٰ کہتے ہین - اس جگہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد غسل شب کو قیام فرمایا تھا -

مسجد جعرّانہ

صحراے حنین کے راستہ پر مکہ معظمہ سے ۷ یا ۹ میل پر یہ مسجد ہے یون تو اہل سنت وجماعت عموماً یہان سے عمرہ لاتے ہین لیکن شافعی اور شیعہ اکثر یہین سے عمرہ لاتے ہین -

مسجد جعرانہ سے جو عمرہ لایا جاتا ہے یہ بڑا عمرہ کہلاتا ہے اور اسمین تین روز صرف ہوتے ہین - ایک روز جانیکا - ایک آنیکا - ایک وہان رہنے کا -

جبل نور

آبادی مکہ سے باہر اندرون حد حرم - منا کے راستہ پر یہ پہاڑ ہے مکہ معظمہ سے زائرین حسب استطاعت خود سوار یونپر یا پیدل

جاتے ہین - پہاڑ کے دامن مین سواریان چھوڑ کر پیدل پہاڑ پر چڑہنا ہوتا ہے - پہاڑ پر راستہ ناہموار و نادرست ہے جیساکہ پہاڑون مین ہوتا ہے - اسپر گوکہر و وغیرہ کانٹون کی جھاڑی ہوتی ہے - اس پہاڑ کی بلندی قریب قریب دو میل کے ہوگی - پانی اور درخت کا نام نہین -

مسجد جبل نور

جبل نور پر ایک مسجد ہے اسکی بھی زیارت کرتے ہین اور اس مین نماز پڑہتے ہین -

غار حرا

یہ غار جبل نور مین ہے - غار کے اوپر قبہ بنا ہوا ہے - جہان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الٰہی مین مشغول رہے ہین - لوگ تیمناً و تبرکاً ادعیہ زیارت پڑہتے ہوے اس قبہ مین جاتے ہین اور دو رکعت نماز نفل پڑہکر غار مین داخل ہوتے ہین وہان لیٹتے ہین

اور نماز بھی پڑھتے ہین۔

قبونکی وضع ہندوستانی وضع کی ہوتی ہے یعنی چار دروازہ محرابی بناکر اونپر لداو کا گنبد بنا دیتے ہین۔ زیارت گاہ عطریات سے معطر رکھی جاتی ہے۔

جاے نزول وحی اول

جبل نور پر یہ مقام بھی ہے مندرجہ بالا قبہ کے نیچے سے ایک ناہموار راستہ گیا ہے کہین تنگ اور کہین کشادہ۔ جہان تنگ ہی وہانسے بدشواری ایک آدمی گزرتا ہے۔ یہ راستہ طے کرنے کے بعد ایک بڑی چٹان ہے جو تین بڑی بڑی ٹوٹونپر رکھی ہوئی ہے ایک جانب اسکا دروازہ ہے جہانسے لوگ اندر داخل ہوکر دو رکعت نماز اور ادعیہ مخصوصہ پڑہتے ہین۔

یہ وہ جگہ ہے جہان ابتداء وحی مین سورہ اقراء نازل ہوئی ہے۔

جبل ثور

جبل ثور بیرون شہر اور حرم مین داخل ہے۔ اسکی بلندی شاید تین چار

کوس کی ہوگی اسمین ایک غار ہے جسکی زیارت کیواسطے اہل اسلام
جاتے ہین اس پہاڑ پر چڑہنے کا راستہ بہت ہی دشوار گذار ہے
یہانتک کہ کہین بیٹھکر چڑہنا اور کہین چارون ہاتھون پاؤنسے چلنا پڑتا ہے
یہ راستہ طے کرنے کے بعد ایک غار پر پہنچتے ہین جسکا نام بھی غار ہے
اسکا منہ بہت تنگ ہے۔ طول مین دو تین ہاتھہ ہوگا۔ لیکن عرض مین
شاید ڈیڑہ بالشت ہی ہو۔ غار مین داخل ہونیکے واسطے یہی راستہ ہے
اور یہ راستہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا ہے۔
ہان اس سے نکلنے کیواسطے پشت پر ایک وسیع راستہ ہی اسکی
زیارت کیوجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت کی تھی
تو آپ مع حضرت ابوبکر صدیق رض کے شہر سے نکلکر پہلے اسی غار مین
چھپ گئے تھے آپکے داخل ہوجانیکے بعد غار کے منہ پر ایک کبوتر کے
جوڑے نے گھونسلا بنا کر انڈے دیلیے اور غار کے منہ پر مکڑی نے جالا
پور دیا۔ یہان اہل مکہ وقت معہود پر آپ کے تجسس مین آئے۔ آپکو

مکان پر نہ پاکر تلاش و جستجو مین سرگرم ہوے۔ قائف (نقش قدم
سے سراغ لگانیوالا) نے ابوجہل وغیرہ کفار قریش کو اس غار کے
منہ پر پہنچا دیا۔ لیکن یہ لوگ یہ دیکھہ اور سمجھکر کہ اگر کوئی شخص غار مین گھسا ہوتا
تو کبوتر کے انڈے اور گھونسلا۔ اور مکڑی کا جالا ہرگز بدستور باقی نہ رہتا۔
یہان کوئی نہین ہے۔ واپس چلے گئے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب اس غار مین داخل ہونے کا قصد فرمایا اول حضرت
ابوبکر صدیق رضؓ نے اندر گھس کر اسکو صاف کیا اسکے بعد آپ بھی
تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زانو پر سر رکھکر استراحت
فرمائی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے تمام سوراخہاے غار مین اپنا کرتہ پھاڑ پھاڑ
کر بھر دیا کہ کوئی موذی جانور نکلکر مخل آرام نہو۔ ایک سوراخ باقی رہا تھا
جسمین آپنے اپنے داہنے پاؤنکا انگوٹھا لگا لیا تھا۔ اتفاقاً اوسمین کہین
سانپ گھسا ہوا تھا جسنے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے انگوٹھے مین
کاٹ کہایا لیکن آپنے اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے خواب شیرین مین خلل واقع ہوگا وہانسے انگوٹھا نہ سرکایا۔ تاہم زہر کی شدت اور زخم کی تکلیف سے آپکے آنسو ٹپک پڑے اور وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر گرے جسکی وجہ سے آپ کی آنکھہ کھل گئی اور واقعہ معلوم کرکے آپنے اپنا لعابِ دہنِ مبارک زخم پر لگادیا اس سے زخم اور تکلیف دونون جاتے رہے نہ زہر کا اثر باقی رہا۔ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے انتقال کے وقت اس زہر کے اثر نے جو ملتوی تہا عود کیا تہا جس سے آپکو درجۂ شہادت حاصل ہوا غرض آپ تین روز اوس غار مین مخفی رہے اور چوتہے روز کہ غرۂ محرم تہا آپ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوگئے اسی تاریخ سے سنہ ہجری کا آغاز ہے۔

اس غار کی زیارت اسواسطے کرتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز یہان تشریف فرما رہے اور اس غار کے پتھروںنے آپ کے جسم مبارک نے مس کیا ہے یہان نماز نفل پڑہتے ہین

دعا کرتے ہین۔

جنت المعلیٰ

جنت المعلیٰ ایک قبرستان ہے جہان مکہ معظمہ کے باشندے اور وہ حجاج جو مکہ معظمہ مین مرجاتے ہین دفن کیے جاتے ہین۔

یہان بہت سی قبرین مشہور و معروف لوگونکی ہین جنمین سب سے زیادہ مشہور یہ قبرین ہین۔

قبر حضرت آمنہ۔ والدۂ ماجدۂ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور والدۂ ماجدۂ حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا یعنی حضرت ام المسلمین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قبر حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

قبر جد پیر عیدروس (پیر عیدروس کی قبر کا حال بیان عدن مین ہوا ہے)

قبر ابن علوان ولی۔

قبر عمر اعرابی ولی۔

اسکے سوا اور بہی قبرین ہین لیکن زیادہ تر مشہور یہی ہین۔ لوگ ان قبور کی زیارت اور فاتحہ خوانی کرتے ہین۔

مکان شعب النور

جنت المعلیٰ ایک پہاڑ ونسے گھرا ہوا میدان ہے وسیع۔ اسمین یہ ایک قطعہ زمین ہے جسکی نسبت روایت ہے کہ اسمین ستر ہزار اولیاء اللہ کی قبرین ہین جو بروز حشر قبور سے اوٹہینگے۔

اکثر وہ جہلا جو حج کو جاتے ہین صرف اس نیت سے یہان اپنی قبرین بناتے ہین کہ ہم کہین بہی مرین لیکن ہماری روح کا مسکن یہی قبر ہوگی۔

فتح مکہ کے وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے لشکر اسلامی کے اسی میدان مین قیام فرما ہوے تہے اور حسب قاعدۂ فوج بکٹ وغیرہ کے انتظامات فرمائے تہے۔

اس مقام مین حسب ذیل بزرگون کی قبرین ہین۔

قبر شیخ فرید الغریب۔

قبر شیخ عبدالوہاب کبیر۔

قبر شیخ عبدالوہاب صغیر۔

قبر سید نعمانی۔

ان قبور کی لوگ زیارت کرتے ہین اور فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔

مسجد جن و مسجد شجرہ

بیرون شہر مکہ معظمہ ایک مسجد جن مشہور ہے۔ اس جگہ جن ایمان لائے تھے اور سورۂ جن بھی یہین نازل ہوئی ہے اور یہین ایک دوسری مسجد مسجد شجرہ مشہور ہے۔ لوگ بادب تمام انکی زیارت کرتے ہین۔

محلہ شیبی

جبل ابوقبیس نام کا ایک پہاڑ ہے بیت اللہ شریف کی آبادی سے متصل۔ اسکے نیچے شیبی صاحب کا گھر ہے جو حرم شریف کے

کلید بردار ہین - اس پہاڑ کی بلندی قریب قریب ایک میل کی ہوگی
اسپر بدو لوگ رہتے ہین پہاڑ پر چڑھیے تو بیت اللہ شریف -
مطاف - حرم بالکل ایسے صاف نظر آتے ہین کہ طواف کرنے
والون کی شکلین صاف پہچانی جاتی ہین اسی پہاڑ پر معجزۂ شق القمر ہوا ہے
اور یہین سورۂ قمر نازل ہوئی ہے -

مسجد حضرت بلال

جبل ابو قبیس کے اوپر ایک مسجد حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالی عنہ
موذن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مشہور ہے
اس مسجد مین دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھتے ہین -

مکان ولی سنوسی

جبل ابو قبیس ہی پر یہ مکان ولی سنوسی کے نام سے مشہور ہے
جو منجملہ اولیاء اللہ کے تھے -

زقاق الوسطے

یہان ایک بزرگ شیخ تاج الدین کا مزار مبارک ہے ۔

شہر مکہ معظمہ

مسجد حسن

بروز فتح مکہ معظمہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکان مین اپنا نشان رکھا تھا جسکی یادگار مین یہ مسجد بنائی گئی ہے لوگ اسکی زیارت کرتے ہین ۔

شعب عامر

یہان مکان اور قبر سید علی بدری کی ہے ۔ اور عمرہ کے راستہ مین ایک اور قبر ہے جسکو قبر شیخ محمود ابن ابراہیم ادہم بیان کرتے ہین اور اسی راستہ مین حضرت عبد اللہ ؓ ابن عمر ؓ کی قبر ہے اور اسکے ایک گوشہ مین اور شہدا کی قبرین ہین ان سبکی زیارت کیجاتی ہے ۔

جبل ہندی

یہان صاحب الجوہری کی ایک قبر مشہور ہے۔

زیر قلعہ مکہ شریف

شیخ ابو سعید ولی کی قبر ہے۔

صفا مروہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم اسلام لائے ہین اور آپکا مکان سکونتی بھی یہی تھا جسکی زیارت کرتے ہین۔

زقاق المعارنہ یعنی چھوٹا بازار

رباط خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہان ایک سرائے ہے جو رباط عثمان کہلاتی ہے صحن رباط مین ایک بیر کا درخت ہے لوگ روایت کرتے ہین کہ اس بیری کے پتون کی دہونی دینے سے تپ جاتی رہتی ہے۔

پتھر کی زبان

یہین ایک پتھر سے زبان نکلی ہوئی ہے جسکی نسبت روایت ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت رسول کریم رحمت للعالمین صلعم کعبہ مین نماز کے واسطے تشریف لیجاتے تھے شیطان نے بشکل انسان آپکو دہوکا دینا چاہا کہا کہ نماز ہوچکی ہے کعبہ اب جانا ضرور نہین۔ اسیوقت ایک پتھر سے زبان نکل آئی اوسنے کہا کہ یہ شیطان لعین ہے آپکو دہوکا دینا چاہتا ہے۔ آپ ضرور تشریف لیجائیے ابھی نماز نہین ہوئی ہے۔ آپ کعبہ مین تشریف لائے توجماعت تیار تھی لوگ آپکا انتظار کررہے تھے۔ یہ ایک مقام متبرک ہے۔

زقاق الحجر

حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء البتول بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہان مکان ہے۔

حضرت فاطمہ رضہ کے مکان کے بازو مین حضرت ام المسلمین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکی والدہ کا مکان ہے۔

اس مکان کے بازو مین ایک حجرہ ہے جسکے اندر ایک

چھوٹا سا حوض ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس حوض مین وضو کرکے اس حجرہ مین عبادت کرتے تھے اور اسی حجرہ سے آپ بیت اللہ شریف مین تشریف لانے کے بعد معراج کو تشریف لیگئے تھے۔ اسکو عبادت خانہ کہتے ہین۔

اسیکے قریب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ اول کا مکان ہے۔

راقومہ

اس جگہ دو قبرین اولیاء اللہ کی ہین ان دونون بزرگون کا نام شیخ عباس ہے۔

سوق اللیل

یہان مکان مولد شریف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

جبل عمرؓ

یہان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ دوم کی ایک مسجد ہے۔

جیاد

یہاں شیخ علوی حداد کا مکان ہے۔

شبیکہ

یہاں حضرت محجوب ولی کی قبر ہے۔

محلہ شریف صاحب

شریف صاحب کے مکان کے متصل شیخ عثمان ہارونیؒ کی قبر ہے۔

منقلہ

یہاں مولد شریف حضرت خلیفہ اول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
اور مولد شریف حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور مسجد حلیمہ دایۂ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے۔

شہر مکہ

ہیں حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کا مکان ہے۔

شعب علی متصل سوق اللیل

مولد شریف حضرت خلیفہ چہارم علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے

دار ارقم

یہ مکان صفا پر ہے جسمین بسبب ایذائے کفار قریش حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند روز مخفی رہے تھے۔

زاویۃ الرزق پالصفا

مشہور مقام ہے۔

مسجد الرعی

یہ مسجد انتہائے بازار مکہ پر واقع ہے۔

جیاد

یہان ایک مسجد اسی نام کی ہے۔

جرول

یہان سیدنا شیخ محمود کی قبر ہے۔

سوق معلی

یہان مسجد الرابیہ وغیرہ زیارت گاہین ہین جنکی لوگ زیارت کرتے ہین۔

صفا و مروہ

گوشۂ کعبہ شریف کے متصل ایک مقام بلند ہے صفا نام اوسپر ایک چہار دیواری ہے سہ دری بلا سقف اور اسکے مقابل دوسرا ایک بلند مقام ہے تخمیناً دوسو پینتیس یا دوسو پچپن قدم کے فاصلہ پر وہان بھی ایک مکان ہے جسکو مروہ کہتے ہین۔ ایک مکان سے دوسرے مکان تک دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔ جو منجملہ ارکان حج کے ایک رکن ہے یہ سعی علی التواتر سات مرتبہ کیجاتی ہے یعنی سات دفعہ صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک جاتے آتے ہین اور ادعیہ ماثورہ و آیات قرآنی پڑھتے جاتے ہین۔ اور مابین صفا و مروہ

ایک جگہ ہے جسکو میلین کہتے ہین اسکے درمیان مین مرد دَوڑ کر اور عورتین اپنی چال چلتی ہین۔

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ کو مع اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بحکم الٰہی اوس مقام پر جہان کہ اب زمزم ہے تنہا چھوڑ کر چلے گئے تھے (اسکی تفصیل بناء کعبہ شریف دفتر اول مین گزر چکی ہے) آپ حضرت اسمٰعیلؑ کو اس مقام پر بٹھا کر پانی کی تلاش مین صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک سات مرتبہ گئی اور آئی تھین۔ چونکہ آپکو پانیکی تلاش کیساتھہ اپنے بچے کی حفاظت کا خیال ہی لگا تھا اسلیے آپ اوس جگہ سے جہان سے حضرت اسمٰعیلؑ نظر آتے تھے آہستہ آہستہ اوترتی تھین اور میلین مین دوڑ کر۔ پھر بلندی پر اپنے بچے کے دیکھنے کو دِہیرے چلنے لگتی تھین۔ اسلیے شرع شریف اسلامی نے اسکو ایک رکن حج بیت اللہ قرار دیا ہے۔ جسکو تمام حجاج ادا کرتے ہین۔

ابواب حرم شریف

حرم شریف مین چوبیس دروازہ ہین جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔
باب[1] السلام اسمین تین محرابین ہین قریب قریب باب[2] الزیادہ
تین محرابین باب[3] علی تین محرابین باب[4] العباس تین محرابین
باب[5] الورود دو محرابین باب[6] ام ہانی دو محرابین
باب[7] شریف دو محرابین باب[8] مجاہد دو محرابہ باب[9] صفا
دو محرابہ باب[10] جیاد دو محرابہ باب[11] البغلہ دو محرابہ
باب[12] النفوس دو محرابہ باب[13] النبیؐ دو محرابہ باب[14] دریبہ
اسکی ایک ہی محراب ہے، باب[15] سلیمانی ایک محراب باب[16] المحکمہ
ایک محراب باب[17] القطبی ایک محراب باب[18] الوسطہ ایک محراب
باب[19] العتیق ایک محراب باب[20] العمرہ ایک محراب۔ عمرہ
لانے والے اسی دروازہ سے داخل حرم شریف ہوکر طواف
بیت اللہ کرتے ہین۔ باب[21] الوداع ایک محراب۔ حجاج بوقت

وداع مکہ طواف الوداع کے لیے اسی دروازہ سے داخل حرم شریف
ہو کر طواف الوداع کرتے ہین اور پھر اسی دروازہ سے باہر نکل جاتے ہین
باب[۲۲] العقیل ایک محراب باب[۲۳] ابراہیم ایک محراب
باب[۲۴] الزمانیہ ایک محراب۔

زمزم

ایک کنوان ہے حرم شریف کے اندر۔ خانہ کعبہ کے متصل۔
یہ وہی چشمہ ہے جو حضرت سمٰعیلؑ کے واسطے پیدا ہوا تھا (اسکا
ذکر دفتر اول مین بسلسلہ بیان بناء کعبہ شریف کیا گیا ہے) یہ
پانی نہایت متبرک ہے حجاج اس کوئین پر غسل کرنے کے بعد احرام
باندھکر حج کو جاتے ہین اور داخلی کے وقت بھی اسی پانی سے غسل
کرکے داخل بیت اللہ شریف ہوتے ہین۔ زمزمی یہ پانی حجاج کو
پلاتے ہین لوگ اس سے وضو کرتے ہین اور واپسی کیوقت زمزمیون مین
بھر لاتے ہین۔ وطن مین اپنے ارباب وطن کو تقسیم کرتے ہین۔

تندرست تبرکاً وتیمناً پیتے ہین - اور بیمار شفا کی نیت سے - لوگ
اس پانی مین کپڑا تر کرکے اپنے کفن کے واسطے رکھہ چھوڑتے ہین -
اس پانی کیلیے حکم ہے کہ کھڑے ہوکر پیین اور پینے کے بعد دعا کرین
کہ قبول ہوتی ہے اکثر روزہ بھی اس سے افطار کرتے ہین -

دولتمند حجاج عرفات - مزدلفہ - منا - راہ عمرہ مین اسکی
سبیل لگاتے ہین - اکثر لوگ آدمی کو حالت نزع مین بھی پلاتے ہین
اور دولتمند مُردونکو اسی سے غسل دیتے ہین غرض کہ یہ پانی نہایت
بابرکت ہے اور ایسے ہی نیک کامون مین صرف کرتے ہین -

زمزم کا پانی کبھی کم و بیش نہین ہوتا - چاہے جتنا صرف ہو کم نہین ہوتا
باشندگان مکہ معظمہ کہتے ہین کہ زمزم مین بعض تاریخون مین
جوش آتا ہے اور اسکی تاریخین معین ہین -

یون تو یہ پانی متبرک ہے ہی لیکن تاریخہاے ذیل مین متبرک تر
خیال کیا جاتا ہے شب پانزدہم شعبان شب بست و ہفتم رمضان -

شب بست و ہفتم رمضان - یکم شوال - ہفتم شوال - دہم محرم الحرام

	حجر ابراہیم	

یہ وہی پتھر ہے جسپر بنائے کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوتے تھے (اسکا ذکر دفتر اول بنائے کعبہ مین آچکا ہے) اسمین پاؤنکے دو نشان ایسے بنے ہین جیسے کیچڑ مین پاؤن گڑ جاتے ہین - یا دوہرا کھرل ہوتا ہے - اسمین زمزم کا پانی بھر کر لوگ پیتے بھی ہین اور اپنے ساتھہ رکھہ لیجاتے ہین -

اسجگہ ایک مکان چھوٹے بنگلہ کی وضع کا بنا ہوا ہے لوگ اسمین ایک طرف سے داخل ہوتے ہین اور دوسری طرف سے نکل جاتے ہین - اسکو مقام ابراہیم کہتے ہین - بعد ادائے طواف اس جگہ دو رکعت نماز پڑھتے ہین اور دعا کرتے ہین -

	مقام مصلی حنفی	

حرم شریف کے اندر ہے - دو پیتل کے کلس لگے ہوئے ہین -

امام حنفی مع مقلدین مذہب حنفیہ کے اس مصلے پر نماز پڑہتا ہے ہندوستان اور ترکستان کے لوگ اکثر حنفی ہین۔

مقام مصلی شافعی

یہ مصلی زمزم کے قریب ہے اسجگہ ایک پیتلی کلس ہے امام شافعی مع پیروان مذہب شافعیہ نماز پڑہتے ہین۔عرب لوگ اسی کے پیرو ہین۔

مقام مصلی مالکی

یہان ایک پیتل کا کلس ہے اور امام مالکی یہین نماز پڑہاتا ہے اہل مغرب اکثر مالکی المذہب ہین۔

مقام مصلی حنبلی

اسپر بھی ایک پیتلی کلس ہے اور امام حنبلی اسپر نماز پڑہتا ہے اکثر عرب مقلد مذہب حنبلی ہین۔

یہ ہر چہار مصلے ائمہ سنت وجماعت ہین اہل تشیع و خوارج انکو نہین مانتے۔

منبر شریف

یہ منبر حرم شریف مین ہے۔ ہر جمعہ اور عیدین کو اسپر خطبہ ہوتا ہے۔

قبۂ کتب خانہ

اسمین ایک ذخیرۂ کتب ہے۔ حرم شریف کے متعلق وقف ہے۔ اس کتبخانہ مین ایک کتاب ہے جسکا نام تاریخ خمیس ہے اسمین بناء کعبہ کے متعلق مفصل کیفیت درج ہے یہانتک کہ ہر ہر پتھر اور ہر ہر مکان کا حال اسمین درج ہے۔

قبہ ساعت

اسمین بہت سی گھڑیان لگی ہوئی ہین۔ یہان بھی ایک کلس تانبے کا لگا ہے۔

کھم ہشت وہانی

حرم شریف کے ایک گوشہ مین مطاف کے قریب یہ کھم گڑا ہوا ہے سنا گیا ہے کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی نے

مکہ معظمہ کے قیام کے وقت عرصہ تک اسی کھم کے نیچے کھڑے ہوکر
عبادت کی تھی۔

اسکے سوا قاضی حرم کے مکانپر دو کلس تانبے کے اور پاشاہی
حرم کے مکانپر دو کلس تانبے کے اور گرد حرم ایکسو باون قبہ پیتل
وغیرہ کے ہین۔ منارہ جن پر سات کلس پیتلی ہین۔

مطاف

یہی وہ جگہ ہے کہ جہان بیت اللہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے
اسکا قاعدہ یہ ہے کہ حجر اسود (جسکا ذکر دفتر اول بناء کعبہ مین مفصل
آچکا ہے) سونے مین جڑا ہوا ایک گوشۂ بیت اللہ مین نصب ہے
حجر اسود سے طواف شروع ہوتا ہے۔ کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ
جنکا پڑھنا طواف کے وقت لازمی ہے۔ پڑھتے ہوے طواف
کرتے ہین۔ جب چکر لگا کر حجر اسود کے مقابل آتے ہین تو
بسم اللہ اللہ اکبر کہکر حجر کو بوسہ دیتے ہین اسی طرح سات دفعہ

بیت اللہ شریف کے گرد پھرتے ہین - اور اسکو طواف کہتے ہین
ایک چکر کو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا طواف ہوتا ہے -

پہلے تین شوط مین مردونکو اکڑ کر سینہ تانکر چلنا چاہیے اور
چار شوط آخر مین معمولی چال سے - لیکن عورات ہر ہفت شوط مین
اپنی معمولی چال سے چلتی ہین -

طواف کی بھی چند قسمین ہین اور ہر ایک کا نام جداگانہ ہے -
اول شہر مکہ مین جب داخل ہوتے ہین طواف کیا جاتا ہے
یہ طواف سنت ہے - اسکو طواف القدوم یا طواف الورود
یا طواف الوارد کہتے ہین -

دوم حج کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے فرض اور منجملہ ارکان
حج ہے اگر یہ طواف نکیا جائے تو حج نہین ہوسکتا - یہ طواف
اوسوقت ہوتا ہے - جبکہ بعد انفراغ حج عرفات سے واپس
آتے ہین اسکو طواف الزیارت - طواف الدین - طواف افاضہ

طواف الحج۔ طواف الفرض۔ طواف یوم النحر۔ کے ناموں سے نامزد کیا ہے۔

سوم۔ طواف رخصت ہے یعنی مکہ معظمہ سے رخصت ہونے کے وقت یہ طواف کیا جاتا ہے۔ اسکو طواف الصدر۔ طواف الوداع طواف الرجوع کہتے ہین۔ اسکا قاعدہ ہے کہ طواف کے بعد آب زمزم پیتے ہین۔ اور بیت اللہ کا آستانہ چوم کر مطاف تک پچھلے پاؤن آتے ہین بیت اللہ کو دیکھتے ہوے۔ اور پھر رخصت ہو جاتے ہین۔ یہ طواف واجب ہے۔

چہارم۔ طواف عمرہ یہ طواف فرض ہے یعنی جو عمرہ لائے اوسکو یہ طواف کرنا فرض ہے۔

پنجم۔ طواف النذر جو لوگ نذر و منت مانتے ہین بعد حصول مقصد کے ادا کرتے ہین۔

ششم۔ طواف التحیہ جس شخص پر طواف مذکورہ بالا سے

کوئی طواف واجب نہو وہ طواف التحیہ کرسکتا ہے۔

ہفتم طواف النفل۔ یہ طواف ہر شش طوافہاے مرقومۂ بالا سے جدا گانہ ہے یعنی اسکا کوئی وقت اور کوئی موقع نہین جسوقت جسکا دل چاہے کرے لیکن بعد شروع کر دینے کے ختم کرنا واجب ہے ہر نماز کے بعد کوئی ایک طواف کوئی دو کوئی چار جیسی طاقت ہو متفرق طور پر پورا کر لیتے ہین۔

اس طواف مین اگر الائچی پان۔ کتھا۔ وغیرہ منہ مین ہو تو کوئی حرج نہین ہے۔

مرد اور عمر رسیدہ عورات اکثر پنج وقتہ نماز بیت اللہ مین پڑھتے ہین۔ جوان عورتین اکثر صبح۔ مغرب۔ عشا۔ کی نماز مین شریک ہوتی ہین۔ یہ بات صرف پردہ کے لحاظ سے ہے ورنہ پنج وقتہ نماز کیلیے مردونکی طرح عورتونکو بھی اذن عام ہے۔

ضعیف اور بیمار اگر حرم شریف مین حاضر نہو سکتا ہو

اور کسی محلہ کی مسجد یا اپنے گھر مین نماز پڑہے تو نا درست نہین - اور جوان آدمی کو بھی یہ حکم نہین ہے کہ پانچون وقت حرم شریف ہی مین حاضر ہو کر نماز ادا کرے -

بیت اللہ شریف کی چوکھٹ پر سر رکھکر دعا کرنا موجب قبولیت ہے - بوقت صبح صادق رکن یمانی کو جو بیت اللہ شریف کے دوسرے گوشہ مین لگا ہوا ہے - ہاتھہ لگا کر اپنی ہاتھہ کو بوسہ دیتے ہین -

حطیم

مطاف کے اندر یہ جگہ ہے اسکے گرد سنگ مرمر کی چار دیواری بنی ہوئی ہے بعد طواف کے اس جگہ دو رکعت نماز نفل ادا کرتے ہین - اور احرام حج بھی اسی جگہ سے باندہا جاتا ہے -

میزاب رحمت

ایک طلائی پرنالہ بام کعبہ پر نصب ہے جب بارش ہوتی ہے تو

سقف بیت اللہ کا پانی اس سے ہو کر حطیم پر گرتا ہے لوگ نہاتے ہیں اور تبرکاً و تیمناً اسکو پیتے ہیں اور جمع کر رکھتے ہیں۔

دروازہ قدیم کعبہ شریف

یہ دروازہ بند ہے اسجگہ پر بھی بعد طواف کے دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہیں۔

باب جبرئیل

یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی تعلیم کی ہے۔ یہ دو مقام ہیں قریب قریب ایک جگہ ایک حوض مستطیل شکل کا بنا ہوا ہے۔ اسمیں ایک آدمی بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور اسکے متصل ایک حصہ طاف کعبہ کا ہے۔ ان دونوں جگہوں میں سے کسی ایک جگہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم نماز ہوئی ہے۔

مطاف

یہان ایک جگہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ سجدہ مین گئے تو آپ کے چچا ابوجہل نے اونٹ کا اوجہ آپکی پشت مبارک پر رکھدیا تھا۔ لوگ اسجگہ دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین۔

بیت اللہ شریف

بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونیکو داخلی کہتے ہین اسکا طریقہ یہ ہے کہ لوگ اپنے اپنے گھر سے نہا دہو کر حرم شریف مین حاضر ہوتے ہین۔ یہان حرم شریف مین زمزم ہونکے حجرونمین ظروف غسل و وضو موجود ہوتے ہین۔ مرد زمزم پر اور عورتین پردہ دار حجرون مین غسل و وضو اور تبدیل لباس سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف مین داخل ہوتے ہین اور اندر پہنچکر دو رکعت نماز نفل دروازہ کیطرف منہ کرکے ادا کرتے ہین اور بعد دعا کرنے کے پھر دو رکعت نماز بیت اللہ کے چارون کونون کیطرف منہ کرکے پڑھتے ہین آیات قرآنی

اور ادعیۂ ماثورہ پڑھتے ہین - غلاف دیوار کعبہ شریف کو آنکھونسے لگاتے ہین حسب توفیق خود شیبی صاحب کو نذر دیتے ہین -

داخلی مختلف تواریخ مین ہوتی ہے کچھہ حج کے قبل یا بعد کی قید نہین ہے بلکہ داخلی کی تاریخین معین ہین جنکی وضاحت نقشہ ذیل سے خوب ہو سکتی ہے -

نقشہ تاریخہاے داخلی بیت اللہ شریف

نمبر	مہینہ	تاریخ	وقت	کیفیت			
۱	محرم	۱۰/	۱ بجے سے ۱۰ بجے دن تک	دسوین کو داخلی مردونکی اور گیارہوین کو عورتون کی			
۲	ربیع الاول	۱۲/	ایضاً	بارہوین	ایضاً	تیرہوین	ایضاً
۳	رجب	۰	″	جمعہ اول رجب	″	سہ شنبہ	″
۴	″	۲۷/	″	بست وہفتم رجب	″	اور بست وہشتم	″
۵	شعبان	۱۵/	″	پانزدہم	″	شانزدہم	″
۶	رمضان	۰	″	جمعہ اول	″	سہ شنبہ	″
۷	″	۲۷/	″	بست وہفتم	″	بست وہشتم	″
۸	ذیقعدہ	۱۵/	″	پانزدہم	″	شانزدہم	″

تغسیل بیت اللہ شریف

سال بھر مین تین مرتبہ بیت اللہ شریف کو غسل دیا جاتا ہے۔

بستم ربیع الاول کو خاص بیت اللہ شریف۔

بستم ذیقعدہ کو خاص بیت اللہ شریف۔

دہم محرم کو بیت اللہ شریف مع جملہ حرم و دالان وغیرہ۔

بیت اللہ شریف کو غسل دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ شریف صاحب و پاشا صاحب دوشالہ کا تہبند باندھتے ہین اور شیبی صاحب کو لیکر (جنکے پاس بیت اللہ شریف کی کنجی رہتی ہے) مع چند خواجہ سرا کے بیت اللہ شریف مین داخل ہوتے ہین۔ اول تمام بیت اللہ شریف کی دیوارین چھت و فرش وغیرہ اپنے ہاتھ سے دو بار پانی سے دہوتے ہین اور تیسری مرتبہ گلاب سے بعد غسل کے صندل اور عطریات دیوارون اور زمین بیت اللہ شریف پر ملتے ہین۔ پھر بخور کرتے ہین۔ بیت اللہ شریف کے غسل کا پانی

لوگ شیشوں مین بھر رکھتے ہین اور ہدیۃً اپنے اقربا، واحباب کیواسطے اپنے وطن کو لیجاتے ہین جن چھوٹی چھوٹی جھاڑو وںسے بیت اللہ شریف کی اندرونی در و دیوار چھت فرش دھویا جاتا ہے اون جھاڑو ونکے تنکے بھی تبرکاً لوگ لیجاتے ہین یہ مذکورۂ بالا اول کی دو تاریخون مین ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ بیت اللہ شریف کیساتھ تمام حرم شریف مع دالانونکے دہویا جاتا ہے۔ بیرون بیت اللہ شریف کے دہونیکے واسطے ترکون کی ایک پلٹن آتی ہے یہ طاف کی دیوار کے غسل کا پانی کوئی نہین لیتا۔

غسل بیت اللہ شریف کے لیے کوئی شرعی حکم نہین ہے بلکہ داخلی کے وقت لاکھون آدمی بیت اللہ شریف مین جاتا ہی صفائی کی غرض سے غسل دیدینا مناسب خیال کیا گیا ہے۔

سال بھر مین ایک مرتبہ بیت اللہ شریف پر احرام باندھا جاتا ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ بست و پنجم ذیقعدہ کو

غلاف کعبہ جو زمین تک لٹکا ہوا ہوتا ہے قد آدم اونچا کر دیا جاتا ہے
اور نیچے کھلے ہوئے حصہ پر سفید لٹھہ لپیٹ دیا جاتا ہے کہ حجاج کی
کثرت لمس سے غلاف پھٹنے نہیں اور خراب ہونے سے بھی بچے۔
یہ صرف حفاظت غلاف کیوجہ سے ہے کوئی شرعی بات نہیں۔
سال میں ایک بار غلاف کعبہ بدلا جاتا ہے یعنی ہر سال
استنبول سے غلاف شریف آتا ہے ایک اونٹ پر محمل کسا ہوا
اور محمل میں غلاف رکھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ شامی قافلہ کی حفاظت
میں آتا ہے۔ شامی قافلہ اول عرفات میں جاتا ہے بعد حج کے
بیت اللہ شریف کو واپس ہونے پر محمل شامی دالان میں
رکھدیا جاتا ہے اور غلاف بیت اللہ شریف پر چڑھا دیا جاتا ہے
اور غلاف پارینہ جو اوتارا گیا ہے اوسمین سے پردہ کارچوبی
دروازۂ بیت اللہ شریف اور کمر غلاف جسپر سلاطین روم کے
نام بنے ہوئے ہوتے ہیں شریف صاحب مکہ اور باقی آدھا غلاف

شیبی صاحب اور نصف باقی خواجہ سرایان خدام کعبہ کے حصہ مین آتا ہے

اس بیرونی غلاف کے علاوہ ایک اور اندرونی غلاف بھی بیت اللہ شریف پر ہوتا ہے۔ جو اسکے نیچے رہتا ہے۔ وہ صرف اوسوقت بدلا جاتا ہے جب کوئی نیا سلطان تخت نشین ہوتا ہے۔

عملہ حرم شریف مین تخمیناً ۲۶۰ آدمی ہین۔

حرم شریف کے ۲۴ دروازہ۔ اور ۱۲ گنبد۔ اور ۲ پے اکلس ہین اور اخراجات بیت اللہ شریف کیلیے تنخواہ عملہ حرم شریف کے علاوہ تئیس لاکھ روپیہ سالانہ سلطنت ٹرکی کے جانب سے مقرر ہے

قبر مہدی علی یمنی

یہ قبر منا کے راستہ مین ہے لوگ زیارت کرتے ہین۔

مسجد العشر

یہ مسجد بھی منا کے راستہ مین ہے اس مسجد مین انصار نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اور یہین آیت مبایعت

نازل ہوئی ہے۔

مسجد خیف

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر ڈیرہ رکھا تھا یہان ایک عالیشان مسجد بنی ہے۔ حجاج نماز فرض اسمین ادا کرتے ہین

مذبح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

یہ مقام خاص منا مین ہے۔

مسجد العقیم

یہ مسجد بھی منامین ہے حضرت اسمٰعیلؑ کے مذبح کے متصل۔

منا

یہ ایک نہایت وسیع اور پہاڑونمین گھرا ہوا میدان ہے یہ میدان اور اسکے گرد کے پہاڑ نہایت ہیبت ناک ہین اور اسمین موذی اور زہریلے جانور بہت پیدا ہوتے ہین منامین بچھو بہت بڑا ہوتا ہے۔ چھوٹا بچھو بڑے کیکڑے کے برابر ہوتا ہے۔ اور رنگت

ہین بھی قریب قریب کیکڑے کے - یہان کے لوگون سے سنا ہے کہ بچھو کے کاٹے سے آدمی مرجاتا ہے -

اور یہانکے جُہلا کا خیال ہے کہ ان پہاڑون مین اجنہ کا مسکن ہے

جمرات

منا مین ایک جگہ ہے جہان تھوڑے فاصلہ سے تین منارہ بنے ہین جنکو شیطان کہتے ہین - پہلے کو جمرۂ اولیٰ - دوسرے کو جمرۂ وسطےٰ - اور تیسرے کو جمرۂ عقبہ کہتے ہین - ایک خاص میدان ہے جہانسے کنکریان اوٹھا کر ایک ایک شیطان کو ایک ایک دن سات سات کنکریان مارنا حجاج پر واجب ہے کیونکہ منجملہ ارکان حج کے یہ بھی ایک رکن ہے یہ رکن تین روز مین ادا ہوتا ہے -

غار

منا کے پہاڑ مین ایک غار ہے بہت وسیع اوس کے مُنہ پر ٹول رکھی ہوئی ہے - اسمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت

کیا کرتے تھے اسیجگہ سورۂ مرسلات نازل ہوئی ہے۔ اسکے متعلق ایک مسجد بھی ہے۔

دوسری ایک اور مسجد ہے جہان سورۂ کوثر نازل ہوئی تھی۔

تیسری مسجد الکبش ہے۔ یہان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ہے۔

عرفات

عرفات ایک بہت بڑا پہاڑ ہے اسکے دامن مین ایک وسیع چٹیل میدان ہے حج اسی جگہ ہوتا ہے۔ اس میدان کو بہت سی بڑی چھوٹی پہاڑیان گھیرے ہوے ہین۔ اور اس میدان کے بیچ مین ایک اوسط درجہ کی پہاڑی ہے جسکو جبل رحمت کہتے ہین۔ اس پہاڑی پر چڑھکر خطیب خطبہ پڑھتا ہے۔ یون تو اوس پہاڑی پر بھی لوگ آتے جاتے رہتے ہین لیکن قیام حجاج کا اوس پہاڑ کے گرد اگرد میدان عرفات مین ہوتا ہے۔ اسی میدان مین ایک مقام ہے

جسکو عرنہ یا وادی شیطان کہتے ہین - اس جگہ ٹہیرنیکی ممانعت ہے
باقی سب عرفات کی اجازت ہے - جو لوگ صبح سے چھ بجے
شام تک عرفات مین حاضر رہین اونکو حاجات ضروری کیلیے جانا
اور بیٹھنا منع نہین - بعد انفراغ ضروریات وضو کرکے اوراد
و نماز مین مشغول ہو جاتے ہین -

نوین ذی الحجہ کو ہر مرد و عورت پر احرام باندہکر عرفات مین
حاضر ہونا فرض ہے - مستورات کی معمولی معذوری احرام باندہکر
عرفات مین حاضر ہونے سے اونکو نہین روک سکتی - کیونکہ اگر یہ شرط
فوت ہو جاے تو حج نہین ہو سکتا -

عرفات سے ایک چشمہ نکلا ہے - جس سے پانی کا ٹکہ جبل حمرت کے
ایک حوض مین ڈالا گیا ہے - عرفات مین حجاج کے مصارف مین
یہی پانی آتا ہے - سنا گیا ہے کہ یہ نہر کسی ٹرکی شہزادی کی بنائی
ہوئی ہے جسکا نام زعفران تھا -

عرفات مین دو مسجدین بھی ہین ایک مسجد نمیرہ اور دوسری موقف کے
داہنی طرف۔ یہان نوین تاریخ ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑہی جاتی ہے۔

مزدلفہ

ایک میدان ہے جسکو مزدلفہ کہتے ہین یہان ایک مسجد بھی ہے
جو مشعر الحرام کے نام سے نامزد ہے عرفات سے پلٹ کر نماز عشاء
اسس مقام پر ادا کرتے ہین اور تمام رات وہان قیام کرتے ہین
لیکن یہان ایک خاص میدان ہے جسکو وادی محشر کہتے ہین وہان
ٹہیرنا منع ہے باقی سب جگہ کی اجازت ہے۔
مزدلفہ مین کوہ فرح کے متصل ایک پہاڑی ہے۔ اس کے قریب
مسجد مشعر الحرام ہے۔ یہان امام مکہ سے آتے وقت قیام کرتا ہے۔
بعد نماز صبح منا مین جاتے ہین اور رجم شیاطین کیواسطے کنکریان
بھی یہین سے اوٹھا لیجاتے ہین۔ دسوین تاریخ ذیحجہ منا مین آکر
سات کنکریان جو مزدلفہ سے اوٹھا لائی جاتی ہین شیطان کو مارتے ہین

اور پھر احرام کھولتے ہین اور بعد قربانی اور حلق کے بیت اللہ شریف مین واپس آکر طواف الزیارت کرنے کے بعد سعی کرکے پھر منا مین آجاتے ہین۔ صبح کو گیارھوین تاریخ پھر شیطان کو کنکریان مارتے ہین اور منا مین رہتے ہین۔ بارھوین تاریخ پھر صبح کو شیطان کو کنکریان مارکر بیت اللہ شریف کو واپس آجاتے ہین۔

ارکان حج

اگرچہ ارکان حج کا ذکر بیان مقامات مین جگہ جگہ آگیا یعنی ہر مقام پر اوسکے متعلق شروط حج بیان ہوچکی ہین لیکن ناظرین سفرنامہ کو مفصل طور پر ان ارکان کی تعداد اور ترتیب عمدگی کیساتھ ذہن نشین نہین ہوسکتی جسکے لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ ارکان حج کی تعداد مع الترتیب بیان کرجائین۔

(۱) احرام باندھنا میقات سے۔ (۲) پھر مکہ مین آکر طواف قدوم کرنا۔ (۳) پھر سعی مابین الصفا و المروہ۔ (۴) آٹھوین تاریخ منا مین جانا۔ (۵) نوین کو عرفات مین

ٹھہرنا۔ پھر شام کو وہانسے لوٹکر شبکو مزدلفہ مین رہنا۔ دسوین کی صبحکو
منا مین واپس آکر شیطان کو کنکریان مارنا۔ قربانی کرنا۔ سر منڈانا یا
بال کتروانا۔ پھر جاکر خانہ کعبہ کا طواف کرنا جسکو طواف الزیارت کہتے ہین۔
پھر منا مین آکر دو یا تین روز رہکر رمی جمرات کرنا یعنی شیطان کو کنکریان مارنا۔
ان سب مین بعض رکن ہین اور بعض واجبات اور باقی سنن۔
انکی تشریح حسب ذیل ہے۔

احرام اور عرفات مین ٹھہرنا (دعا کیلیے) اور طواف زیارت بالاتفاق
رکن ہین۔ انکے فوت ہو جانے سے حج نہین ہوتا۔

سعی ما بین الصفا و المروہ۔ اور حلق و قصر۔ رمی جمار۔ مزدلفہ مین شب کو
دعا کیلیے قیام۔ ایام تشریق تک منا مین رہکر رمی جمرات کرنا اور ان ارکان کی
ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہے باقی چیزین سنت ہین یا
کفارہ۔ جنکی تشریح کتب دینیات اسلامی مین مندرج ہے

تمام شد

ﷲِ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۵

لا تشدوا الرحال الا الی ثلثۃ مساجد

دفتر دوم

روضۃ الریاحین

۱۳۲۱ھ

من

مسیر السلطان الی البلد الامین

و

مدینۃ النبی سید المرسلین

یعنی سفرنامہ سفر کشور حجاز ہز ہائنس عالیہ حضرت قوی شوکت الحاجیہ نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ

دام مجدہا رئیس والاور اعظم اعلیٰ طبقہ سلطنت ہند

فرماں روائے بھوپال وسط ہند

من حج ولم یزرنی فقد جفانی

در مطبع سلطانی ۱۳۲۷ باہتمام حافظ کرامت اللہ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر دوم واقعات و حالات سفر حجاز

فصل اول تہیہ و انتظام سفر

انتظامات متعلقہ سفر مین یہ مسئلہ بہت اہم تہا کہ میری واپسی تک انصرام کار ریاست کون کرے۔ ریاست کے انتظام اور کارروائیون مین جو باتین پیش آتی ہین اور جن مصالح و حکمت عملیون پر نظر رکھکر اون معاملات کا تصفیہ کیا جاتا ہے اونسے وہی لوگ واقف ہوتے ہین جنپر اونکا بار ہے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

کار ہر کس نیست بارِ عالمی بر داشتن	درد سر بسیار دارد بر سر افسر داشتن

ہر متنفس پر یہ اطمینان کرنہین تامل تہا کہ میری طرح رعایا کیساتھ ہمدردی اور ریاست کے معاملات مین دلسوزی کریگا بہت غور کے بعد (یہ خیال کرکے

کہ وہی لوگ اچھا کام کرسکتے ہین جنکو بلحاظ تعلق موروثیت ریاست کیساتھہ خاص دلچسپی ہو اور اوسکے نفع ونقصان کو اپنا نفع ونقصان جانین) اپنے دونون بیٹون پر (جو امور ریاست کے انجام دہی کے قابل تعلیم یافتہ ہین اور کار ریاست مین دلچسپی اونکا ورثہ ہے) اطمینان کیا صاحبزادۂ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر اپنے منجھلے فرزند کو ہمراہی سفر کیواسطے تجویز کیا اور اونکے بڑے بھائی نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کو انصرام کار ریاست کیواسطے بھوپال مین چھوڑا۔ اونکے اختیارات کی توضیح اور عملدرآمد کی رہنمائی کے لیے ایک دستور العمل مرتب کردیا جسکی نقل درج ذیل ہے۔

نقل دستور العمل

چونکہ بضرورت زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ تعالے شرفاً وتعظیماً سفر میمنت طراز ملک حجاز ہمکو درپیش ہے اور انشاء اللہ تعالی اوائل ماہ نومبر ۱۹۰۳ء مطابق شہر شعبان المعظم ۱۳۲۱ھ ہجری مین ہم بھوپال سے روانہ ہونگے۔ بنا برعلیہ

بعد روانگی تا مراجعت ہمارے مہام ریاست کے اجرا کے لیے ایک ضابطہ مقرر ہونا قرین مصلحت ہے اسلیے حسب ذیل دستور العمل قائم کیا جاتا ہے

دفعہ ۱۔ اس دستور العمل کا نفاذ ہماری تاریخ روانگی سے تاریخ واپسی تک رہیگا۔

دفعہ ۲۔ نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر اور صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر اگر ہمارے ہمراہ نہ گئے۔ اور خان بہادر منشی محمد ممتاز علیخان صاحب بہادر معین المہام ریاست اور نصیر المہام صاحب بہادر ریاست اس دستور العمل کے مطابق امور مرجوعہ و متعلقہ ریاست کو جو جس سے متعلق ہوگا انجام دینگے اور حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ میر بخشی افواج ریاست اور سیٹھ ہیمراج مہتمم خزانہ ریاست اور اہالی دفتر انشاء تعمیلات متعلقہ خود حسب منشاء دستور العمل ہذا انجام دیتے رہیں گے۔

دفعہ ۳۔ نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر حسب تصریح مندرجہ مد ۱ ذیل ریاست کا کام کرین گے۔

الف جملہ محکمجات ریاست سے جسطرح ابتک تحریرات اطلاعی و استصوابی وغیرہ
ہماری منظوری کے لیے دفتر انشاء مین آتی ہین بدستور آتی رہینگی اور اونپر
حسب معمول احکام سررشتہ اور احکام درمیانی و استصوابی مقدمات جہانتک
کہ مطابق عملدر آمد و منشاء قوانین مجاریہ کے ہون نواب محمد نصر اللہ خان صاحب
بہادر کے دستخط سے جاری ہوتے رہینگے۔
ب عزل و نصب و رخصت و عوض و تعطل و تبدل و ترقی و تنزل ملازمان
ریاست کے احکام جو ہماری روبکاری سے صادر ہوتے ہین وہ بحالت
ضرورت انتظام فوری کے نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کے حکم و
دستخط سے جاری ہوتے رہینگے۔ اور ہر ایسا حکم ہماری واپسی تک کے لیے
عارضی متصور ہوگا۔ اور جبتک کہ ہماری منظوری اوسکے بابت صادر نہو مستقل
نہ سمجھا جائیگا۔ بعد ہماری مراجعت کے تمام ایسے احکام کا ایک نقشہ مفصل محکمہ
بخشیگری روبکاری سے ہماری روبکاری مین پیش کیا جائے بعد غور و خوض کے
جو حکم ہم مناسب سمجھینگے صادر کرینگے۔ سالانہ اور پنشن اور وظائف مین کوئی تقرر

یا جدید اضافہ ہماری واپسی تک نہ کیا جائیگا۔

ن ج حسب قواعد مروجہ جو عرائض اپیل دفتر انشا میں پیش ہوں وہ نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کے حکم سے اگر بنا راضی حکم یا فیصلہ معین المہامی ہوں تو محکمہ نصیر المہامی میں۔ اور اگر بنا راضی حکم یا فیصلہ نصیر المہامی ہوں تو محکمہ معین المہامی میں واسطے کارروائی حسب قواعد مجریہ حال کے بھیجی جائینگی محکمجات مذکورے جبتک اونپر تجاویز لکھکر آئینگی انشاء اللہ العزیز اوسوقت تک ہم سفر حجاز سے واپس آجائینگے فیصلہ اور حکم اخیر اونکا ہم صادر کرینگے۔ جو اپیل جدید دائر ہو اوسکی اطلاع ذریعہ عرضی ہمکو بھیجی جاوے۔ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ مکہ معظمہ سے ہندوستان تک ڈاک پہنچنے میں ایک مہینہ کا عرصہ صرف ہوتا ہے

د جو مقدمات مالی و دیوانی و فوجداری بصیغہ اپیل یا نگرانی و مقدمہ گردن زدنی واسطے صدور حکم اخیر ہمارے سکے دفتر انشا میں پہنچیں (خواہ از قسم مقدمات متذکرہ مدرج دفعہ ہذا ہوں یا ہماری روانگی سے پہلے دائر یا مرتب ہو چکے ہوں) منجملہ اونکے

اگر کوئی مقدمہ ایسا ہو کہ ہماری واپسی تک بلا حکم اخیر اوسکا ملتوی رہنا باعث
ہرج فریقین یا کسی اور نقصان پر محتمل ہو یا قصاص کا مقدمہ ہو اوسکا حکم اخیر
نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر ارکان ذیل کے اتفاق رای سے
حسب تفصیل فقرات نمبر ۱ و ۲ و ۳۔ صادر کرینگے (۱) مقدمات مالی
مین نصیر المہام صاحب بہادر ریاست و منشی محمد اسرار حسن خان صاحب
نائب نصیر المہام (۲) مقدمات دیوانی و فوجداری مین خان بہادر منشی محمد
ممتاز علیخان صاحب بہادر معین المہام ریاست اور منشی سید محمد قدرت علی
صاحب نائب مال (۳) مقدمات قصاص مین خان بہادر منشی محمد ممتاز علیخان
صاحب بہادر معین المہام ریاست و نصیر المہام صاحب بہادر ریاست و
حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ میر بخشی افواج ریاست و مولوی
محمد عبد الحق صاحب قاضی ریاست و مولوی محمد یحیی صاحب مفتی ریاست شریک کیے جائینگے۔
تشریح ہر ایسا فیصلہ باستثنائے فیصلہ قصاص تابع اپیل ہیگا۔ اور اوسکی ناراضی سے
اپیل ہماری وبکاری مین تاریخ مراجعت ہماری سے تین مہینے تک دائر ہوسکیگا

اور جب قصاص کی تجویز حسب صوابدید اصحاب فقرۂ ۳ قرار پاچکے
تو قبل اسکے کہ حکم قصاص تجویز کیا جائے ذریعہ ٹیلیگرام کے ہمکو اطلاع
دیجاے۔ ہندوستان سے مکہ شریف تک تین روز مین تار کے اخبار
پہنچتے ہین۔ ہمارے پاس سے کم سے کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ
ایک عشرہ کے اندر جواب پہنچیگا۔ جب ہماری اجازت حاصل کر لیجاے
اوسوقت حکم قصاص و تاریخ قصاص تحریر و نافذ کیا جاے (۵) پولیس کے
متعلق اگر کوئی معاملہ اہم درپیش ہو تو نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کے
مشورہ سے اوسکے متعلق نصیر المہام صاحب بہادر ہدایت نافذ کرینگے۔
و جب کبھی تعاقب یا گرفتاری و سرکوبی مجرمان سرقہ و غارتگری وغیرہ کے لیے
فوجی جمعیت بھیجنے کی ضرورت پیش آئے تو نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر
حسب صوابدید و مشورہ میر بخشی صاحب بہادر نصرت جنگ و معین المہام
صاحب بہادر و نصیر المہام صاحب بہادر حکم مناسب دینگے۔
ز اخراجات غیر معمولی کے لیے جو متعلق رفاہ عام یا ضروریات رعایا و ریاست کو

نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کو مبلغ دو ہزار روپیہ ماہوار تک خزانہ ریاست سے دلا دینے کا اختیار ہے۔

ح۔ اگر کسی ملازم سرکاری کی نسبت ضرورت کسی تحقیقات کی لاحق ہو تو نصیر المہام صاحب بہادر مطابق قاعدہ ریاست کے درخواست حصول اجازت تحقیقات مقدمہ کی بھیجیں گے اوس پر نواب محمد نصر اللہ خانصاحب بہادر حکم اجازت تحقیقات صادر کرینگے لیکن کسی ملازم مشاہرہ دار زائد از بست و پنج روپیہ کی نسبت تجویز سزا ہمارے زمانہ غیبت مین بغیر ہماری خاص منظوری کے نہوگی بلکہ اگر ضرورت ہوگی تو ایسے ملازم ضمانت معتبر پر ہماری واپسی یا منظوری تک سزا سے محفوظ رہینگے۔

دفعہ ۴۔ جملہ اراکین و کارپردازان ریاست کو لازم ہے کہ اپنی اپنی متعلقہ تعمیلات احکام گورنمنٹ عالیہ حسب ذیل فوری عمل مین لاتے رہین۔

الف۔ تحریرات متعلقہ صیغہ مال ایجنٹی و وکالت سی معین المہام صاحب بہادر کے پاس جو آئینگی وہ اونکی تعمیل خود یا بواسطہ اپنے افسران ماتحت کے کرتے رہینگے۔

ب - اسیطرح صیغہ دیوانی و فوجداری و پولیس و معاملات انتظامی کی تحریرات محکمہ ایجنٹی و وکالت سے نصیر المہام صاحب بہادر کے پاس جو آئینگی اونکی تعمیل و ترسیل جواب کی کارروائی حسب مذکورہ مد الف دفعہ ہذا محکمہ نصیر المہام سے متعلق رہیگی۔

ج - اگر کسی حکم کی تعمیل مین کوئی دقت معلوم ہو یا کوئی ہرج یا نقصان سرکار متصور ہو تو قبل از تعمیل اوسکی اطلاع بمشورہ نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر و صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر گورنمنٹ عالیہ اور نیز ہمکو ذریعہ تار کرنا لازم ہے بعد اوسکے جیسا تصفیہ قرار پائے مطابق اوسکے عمل کیا جائے۔ کما بیش ایک ہفتہ یا عشرہ کی مدت مین جواب اوسکا ذریعہ تار پہنچ جائیگا۔

دفعہ ۵ - باستثناء مقدمات قصاص جنمین اکثر فوری کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے اور باستثناء مقدمات حسب منشاء مد (د) دفعہ ۳ جملہ مقدمات مالی و عدالتی حسب قاعدہ مرتب ہو کر دفتر انشاء مین بانتظار ہماری واپسی کے

محفوظ رکھے جائینگے - اور جن مالی کاغذات مثل جمع وخرچ محکمہ دفتر حضور وچٹھیات زائد تنکدستہ وغیرہ پر ہمارا صاد ہونا لازمی ہے وہ بھی بدستور محفوظ رکھے جائینگے - صرف اونکی نگرانی وتشخیص جن افسران سے متعلق ہے وہ بدستور کرتے رہینگے اور نیز کوئی ایسا جدید یا مہتم بالشان حکم جو کسی نتیجہ اہم کیطرف منجر ہو بغیر معلوم کرنے کسی ضرورت شدید یا مصلحت یا صواب دید کے جاری نہ کیا جائیگا -

دفعہ ۲ - انتظام تحصیل مالگذاری و بقایا و دیگر کارروائی متعلقہ معین المہام صاحب بہادر اور اونکے نائب صاحب اور ناظمان اضلاع و تحصیلداران پرگنات و مہتمم سائر کل اپنے اپنے حد اختیاری بدستور انجام دیتے رہینگے - اِلّا

الف - کوئی جدید جاگیر یا معافی کی کارروائی ہماری غیبت مین نہوگی البتہ جاگیرات و معافیات موجودہ کے متعلق بحالت فوتی وغیرہ جاگیردار یا معافیدار مثل مرتب کیجائیگی اور جسقدر مثلین اب زیر تکمیل ہین یا جسقدر اثنائے ترتیب اسناد کی دفتر حضور مین ہین ایسی تمام مثلین بعد تکمیل مراتب ضابطہ ہماری معاودت تک دفتر انشا مین بانتظار صدور حکم اخیر ہمارے رکھی رہینگی -

ب۔ تقسیم پٹہ جات کی ہمارے زمانہ سفر مین ضرورت نہوگی کیونکہ پنج سالہ
بندوبست ہم پورا کر چکے ہین اگر بوجہ فوتی یا فراری یا سقوط صفات مالگذاری وغیرہ کے
جدید انتظام کی ضرورت محسوس ہو اور مقدمہ واسطے منظوری اور صدور حکم
اخیر کے دفتر انشاء مین پہنچے تو ہماری مراجعت تک ملتوی رکھا جائے
کس واسطے کہ جو زمانہ ہمارے اس سفر مین گزرنے والا ہے وہ تردد آبادی کا
وقت نہوگا علاوہ اسکے تحصیلداران پرگنات حسب دستور نگرانی بخوبی رکھینگے۔
ج۔ صیغہ جنگل کا انتظام بہی ہم پورا کر چکے ہین اور اسکے متعلق معین المہام
صاحب بہادر بہی ہماری منظوری حاصل کر چکے ہین اسلیے اس صیغہ کے
انتظام مین بہی ہماری مراجعت کے قبل کسی جدید انتظام کی ضرورت پیش
آنیکی امید نہین ہے تاہم اگر کوئی جدید ضرورت ناشی ہو تو اوسکا فیصلہ
ہماری واپسی پر موقوف رکھا جائے۔
د۔ ٹھیکہ جات متفرقہ کی منظوریان متعلقہ سال روان و سال آیندہ جسقدر
کہ ضروری تہین ہم طے کر چکے ہین اور اونکی منظوری کا زمانہ جو آیندہ

آنیوالا ہے وہی ہوگا جو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری مراجعت کا ہے اونکا بھی انتظام انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آکر بذات خود کرینگے - باقی ٹھیکہ جات اختیاری افسران ماتحت تا حد اختیار خود ہا بدستور دیتے رہینگے -

دفعہ ۷ - پولیس کا انتظام ملازمانی وقائمی چوکیات وغیرہ بھی ہم پورا کر چکے ہیں - منتظم پولیس بدستور اپنی خدمات مفوضہ کو انجام دیتے رہینگے - اور نصیر المہام صاحب بہادر ریاست بدستور صیغۂ پولیس کی نگرانی کرتے رہینگے - اور وقتاً فوقتاً حسب اقتضاء ضرورت ہدایات اور احکام اختیاری خود جاری کرتے رہینگے - اگر کوئی معاملہ اہم پیش ہو تو نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کے مشورہ سے اوسکے متعلق نصیر المہام صاحب بہادر ہدایت نافذ کرینگے - منتظمی پولیس سے جو رپورٹین نصیر المہامی مین آئینگی اونپر نصیر المہامی سے جو احکام صادر ہوتے ہین وہ ہوتے رہینگے -

دفعہ ۸ - حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ میر بخشی افواج ریاست رسالۂ احتشامیہ و رجمنٹ اعانت شاہی و رسالجات و پیادہ جات احترامیہ

وسرخ وردی وانتظامیہ وغیرہ جملہ فوج کی نگرانی ونگہداشت حسب دستور رکھینگے اور جب کبھی تعاقب یا گرفتاری و سرکوبی مجرمان سرقہ وغارتگری وغیرہ کے لیے فوجی جمعیت بھیجنے کی ضرورت پیش آئے تو میر بخشی صاحب بہادر حسب مشورہ وصوابدید نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر وصاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر ومعین المہام صاحب بہادر ریاست ونصیر المہام صاحب بہادر کاربند ہونگے۔

دفعہ ۹۔ مہتمم خزانہ ریاست مصارف معمولی وتکدمہ کے مطابق حسب دستور خزانہ ریاست سے دیتے رہینگے اور اخراجات غیر معمولی کیلیے جو متعلق رفاہ عام یا ضروریات رعایا وریاست کے ہوں نواب محمد نصر اللہ خانصاحب بہادر کے حکم سے مبلغ دو ہزار روپیہ ماہوار تک اور معین المہام صاحب بہادر ونصیر المہام صاحب بہادر کے حکم سے مبلغ پان پان صد روپیہ ماہوار تک دینے کی مہتمم خزانہ ریاست کو اجازت ہے اس سے زیادہ روپیہ دینا خزانچی کو جائز نہیں ہے۔

دفعہ ۱۰- منشی احمد حسن خان میر منشی ریاست تمامی مراسلات ولفافہ وغیرہ محکمجات و ملازمان ریاست و دفتر انشا کے جو ہمارے پاس بھیجنے کیواسطے دفتر انشا مین پہنچین اونکو اپنی نگرانی مین بند کراکے ہفتہ مین ایک مرتبہ وکیل ریاست کے پاس بھیجا کرین اور وکیل ریاست تہیلی مذکور کو صاحب کلان بہادر کیخدمت مین پیش کیا کرین تاکہ صاحب موصوف ہمارے پاس روانہ کردیا کرین اور اس حساب سے یہ تہیلی روانہ کیجائے کہ صاحب کلان بہادر کو جہاز ڈاک مین وقت پر پہنچا دینے مین تاخیر و دشواری نہو-

دفعہ ۱۱- اگر صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر کسی امر اتفاقی کی وجہ سے ہمارے ہم سفر نہو سکے اور بھوپال مین مقیم رہے تو جملہ معاملات مشورہ طلب مین نواب محمد نصر اللہ خانصاحب بہادر کے ساتھہ صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف بھی برابر شریک مشورہ رہینگے اور صیغۂ دیوانی کے مقدمات و یادداشت ہائے اپیل جو بنا راضی حکم یا فیصلہ نصیر المہامی کے دفتر انشا مین پیش ہونگے اونکا تعلق حسب نشان ہائے جیم - و - دال-

دفعہ سوم بجاے نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کے صاحبزادہ صاحب
موصوف سے رہیگا۔ اور نیز احکام سررشتہ صیغہ دیوانی متعلقہ روبکاری
ہمارے اور احکام بحالی و برطرفی و تعطل و تنزل و ترقی و تبدل و رخصت
و عوض ملازمان علاقہ جملہ فوج کے اونکی منظوری و دستخط سے نافذ ہونگے۔
ایسے احکام بہی پابند شرائط متذکرہ دفعہ سوم فقرات آخر الذکر مد (ب)
مندرجہ دستور العمل ہذا رہینگے۔

دفعہ ۱۲۔ تمامی کارپردازان ریاست و مہتممان عدالتہاے دیوانی و فوجداری
و مال و پولیس بدستور اپنے اپنے اختیارات جو حسب قوانین مجریہ اون کو
حاصل ہین یا بعد تحریر اس دستور العمل کے اور قبل از نفاذ و روانگی ہماری کے
حاصل ہون انکو عمل مین لاتے رہینگے اور انفصال خصومات رعایا و برایا
اور انتظام ملک اور اہتمام امور مرجوعہ و لاحقہ مین بکمال مستعدی و خیرخواہی
و نیک نیتی سرگرم رہینگے۔

دفعہ ۱۳۔ آمد و رفت صاحبان والا شان و دیگر یوروپین مہمانان کی تحریرات

متعلق اطلاع یا اجازت بدستور دفتر انشا میں آئینگی اور او نپر نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر در بارۂ مہمانداری احکام ضابطہ بنام مہتمم کوٹھیات و مہتمم کارخانہ جات وغیرہ انتظام قیام و طعام و بندوبست سواری و باربرداری وغیرہ کے جاری کراتے رہینگے۔

دفعہ ۱۴ ہمارے سفر کے زمانہ مین کوئی ہندوستانی مہمان سرکار نہ کیا جائیگا۔ باستثناء اونکے جنکے لیے کوئی تحریر محکمہ ایجنٹی یا گورنمنٹ عالیہ کیطرف سے آوے۔

فقط المرقوم غرہ جمادی الاولی ۱۳۲۱ھ مطابق بست و ششم جولائی ۱۹۰۳ء

اس ریاست مین پہلی مثال ہے کہ اولاد رئیس کو رئیس کے سامنے نظم و نسق ریاست کے اختیارات ملے۔ ہر ہائینس نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین جب ۱۲۸۰ھ ہجری مین حج کرنے تشریف لے گئی تھین میری والدہ مرحومہ سرکار خلد مکان کو یہ اجازت دے گئی تھین کہ صرف ایسے احکام جنکی روسے کوئی کاغذ شامل مثل یا داخل دفتر کیا جائے صاد کیا کرین۔

۲۲ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ ہجری مطابق ۳ مارچ ۱۹۰۲ء کو مینے ہزایکسیلنسی وایسرائے

ہند کی حضور مین اپنے اس ارادہ کی اطلاع بھیجی جسکی نقل بجنسہ درج ہے

نقل خریطہ موسومہ ہز ایکسیلنسی ویسرائے بہادر کشور ہند مورخہ بست و دوم ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری مطابق سوم مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

واضح رائے عالی ہو کہ ہر ایک مسلمان ذی مقدور پر فرض ہی کہ بیت اللہ شریف جاکر اپنے ارکان مذہبی کو ادا کرے اسی طرح میرا بھی ارادہ بہت روز سے ہے لیکن بوجوہات چند در چند میرا جانا نہو سکا۔ بالفعل موت ناگہانی نواب احتشام الملک سلطان دولہ صاحب بہادر کی نے مجھکو نہایت غمزدہ و پریشان کر دیا۔ ایسے ہی صدمات پیہم سے میری طبیعت اچھی نہین رہتی اسی حالت مین مجھے یہ خیال ہوا کہ سفر مکہ معظمہ میرے لیے بہتر ہوگا۔ فرض مذہبی بھی میرا ادا ہوگا اور تبدیل آب و ہوا اور سفر دریا سے میری تندرستی کو بھی فائدہ ہوگا لہذا مخلصہ گورنمنٹ عالیہ سے مستدعی ہی کہ مجھکو سات آٹھ مہینہ کی رخصت براہ کرم و عنایت از ماہ اکتوبر عطا فرمائی جاوے و بشرط زندگی پھر حاضر ہوکر کار و بار ریاست و اطاعت گورنمنٹ عالیہ و

خدمت رعایا مین سرگرم و مصروف ہونگی جسکو خدا سے عزوجل و گورنمنٹ
عالیہ نے میرے سپرد کیا ہے اس سفر مین صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان
صاحب بہادر و صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر جو میرے دونون
چھوٹے لڑکے ہین میرے ہمراہ ہونگے جدہ تک میرے ساتھہ کسی صاحب
یوروپین کا ہونا ضروری ہے ۔ جیسے میری نانی نواب سکندر بیگم صاحبہ
مغفورہ کے ساتھہ ڈاکٹر طامس صاحب بہادر تشریف لے گئے تھے ۔
کاروبار ریاست جو بالفعل متعلق وزیر صاحب بہادر ریاست کے ہین وہ میری
عدم موجودی مین بہی مع ارکین ریاست کام کرتے رہینگے ۔ مین نے
اپنی روبکاری کے کام کی نسبت بالفعل کوئی فیصلہ نہین کیا ہے کیونکہ
میرے جانشین ابہی عرصہ سے اس عرصہ مین بہت سے امور ریاست اور
معاملات خانگی مین غور و فکر کرنیکا موقع ملیگا امید ہی کہ زمانہ موجودی اور غیر موجودگی
میری مین مجکو اپنے جانشین کی لیاقت دیکہنے کا موقع ملے گا ۔ کیونکہ مین
نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کو اپنے ہمراہ نہین لیجاؤنگی اور بوقت

قرب زمانہ روانگی اپنی کے جیسا مصلحت وقت ہوگا ویسا بندوبست اپنی روبکاری کے کام کا کرونگی۔ بعد میرے جانیکے انشاء اللہ تعالیٰ کسی کاروبار ریاست مین حرج نہین ہوگا۔ امید ہے کہ جلد جواب باصواب سے مشرف ہون۔

اسکے جواب مین بذریعہ تحریر مرقومہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء مجھے اطلاع ہوئی کہ "دربار تاج پوشی دہلی کے بعد تہیہ سفر حج کا مناسب ہوگا" جب دربار تاج پوشی منعقدہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کی شرکت سے فراغت ہوئی تو ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو پھر اسبارہ مین ذریعہ یادداشت موسومہ میجر ایل امپی صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال تحریک کیگئی۔

نقل یادداشت موسومہ میجر ایل امپی صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال وغیرہ مورخہ ہفتدہم ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۱ ھ

یادداشت آن مشفق ۴۴۴۸ رقمزدہ شانزدہم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء بجواب میری یادداشت مورخہ سوم مارچ سنہ صدر اس خلاصہ مضمون سے

موصول ہوئی کہ خریطۂ خط نامہ نامی جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل
ویسرائے کشور ہند باستجازت سفر بیت اللہ شریف وصول ہوکر خدمت مین
صاحب بہادر محتشم الیہم ارسال کیا گیا تہا۔ بجواب اوسکے گورنمنٹ ہند سے
ایماء ہوا ہے کہ بعد دربار تاج پوشی مقامی دہلی آن مشفقہ کو سفر مکۂ معظمہ کی
اجازت دیجائیگی۔ اور کوشش کیجائیگی کہ مقام جدہ تک میڈیکل افسر ہمراہ
رہے۔ چونکہ الحمد للہ تعالیٰ دربار تاج پوشی مقام دہلی ہمارے شہنشاہ اعظم
ملک معظم دام ملکہ و سلطنتہ کا بہزار خیر و خوبی اوائل جنوری ۱۹۰۳ء مین
حسن انجام ہوا۔ اور زمانہ روانگی زائرین حرمین شریفین کابہی بہت قریب
آگیا۔ انشاء اللہ تعالے میرا قصد روانگی نصف اول نومبر ۱۹۰۳ء مین
مصمم ہے اور غالباً پانچ ماہ کے عرصہ مین اس سفر مبارک سے فارغ
ہوجاؤنگی۔ لہذا بسلسلہ مراسلت سوم مارچ ۱۹۰۲ء منترصد جواب
باصواب ہوکر آن مشفق کی مہربانیون سے امید کیجاتی ہے کہ امور ذیل مین
میری کافی امداد سے دریغ نفرمایا جائیگا جو میری شکر گزاری کا باعث ہوگا۔

(۱) گو یادداشت مورخہ ۱۶؍جولائی سنہ صدر مین میرے اس سفر پر اظہار منظوری فرمایا گیا ہے لیکن اسطرح پر حوالہ قلم اتحاد رقم ہوا ہے کہ بعد دریا سفر مکہ معظمہ کی اجازت دیجائیگی" لہذا یہ اجازت مکتفی نہین ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آن مشفق باضابطہ تجدیداً منظوری حاصل کر کے جلد تر مجھے مطلع فرمائینگے ۔ تاکہ تہیہ سفر درست کیا جائے ۔

(۲) جیساکہ میری نانی نواب سکندر بیگم صاحبہ خلدنشین کی معیت مین حفاظت و بندوبست راہ وغیرہ کے واسطے ڈاکٹر طامس صاحب بہادر بھیجے گئے تھے اوسیطرح اس سفر مین میری ہمراہی کیواسطے میڈیکل افسر کا جدہ تک جانیکا جو یادداشت مین نوک ریز خامہ ہوا ہے مطابق اوسکے افسر موصوف کی تجویز و انتخاب ہوکر مخلصہ کو آگاہی فرمائی جائے تاکہ مقام ینبوع اور جدہ تک افسر موصوف میرے ہمراہ رہین ۔ کیونکہ ینبوع سے مین مدینہ منورہ جاؤنگی ۔ جب تک مین مدینہ منورہ مین رہونگی اوسوقت تک افسر موصوف کا قیام ینبوع مین رہیگا ۔ اور جب مین مدینہ منورہ سے آکر جدہ سے مکہ معظمہ مین جاکر

قیام کرونگی اوسوقت تک صاحب موصوف جدہ مین مقیم رہینگے۔ اور
مکہ شریف سے واپسی کے وقت جدہ سے میرے ساتھہ جانب
ہندوستان مراجعت کرینگے۔

(۳) وقت تشریف بری سرکار خلد نشین ڈاک کا ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ
انتظامی وضروری معاملات ریاست کے لفافہ جات موسومہ سرکار ممدوح
ریاست سے خدمت مین صاحب کلان بہادر کے بھیجے جاتے تھے۔
صاحب کلان بہادر اون لفافون کو اپنے اہتمام اور توسط سے بجنسہ
ذریعہ ڈاک سرکار خلد نشین کو پہنچا دیتے تھے اب میرے زمانہ سفر مین بھی
اوسیطرح مناسب انتظام فرمادیا جاوے کہ جو لفافہ جات میرے پاس
پہنچانیکی غرض سے محکمہ عالیہ ایجنٹی مین ریاست سے بھیجے جائین اونکو
مخاصہ کے پاس پہنچادیا جائے۔

(۴) جہاز کا انتظام اگر آن شفیق کی معرفت ہوگا تو ہر گونہ آسانی وآرام
عمدگی کی امید ہے۔ لہذا یہ تکلیف بھی براہ مہربانی آپ گوارا فرماسکین تو اس سے

کیا بہتر ہے کہ تجویز جہاز کی آپ اپنی وساطت سے فرماوین اور اگر
اسمین کچھہ دقت محسوس ہو تو مجھے مطلع فرما دیا جائے تا کہ مین بطور خود
کوئی فکر کرون اگرچہ میرے ہمراہیان خاص کی تعداد جنکا میرے ساتھہ
ایک جہاز مین سوار ہونا ضروری ہے تخمیناً ڈہائی سو سے زیادہ نہو گی -
مگر تمامی ہمراہی غالباً پانسو کے قریب ہو جائین گے کیونکہ اکثر عازمان
بیت اللہ شریف ایسے ہی ہونگے جو میری کفالت اور میرے
لشکر کے ہمراہ چلنے کی مجھسے اجازت حاصل کرینگے - لیکن یہ آخر الذکر
ہمراہی علحدہ جہاز مین جائینگے - انکے واسطے جہاز دلا دینے کا انتظام
کر دیا جائیگا -

(۵) قرنطینہ ہندوستان سے تو مجکو امید ہے کہ مین اور میرے ہمراہی
مستثنےٰ رکھے جائینگے اگر یہہ استثناء ناممکن ہو تو اسکی ضرور مستحق ہون کہ
بھوپال ہی مین شہر سے باہر مراسم قرنطینہ ادا کر لیے جائین اور
اسباب کو دہونی وغیرہ دیدیجائے ورنہ گونہ میری تکلیف کا باعث ہوگا -

(۶) مثل میری نانی نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین و نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ مرحومہ ذریعہ مراسلت قنصل جدہ وغیرہ بنام شریف صاحب مکہ والی ملک حجاز تحریک فرمائی جائیگی کہ

الف اس سفر حجاز کا مران سے ینبوع و ینبوع سے مدینہ منورہ و جدہ و مکہ معظمہ کی آمد و رفت مین بقدر ضرورت بدرقہ عساکر سلطانی میرے ساتھ اور اہتمام و حفاظت راہ وغیرہ ملحوظ رکھا جائے کہ کوئی امر خلاف امن و آسائش پیش نہ آئے ۔

ب اگر ممکنات سے ہو تو مین مع ہمراہیون کے کامران کے قرنطینہ سے بلحاظ حرج اوقات و خصوصیت اتحادی و وفاداری سلطنت برطانیہ مستثنی رکھی جاؤن ۔ باقی امور صدر الذکر طے ہونیکے بعد جب اپنی تاریخ روانگی سے مخاصہ آن مشفق کو اطلاع دیگی اوسوقت آپ دیگر انتظامات مثل تقدیم مراسم استقبال و سلامی اتواپ گارڈ آف آنر وغیرہ حسب دستور بمقام بمبئی وغیرہ فرما سکینگے بالفعل مجھے امور مذکورہ بالا کی

جواب باصواب کا انتظار ہے۔

اسکی منظوری کا حال زبانی پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر ممدوح کے مجھے معلوم ہوا اسکے ساتھہ ہی مینے انتظام سفر شروع کردیا۔ اور اوسکے متعلق احکام جاری ہونے لگے۔ انتظامات متعلقہ سفر مین اکثر ضروری اور اہم امور ایسے تھے جنکا انصرام محض برٹش گورنمنٹ کی توجہ سی ہوسکتا تہا فرداً فرداً اونکا ذکر موقع بہ موقع آئیگا۔ میرے اس مذہبی سفر مین جس خلوص اور دلسوزی وکشادہ دلی کیساتھہ برٹش گورنمنٹ نے امداد فرمائی ہے اوسکے لیے مجکو اور تمام ہند کے مسلمانون کو شکرگزار ہونا چاہیے کیونکہ مذہبی آزادی و آسائش جیسی آج برٹش رعایا کو حاصل ہے اور کہین نہین ہے ہر مذہب و ملت کا احترام جو سلطنت برطانیہ نے پیش نظر رکھا ہے زمانہ اوسکی نظیر کہین نہین دکھا سکتا۔ مجہپر گورنمنٹ کا شکریہ اس خاص توجہ کے لیے تہ دل سے لازم ہے۔ یہ صرف گورنمنٹ کی مہربانی کا نتیجہ تہا کہ اس سفر مین مجھے ہر طرح آسانی ہوئی اور آرام ملا۔

آنرایبل مسٹر بیلی صاحب بہادر ایجنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر
سنٹرل انڈیا کا بھی شکریہ ادا کرنا ضرور ہے جنکی اخلاص آمیز مہربانی نے
مجھے اس سفر کے متعلق بہت مدد دی اور اونھون نے نہایت مہربانی
و سرگرمی سے اس بابت تحریکین فرمائین نیز میجر ایل امپی صاحب بہادر
پولٹیکل ایجنٹ بھوپال (جنھون نے میری آسائش کے لیئے تکلیف گوارا
فرمائی) کچھ کم شکریہ کے مستحق نہین ہین اور بغیر اونکا شکریہ ادا کیے
اس فصل کے اختتام کو دل گوارا نہین کرتا۔ دولت عثمانیہ کا بھی
شکریہ ادا نہ کرنا داخل ناسپاسی ہوگا۔ جس نے میری امن و حفاظت مین
عمدہ کوشش فرمائی اور میری راحت و اعزاز و احترام کا حسب ایماء
گورنمنٹ عالیہ ہند غیر معمولی انتظام کیا خصوصاً جب مین ینبوع
مین پہنچی تو عساکر ٹرکش نے بحکم سلطانی میرا استقبال کیا سلطنت
ممدوحہ کے ہر مقام پر مین نے ترکی حکام کو اپنے اعزاز
و اکرام و مہمانداری مین سرگرم پایا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے

نہایت مہربانی سے میجر ارسی میکوارٹ صاحب بہادر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ سی۔ انڈین میڈیکل سروسٹ کو ساحل حجاز کی آمدورفت کے لیے میرا رفیق سفر مقرر کیا اور اونکی میم صاحبہ کے اصرار پر ہمارا ایما دریافت کرنے کے بعد اونکو بھی ساتھہ کر دیا۔ اس سفر مین میجر صاحب کے سبب سے بیحد راحت ہوئی اور میم صاحب کے سبب سے بہت دلچسپی رہی جو شکر گزاری کے ساتھہ مجھے یاد رہیگی۔ مینے اپنے ہمراہی سپاہیونکے مسلح جانیکے لیے برٹش گورنمنٹ کے ذریعہ سے باب عالی مین تحریک کی تھی لیکن ایسی اجازت نہ ملنے کا اسوقت جبکہ میرا سفر خدا کے فضل سے حفاظت و اطمینان کے ساتھہ طے ہو چکا ہے کچھہ افسوس نہین ہے بلکہ انتظام امن راہ کے لیے مجھے دولت عثمانیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

دوسری فصل روانگی

سمندر کے طوفانی موسم مین سفر دریا اندیشہ سے خالی نہین ہے اسلیے

مناسب معلوم ہوا کہ پہلے مدینہ منورہ کی زیارت سے فارغ ہو کر شرف حج
حاصل کرون اور وہین سے ہندوستان واپس آجاؤن اس خیال کے
موافق شوال مین مجھے مدینۂ منورہ پہنچ جانا ضرور تھا لیکن چونکہ
رمضان المبارک بجاے راستہ کے اوس پاک سرزمین مین گزارنا بدرجہا
افضل تھا۔ شعبان ہی مین روانگی بہتر معلوم ہوئی اور مدینۂ طیبہ کا آسان
اور سیدہا دریائی راستہ اختیار کیا یعنی بجاے بندر جدہ کے بندر ینبوع
(ینبع البحر) پر جہاز سے اوترکر مدینہ منورہ مین پہنچ جانا قرین صواب
سمجھا۔ بعض حالات کے اعتبار سے مجھے مشورہ دیا گیا اور اپنی جدۂ مکرمہ
نواب سکندر بیگم صاحبہ کے سفرنامہ و کاغذات متعلقہ سفر حجاز دیکھنے سے
خود بہی یہہ خیال پیدا ہوا کہ حجاز کے باوقار اور ذی وجاہت لوگون سے
خط و کتابت کر لینا دور اندیشی مین داخل ہے۔ اور مکان وغیرہ کا انتظام و
اہتمام ضروری تھا اسلیے اپنی روانگی سے پہلے مولوی ذوالفقار احمد نقوی
اور مولوی عنایت اللہ اور مولوی اعظم حسین اور محمد شکری افندی

ملازم ریاست کو شریف عون الرفیق پاشا امیر مکہ جنکی شناسائی ریاست کے ساتھ
ہر ہائنیس نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین اور نواب گوہر بیگم صاحبہ
قدسیہ مرحومہ کے سفر حجاز کے زمانہ سے تھی اور دولتلو احمد راتب
پاشا والی (گورنر) حجاز جو سرکار خلد مکان کے دور حکومت مین بھوپال
تشریف لائے تھے اور جبکہ وہ اس جلیل عہدہ پر مامور نہ تھے یہان اونکی
مہمانداری عمدہ ہونیکی وجہ سے اونسے ایک ارتباط رکھا گیا تھا اور
عثمان پاشا شیخ الحرم مدینہ منورہ اور سید حسن مظفر پاشا محافظ مدینۂ
طیبہ کے نام خریطہ اور تحائف و ہدایا دوشالے وغیرہ اور شریف صاحب
و والی صاحب مکہ معظمہ کے لیے ایک ایک ہزار روپیہ نقد بطور نذرانہ
اور شیخ الحرم صاحب و والی صاحب مدینۂ منورہ کے لیے بھی اسی قدر
نقد دیکر روانہ کیا کیونکہ اوسوقت تک یہ نہین معلوم تہا کہ ہماری گورنمنٹ
عالیہ کس حد تک ہمارے اعزاز و احترام و اہتمام سفر کی نسبت ٹرکش
گورنمنٹ کو لکہنے کی تکلیف گوارا فرمائیگی) لیکن شریف صاحب نے

زر نقد کو اسپنے نزدیک کم سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر بیگم صاحبہ عنایت فرمائین تو اسکو چندۂ حجاز ریلوے مین شامل کر دیا جائے۔ اونکی دیکھا دیکھی والی صاحب نے بھی انکار کیا اور یہی جواب دیا۔ جس دوراندیشی سے یہ غیر معمولی اخلاق آمیز خطوط لکھے گئے تھے زر نقد کو کم خیال کرنے سے وہ بیکار ہو گئے اور شریف صاحب کے دل پر اوسکا اثر برعکس پیدا ہوا جیسا کہ اونکے اس جواب اور آئندہ طرز عمل سے جو وقتاً فوقتاً ہوا ثابت ہے کہ بجائے دوستانہ خیالات کے اونکو سخت کشیدگی پیدا ہو گئی اور چھیڑ چھاڑ کرنیکی تحریک ہوئی۔ کیونکہ بعض خودغرضون نے خوشامدانہ برتاو کرکے اونکا مزاج بگاڑ دیا ہے اور سنا گیا ہے کہ اپنی منفعت کے لیے حجاج سے بہت سا روپیہ لیکر شریف صاحب کے یہان پیش کرتے ہین۔ اور اپنا حصہ بھی لیتے ہین۔ اس نتیجہ کو دیکھکر ہمارے مرسلہ لوگون نے مدینۂ منورہ مین شیخ الحرم صاحب اور محافظ صاحب کی خدمت مین کچھ نذرانہ پیش نہ کیا۔ اور وہان پہنچنے پر واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ طریقہ اختیار کرنا مناسب تھا۔

خریطۂ موسومۂ شریف صاحب امیر مکۂ معظمہ زاد اللہ تعالے شرفاً

مخلصہ کا عرصہ دراز سے عزم مصمم حضوری حرمین محترمین زادہما اللہ تعالے
زیادہ کرے اللہ بزرگ
شرفاً و تعظیماً کا ہے امسال شوق حاضری مین زیادت ہوئی انشاء اللہ القدیر
اون دونوں کا شرف اور تعظیم ۱۲
سال حال مین یہ قصد تھا کہ سعادت حضوری اعتاب شریفہ و تقبیل و
آستانہ ۱۲ بزرگ ۱۲ چومنا ۱۲
استلام اماکن متقدسہ سے مشرف ہوکر عزت اداے حج مبرور و طواف و
چومنا ۱۲ مقام ۱۲ مقبول ۱۲
استلام مقامات معظم سے مشرف ہوکر بعد فراغت حج مبرور عازم
چومنا ۱۲ مقبول ۱۲
زیارت سراپا خیر و سعادت حضور پرنور سرور عالم سید بنی آدم حضور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہوتی اور آنجناب کی تقبیل ایادی کرام کی
بزرگ ۱۲ چومنا ۱۲ بانتہا ۱۲
عزت حاصل کرتی لیکن میرے ساتھ مستورات و بچگان نہایت کثرت سے
ساتھ ہین اور ایک لڑکا میرا بہت کم سن اور پوتی میری شیرخوار ہے
اور یہ سب مسلسل دو ہفتہ کے قریب اونٹون کا سفر برداشت کرنیکے قابل
نہین ہین۔ ان وجوہات سے یہ امر قرار دیا ہے کہ انشاء اللہ تعالے

اب مخلصہ قبل موسم حج مبرور یہانسے روانہ ہوکر براہ ینبوع بقطع پنج منازل
بسواری شتر اول حاضر آستانۂ پاک حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو
وہانسے آکر انشاء اللہ المستعان آنجناب کی تقبیل ایادی کرام کی عزت
اور استلام رکن ومقام کی سعادت حاصل کریگی۔ آپ امیر کل
ملک حجاز کے ہین اور مخلصہ کو علاوہ خصوصیات اخوت اسلامی کے
اختصاص خاص اخلاص ونیاز کا بھی خدمت باعظمت مین حاصل ہے۔
مخلصہ کی جدات عالی درجات جناب نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مغفورہ اور
جناب نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین جب حاضر حرم محترم ہوئین اوسوقت
آپکے اخ معظم مبرور ومغفور شریف صاحب سابق کی جانب سے اسقدر
اظہار مکارم ومراحم وادائے حقوق تکریم وانتظام استقبال واہتمام
جملہ ضروریات سفر وحضر کا فرمایا گیا جسپر زیادت متصور نہین۔
اب مخلصہ بحولہ تعالیٰ ذات سراپا خیر وبرکات سے اوس سے زیادہ
بذل واکرام واہتمام وانتظام جملہ ضروریات بر وبحر کی متمنی ہے۔

کل ملک حجاز شریف آپکے زیر حکومت ہے اور مخلصہ بالکل وس ملک سے اجنبیہ۔ وقافلہ ہمراہی مخلصہ سب اضیاف حضرت حق سبحانہ تعالیٰ جلشانہٗ اور اضیاف[مہمان ۱۲] آستانۂ پاک حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین۔ اسواسطے معتمدان[معتبر لوگ ۱۲] مخصوصین ومعززین ملک مصرجنہ ذیل جو سب علما وفضلا ومشائخ وصاحبان ورع وتقوے ہین بطور وفود[سفیر ۱۲] خاصہ بغرض تقبیل[ہاتھ چومنا ۱۲] ایادی کرام خدام عالی مقام بہیجے[بھیجی ۱۲] جاتے ہین نظر عنایت ومکرمت انکے حال پر مبذول اور انکی زبانی معروضات مخلصہ کی سماعت ہوکر تحریرات[صرف کی ہوئی ۱۲] بنام پاشا شیخ الحرم اور پاشا والی ومحافظ بلدہ طیبہ طاہرہ مدینۂ منورہ زادہا اللہ شرفاً در باب عطاے مائتہ انفار[ایک سو نفر ۱۲] عسکر سلطانی بعد اخذ مواجب[بعد لینے تنخواہ کے ۱۲] ومصارف ضروری بمقام ینبوع۔ اور احکام بنام سرداران وشیوخ قوافل بدو وساکنان اثنار راہ و شیوخ جمالین[اونٹ والے ۱۲] ومقومین[منتظم ۱۲] وغیرہ متضمن امن طریق وحفاظت ضروری نافذ فرمائے جائین تاکہ بفضلہ تعالےٰ باامن تمام داخل اکناف حرم محترم

مدینۂ طیبہ ہو کر بعد حصول شرف زیارت حاضر حرم محترم کعبہ معظم
زادہما اللہ شرفاً وتکریماً گی ہو۔

ترجمہ خریطہ موسومہ مولانا احمد راتب پاشا صاحب والی ملک حجاز شریف

یہ خریطہ ہم مضمون خریطہ موسومہ شریف صاحب کا تھا صرف اظہار خصوصیت کے
مقام پر عبارت ذیل لکھی گئی تھی۔
مخاصمہ کا قصد و شوق حاضری حرمین محترمین زادہما اللہ تعالےٰ شرفاً تو
مدت دراز سے دل میں جاگزین تھا لیکن اسوقت حاضری پر مستعدی و
جرأت زیادہ اسوجہ سے ہوئی ہے کہ آنجناب کا والی کُل ملک حجاز
شریف ہونا معلوم ہوا۔ آنجناب کا ایک مرتبہ اس ملک کو اپنے قدوم
میمنت لزوم سے بزمانہ حکومت و ریاست حضرت والدہ ماجدہ
نواب شاہجہان بیگم صاحبہ خلد مکان ممتاز فرمانا اور ظل تکریمت کا
اس ریاست پر اوسوقت سے برابر مبذول رکھا جانا یہ ایسی مخاصمہ کی

خوش قسمتی بحالت سفر ملک حجاز شریف کے ہے جسکی حد بیان نہین ہو سکتی۔ اگر کسی دوسرے والی ملک حجاز کا زمانہ ہوتا تو مجھکو اسقدر قوت و شوق کے ساتھ اپنے انتظام و معاملات مین تکلیف دینے کا ہرگز موقع نہو سکتا جیسا اسوقت خدمت آنجناب مین حاصل ہے۔ بناءً علیہ معتمدان (معتبر لوگ) مخصوصین (خاص ۱۲) و معززین ریاست جنکے اسما ذیل مین درج ہین اور جو سب علما و فضلا و اتقیا قابل قدر و منزلت ہین بطور وفد (سفیر ۱۲) خاص باختصاص خدمت عالی درجت مین بھیجے جاتے ہین۔

ترجمہ خریطہ موسومہ عثمان پاشا شیخ الحرم مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً

مخلصہ کا قصد حضوری آستانہ ملک آشیانہ حضور پرنور سردار کون و مکان شفیع مذنبان وسیلہ دین و ایمان حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مدت دراز سے قلب مین مصمم (مضبوط ۱۲) ہے امسال انشاء اللہ الحضرتہ (آستانہ) حاضر اعتاب (آسمان) فلک قباب (گنبد ۱۲) ہوکر شرف اداے سلام حضور پرنور سید الانام

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام و عزت تقبیل ایادی کرام قبل حج مبرور
چوستا۱۲ ہاتھ۱۲ بزرگ۱۲
بماہ مبارک صیام مع قافلہ ضروری و خدم لابدی حاصل کرنیکا قصد
روزہ۱۲ خادم۱۲
مصمم ہے آنجناب کی توجہات خاصہ بحال زائرین آستانہ عالی جاہ
حضور رسالت پناہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم و آوازہ عدل وداد
اور اہتمام امن و عافیت و قلع مادہ جور و فساد کو جو مخاصہ ذی تحقیق سنا
اسوجہ سے آنجناب کے عہد حکومت مین حاضری پر زیادہ جرأت و
ہمت ہوئی اور مصمم عزیمت اسطور پر قرار پائی کہ پہلے حاضر آستانہ شریف ہو کر
بعد حصول سعادت صلوٰۃ و سلام حضور سید عالم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام زیر ظل حمایت و امن و عافیت خدام کرام چند روز عزت حضوری
سایہ۱۲
بلدۂ طیبہ طاہرہ حاصل کرکے آنجناب ہی کی ظل حمایت و حفاظت
شہر پاک و صاف۱۲
کیساتھ عازم بیت اللہ الحرام زاد اللہ تعالے شرفاً ہو۔ چونکہ مسلم ہے کہ
المسافر غریب ولو کان ذا سلطان اور یہ بھی محقق ہے
مسافر غریب ہے اگرچہ بادشاہ ہو۱۲
لکل داخل دہشۃ ملک اجنبی مین بغیر بدرقہ حفاظت اوس ملک کے
ہر آنیوالیکو دہشت ہوتی ہے۱۲ ہمراہی۱۲

گزر کرنا خلاف مصلحت و منافی حزم و احتیاط ہی اسواسطے معتمدان
مخالف احتیاط ۱۲
مخصوصین جنکے اسماء ذیل مین درج ہین۔ مولوی ذوالفقار احمد نقوی آ
نام ۱۲
مولوی عنایت اللہ۔ مولوی اعظم حسین شکری افندی بطور وفود خاص
سفیر ۱۲
خدمت عالیہ رجت مین بھیجے جاتے ہین شرف حضوری انکو بخشا جاوے
اور اونکی زبانی معروضات مخلصہ کی سماعت ہو کر جملہ انتظامات امن طریق کا
ینبوع سے بلدۂ طیبہ وطاہرہ زادہا اللہ تعالے شرفاً تک ایاباً وذہاباً اہتمام
آنے اور جانے ۱۲
فرمایا جاوے اور سو نفر عسکر سلطانی بمقام ینبوع بغرض ہمراہی قافلہ مخلصہ
بھیجا جانا منظور فرماکر وقت طلب معتمدان حاضرین حکم اونکی روانگی کابعد
معتبر لوگ ۱۲
اخذ مصارف ضروری عسکر مطلوبہ صادر فرمایا جاوے انشاء اللہ القدیر
لینا ۱۲
مخلصہ عنقریب حاضر خدمت بابرکت ہو کر شرف تقبیل ایادی کرام
عزت بزرگ ہاتھونکو چومنے کی ۱۲
حاصل کریگی مخلصہ کو امید واثق حضرت تعالے شانہ سے بطفیل حضور
مضبوط ۱۲
پرنور سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے سے اظہار عجز و نیاز وادائے
خدمات و آداب مخلصہ سے آنجناب خوشنود و راضی ہونگے باقی مطالب

محول تترجمانی معتمدین معززین کئے گئے ہین۔

اسی مضمون کا خریطہ بنام پاشا والی ومحافظ مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالے شرفاً کے بہی لکہا گیا۔

اگرچہ ان لوگون کی روانگی تک بر جیس جہان بیگم صاحبہ سلمہا اللہ کو ساتہہ لیجانیکا مصمم قصد تہا لیکن روانگی کے قریب قریب اونکی کم عمری کے خیال سے یہ رای ہوئی کہ اتنے بڑے سفر کو برداشت کرنا انکی قوت کے لحاظ سے ناممکن ہے اسلیے اونکو بہوپال ہی مین چہوڑجانا مناسب ہے اون کے والدین کے واسطے یہ مفارقت بہت سخت تہی مگر میری اطاعت اور ادائے حقوق مادری کے مقابلہ مین اونہون نے بہت ثابت قدمی سے اسکو گوارا کیا اور اونکو باغ نشاط افزا مین مع اونکے اسٹاف کی تا معاودت زیر نگرانی وحفاظت منشی اسرار حسن خان صاحب نائب نصیر المہام کے جنہون نے نہایت قابلیت اور دلسوزی سے اونکا رکہہ رکہاو کیا چہوڑکر خود میرے ساتہہ ہولیے۔ بہوپال کے اور بہی چند بزرگونکو زادراہ دیکر

اختیار دیا تھا کہ جب چاہین روانہ ہون۔ اور پچاس مسکینونکو علیحدہ منشی
عبدالقیوم مہتمم دفتر کل میر قافلہ کیساتھہ جانیکے لئی زادراہ دیدیا۔ اور
چند قافلہ یکے بعد دیگرے اپنی روانگی کے بعد روانہ ہونا تجویز کئی تاکہ وہان
پہنچنے کے بعد وقتاً فوقتاً اونکے ذریعہ سے یہان کے حالات دریافت ہوتی
رہین۔ میرے ساتھہ کے قافلہ مین تین سو سے زیادہ مرد اور عورت تھے
انکی رہنمائی کیواسطے ایک ہدایت نامہ مرتب کیا جسکی نقل درج ذیل ہے۔

منتخب قواعد

قرین مصلحت ہی کہ جو اخوان و ارکان و خدم و حشم ہمارے ہم سفر ہونگے
اونکے لئے تقسیم فرائض منصبی و اداے خدمات ضروری وغیرہ کا
ایک مختصر ضابطہ مقرر کیا جائے تا ہر ہمراہی کو اپنی اپنی پابندیونپر آگاہی ہوجائے
اور خدمات سرکاری بسہولت و آسانی انجام پذیر ہون۔ اور کسی قسم کی
ابتری و بدنظمی نہونے پائے لہذا حسب ذیل قواعد نافذ کیے جاتے ہین۔

دفعہ ۱۔ اس تمام سفر حجاز مین ہر ملازم کا عہدہ وہ سمجھا جائیگا جو نقشہ نمبر

(۱) مین درج ہے اور وہ اون تمام خدمات کی انجام دہی کا ذمہ دار رہیگا جو اوس عہدہ کے متعلق ہین اور نیز وہ خدمات جنکی تفصیل نقشہ نمبر ۱ مین کی گئی ہے۔

دفعہ ۲۔ باوصف مضمون دفعہ مذکور کے ہر ملازم ہمراہی کو اپنے تئین پابند انجام دہی اون تمامی خدمات کا سمجھنا چاہیے جو حسب ضرورت وقت اتفاق اوسکے سامنے پیش آئین یا اونکی انجام دہی کا اوسکو حکم دیا جائے یا جنکی نسبت وہ خیال کرنیکی وجہ رکھتا ہو کہ اگر وہ اونکو انجام نہ دیگا تو ہرج ونقصان کا باعث ہوگا۔ خواہ نوعیت اون خدمات کی کوئی مناسبت اوس ملازم کے عہدہ سے رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو۔

دفعہ ۳۔ کمیٹی منتظم مصرحہ نقشہ نمبر ۲ کو لازم ہے کہ ہر ہمراہی کی ضرورتونکا تا حد امکان وجواز پورا لحاظ رکھے اور اونکو ہرگونہ مدد ضروری دینے مین تغافل نکرے اور ہمراہیان قافلہ کو جو بات دریافت کرنا ہو یا امداد مطلوب ہو وہ کمیٹی مذکور سے پوچھتے اور طلب کرتے رہین۔

دفعہ ۴ - کمیٹی منتظم یا اہلکاران یا عوام ہمراہیان کو جو دقتین محسوس ہون
یا جو ضرورتین پیش آئین اونکی نسبت صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب
بہادر سے وقتاً فوقتاً عرض معروض کرتے رہین - جس بات کا انتظام
وہ خود بلا استصواب یا استجازت ہمارے کرنا مناسب سمجھینگے کر دینگے
اور جسمین ہمارے حکم کی ضرورت معلوم کرینگے اوسکی اطلاع خود ہمکو کر کر
حکم حاصل کرینگے یا شخص مذکور کو ہدایت کرینگے کہ بطور خود ہمسے عرض کرے -
دفعہ ۵ - بعض اشخاص کو باورچیخانہ سرکاری سے پکا ہوا کھانا ملیگا باقی
جنکو بھتہ نقد دیا جائیگا اونکو اپنی کھانے کا خود انتظام کرنا چاہیے - اور جہاز
ماکولات ضروری اپنے ساتھہ اسقدر رکھہ لینا چاہیے جو سفر حجاز کیلیے
مکتفی ہون اور اپنے کل سامان کی ایک ایک مکمل فہرست ہر اہل
قافلہ کو اپنے پاس اوپر رکھنا چاہیے تاکہ وقت دریافت وہ بتا سکے کہ
اوسکے صندوق وغیرہ کے اندر کیا کیا سامان بند اور مقفل ہے -
دفعہ ۶ - جہان کہین ضرورت ہوگی وہ حسب الحکم سرکار عالیہ یا اگر اونکا حکم

حاصل کرنا اوسوقت دشوار ہو تو حسب اجازت صاحبزادہ صاحب بہادر صرف کیا جائیگا اور اگر اجازت صاحبزادہ صاحب موصوف کی بہی ملنا وقت ضرورت ممکن نہو تو بصورت ضرورت قوی کے مبلغ پانصدروپیہ کی تعداد تک کمیٹی منتظم کے اون ممبرون کے اتفاق رای سے خرچ کیا جا سکیگا۔ جو منصرم دادوستد زر نقد مقرر ہوے ہین جسکی مجرائی بصدور حکم تحریری سرکار عالیہ ہوگی۔

دفعہ ۷۔ جملہ مہتمان سرکاری و نیز عوام ہمراہیان سواری کو لازم ہے کہ اپنا گران بار اسباب سفر باستثنا سے اسباب ضروری جو ریل مین اونکے ساتہہ رہنا ناگزیر ہو اور جو اوس مقدار سی زائد نہو جسکو ایک آدمی بآسانی ہاتہہ مین لٹکا سکے مع اپنے نشان شناخت کے مضبوط و محفوظ طور پر مقفل و سربستہ کر کے کمیٹی منتظم باربرداری مصرحہ نقشہ نمبر ۲ جس تاریخ اور جسطور پر ہدایت کرے پہنچا دے تا کہ وہ ریل مین بار ہو کر پہلے سی بمبئی روانہ کردیا جائی اور وہان ہمارے پہنچنے سی پہلے جہاز مین رکہوا دیا جائے۔

دفعہ ۸ - جملہ اہل قافلہ کو لازم ہے کہ مقام قرنطینہ مین جس تاریخ کو
جسوقت جس مقام اور جسطور پر کمیٹی منتظم قرنطینہ مصرحۂ نقشہ نمبر ۲
رہبری کرے شہر سے اپنی نقل سکونت کرکے جانب بمبئی روانہ ہوئی تک
واپس داخل شہر نہون - اور قرنطینہ کو منشاء قواعد قرنطینہ کے مطابق
ادا کرین اور حسب ہدایت کمیٹی مذکور ریل پر سوار ہو جائین اور ممالک غیر
مین جہان قرنطینہ ہو اوسکے قواعد کی بہی پوری پوری تعمیل کرین -
دفعہ ۹ - اثناء سفر مین قواعد و قوانین ممالک غیر کی پوری پابندی کیجائے
اور ممالک مذکور کی کسی شخص کے ساتھہ خلاف احتیاط و تہذیب کوئی برتاو
نہ کیا جائے بلکہ ہر معاملہ مین اپنی جانب سے حلم و متانت و نرمی و فروتنی
عمل مین آتی رہے اگر کسی کی طرف سی کوئی سختی بہی دیکہی جائے تب بہی
ہمیشہ اس سفر مبارک کی غرض پاک کو ہر قدم پر ملحوظ رکہکر برداشت کیجائے -
دفعہ ۱۰ - نہایت احتیاط رکہی جائے کہ باہمی طور پر لشکر مین یا کسی اجنبی سے
کوئی امر قولاً یا فعلاً ایسا ہونے پائے جو امکاناً فساد یا بدمزگی کیطرف

منجر ہوسکتا ہو۔ بلکہ عامتہً ایسا خلق و محبت کا طریقہ مرعی رکھا جائے
کہ ایک کو دوسرے کی نسبت شکایت کا موقع نہ ملے۔
دفعہ ۱۱۔ کوئی ہمراہی ریل گاڑی و کشتی و جہاز و شتر و استر و خر یا کسی
اور سواری پر سوا اوسکے جو اوسکے واسطے مخصوص و مقرر کیگئی ہو
یا جسکی نسبت کمیٹی منتظم سواری اجازت دے ہرگز سوار نہو۔
دفعہ ۱۲۔ جس مقام مین سرکار عالیہ کا قیام ہو کوئی شخص مجاز اسکا نہوگا
کہ بلا اجازت حدود لشکر سے باہر جائے یا اپنی نوکری پر حاضر و مستعد نہ رہے
ادائے فرائض مذہبی و مناسک حج وغیرہ کی نسبت ہر مرتبہ اجازت
خاص حاصل کرنیکی ضرورت نہین بلکہ اوسکے واسطے ایک عام اجازت
ہوگی۔ سوائے چوکی پہرہ والونکی جسکا انتظام مناسب وقت کردیا جائیگا۔
دفعہ ۱۳۔ قطعی ممانعت ہے کہ کوئی شخص ایک پیسہ کا سودا کسی جگہہ
قرض نہ خریدے۔
دفعہ ۱۴۔ کوئی لشکری حکام ممالک غیر سے بلا حکم یا بلا اجازت یا بلا ضرورت

کارسرکار ملاقات کرنیکی کوشش نہ کرے۔

دفعہ ۱۵۔ جسقدر چیزین حسب قوانین برٹش انڈیا یا سلطنت عثمانیہ یا قواعد بحری لاتا یا لیجانا یا پاس رکھنا ممنوع ہین اونکے لانی اور لیجانیسے قطعی احتراز لازم ہے مرتکب کو سزاے سخت دیجاوے گی۔

دفعہ ۱۶۔ جو شخص خلاف ورزی احکام ہذا یا عدول حکمی یا کسی دوسری قسم کی بدعنوانی یا بد چلنی کا مرتکب ہوگا وہ علاوہ دیگر سزاے مناسب جرم مرتکبہ کے مستوجب اس بات کا قرار دیا جاسکیگا کہ قافلہ سے نکالدیا جائے یا بھوپال کی واپسی پر برطرف و ممنوع روزگار کردیا جائے یا دونون سزاؤنکا یا اور کسی سزاے سخت مناسب حال و وقت کا۔

دفعہ ۱۷۔ کوئی شخص مجاز اس بات کا نہوگا کہ کسی جاندار کو بلا اجازت خاص سرکار عالیہ اپنے ساتھ سفر مین رکھے۔

دفعہ ۱۸۔ جسقدر اشخاص جس ترتیب سے روانہ حجاز ہونگے تفصیل نقشہ نمبر ۵ سے ظاہر ہوگی۔

دفعہ ۱۹- ہمراہیان مندرجۂ فہرست نمبر ۵- ۱۸ اکتوبر کو بھوپال سے روانۂ دیپ ہوکر مراسم قرنطینہ ادا کرینگے اور جب تک ہمارا اسپشل پہونچے اوسوقت تک دیپ مین مقیم رہین گے۔

دفعہ ۲۰- ہم اور ہمارے خاص خاص ہمراہی مندرجۂ فہرست نمبر ۶ کو ۱۹ اکتوبر کو واسطے ادائے مراسم قرنطینہ بھوپال سے باغ نشاط افزا روانہ ہوکر ۲۸ اکتوبر تک باغ مین زیر قرنطینہ رہینگے اور بالا بالا تاریخ مذکور کی شام کو اسٹیشن پہنچکر اسٹیشن سے اسپشل ٹرین مین سوار ہوکر انشا اللہ تعالے روانہ بمبئی ہونگے۔

دفعہ ۲۱- جس جس ہمراہی کا قرنطینہ بمقام دیپ قرار پایا ہی اونکو ہدایات ذیل کی پابندی لازم ہے۔

الف- کیمپ بمقام دیپ زیر حکومت میجر مرزا کریم بیگ بہادر رہیگا۔

ب- اہالیان کیمپ کو مقام کیمپ پر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۲۱ھ ہجری کی شام تک آجانا چاہیے۔

ج - پہلا اجتماع اہالیان کیمپ ۱۹ اکتوبر سنہ حال کی صبح کو بوقت ساتھ بجے صبح کے ہوگا اور جو شخص اس جماعت کے ساتھہ حاضر نہوگا اوسکو سرکار عالیہ کے ہمراہ جانے کی اجازت نہین دیجائیگی -

د - حاکم کیمپ اہالیان کیمپ کو دنمین تین بار دیکھا کرینگے اور حسب اوقات ذیل جمع کرینگے ۷ بجے صبح ۱۲ بجے دوپہر ۷ بجے شام - اگر کوئی شخص کسی اجتماع سے غیر حاضر رہیگا تو اوسکا نام فہرست ہمراہیان سی خارج کردیا جاویگا -

ہ - میڈیکل افیسر ہر روز بوقت ۴ بجے سہ پہر کو تمام اہالیان کیمپ کا معائنہ کرینگے اوسوقت اون سبکو معائنہ کی واسطے جمع ہوکر تیار رہنا چاہیے کمپونڈر اوسوقت رپورٹ صحت اہالیان کیمپ میڈیکل افیسر کو کریگا -

و - اہالیان کیمپ کو بروقت شمول کیمپ کے اپنا کل سامان جو سفر میں لیجانا ہے لیجاوین لانا چاہیے جو سامان کہ مدت معینہ تک کیمپ مین نہین رہاہی اوسکو اسپشل ٹرین مین لیجانیکی اجازت نہین دیجاویگی -

دفعہ ۲۲ جسقدر ہمراہیون کا قرنطینہ ہماری ساتھہ باغ حیات افزا

ونشاط افزا مین ہوگا اونکو ہدایات ذیل پر پابند رہنا ضروری ہے۔

الف۔ کل اہالیان کیمپ بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء سہ پہر تک موقع پر جمع ہوجائین۔

ب۔ اہالیان کیمپ دن مین کئی مرتبہ جمع کیے جائینگے اور جو شخص کسی وقت غیر حاضر پایا جائیگا اوسکو سفر حجاز مین ہمراہ جانیکی اجازت نہین دیجاویگی۔

ج۔ کیمپ مین قرنطینہ بہت سختی سے عمل مین لایا جائیگا۔ کوئی شخص باستثناء نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر و معین المہام صاحب بہادر و نصیر المہام صاحب بہادر و منشی قدرت علی صاحب و بخشی محمد حسن و منشی احمد حسن خان میر منشی ریاست یا میڈیکل افسران جنمین مس میکلین شامل ہین حدود کیمپ مین بلا اجازت میڈیکل افسر داخل نہو سکینگے جن شخصونکو کیمپ مین داخل ہونیکی اجازت دیجائیگی اونکو اہالیان نہین چھوئینگے۔

د۔ ایک قطار سپاہیون کی کیمپ کے چوگرد کھڑی کیجائیگی اور اونکا

کمانڈنگ افسر میڈیکل افسر کے آنے پر رپورٹ کریگا کہ قطار سپاہیان بجنسہ موجود ہے۔

۵ ـــ میجر میکوارٹ اور مس میکلیزن روزانہ کیمپ کے زنانہ و مردانہ حصوں کا معائنہ کرینگے۔ یعنی میجر میکوارٹ مردانہ حصہ کا اور مس میکلیزن زنانہ حصہ کا۔

نقشہ نمبر (۱) متعلقہ دفعہ اول شرح خدمات مفوضہ سفر حجاز

نمبر	نام عہدہ	نام جو سفر حجاز مین اس خدمت کو انجام دیگا
۱	میر قافلہ	منشی محمد عنایت حسین خانصاحب خان بہادر منصرم نصیر المہامی
۲	محتشم اردلی خاص	میان سعادت محمد خان قلعدار شہرپناہ و میان اقبال محمد خان و میان جلیل محمد خان و میان محمود علیخان۔
۳	منتظم فوج	سردار بہادر مرزا کریم بیگ۔
۴	نائب منتظم فوج	میان عاشق حسین خان۔
۵	سفیر عرب	مولوی ذوالفقار احمد۔ مولوی اعظم حسین۔ مولوی محمد عنایت اللہ

نمبر شمار	نام عہدہ	نام جو سفر حجاز مین اس خدمت کو انجام دیگا
		محمد شکری افندی۔
۶	سفیر قنصل	ماسٹر لیاقت علی۔ میان محمود علیخان۔
۷	میر منشی	منشی منصب علی۔
۸	نائب میر منشی	منشی عبد الرؤف خان۔
۹	محاسب مصارف ریاست	منشی محمد شبیر حسین منصف فوجداری۔
۱۰	محاسب مصارف جیب خاص	منشی منصب علی۔ عبد المجید خان معین۔
۱۱	مجسٹریٹ	حافظ سید احمد تحصیلدار دیوان گنج۔
۱۲	محافظ توشکخانہ و خزانہ	چینو خان مہتمم توشکخانہ۔
۱۳	مترجم	انگریزی ماسٹر لیاقت علی۔ ترکی۔ شکری افندی۔
۱۴	مہتمم کارخانہ	محمد عاقل خان مہتمم کارخانہ ڈیوڑہی خاص۔
۱۵	مہتمم ڈاک	حافظ محمد عبد الرحمن مہتمم ڈاکخانجات ریاست۔
۱۶	مہتمم فراشخانہ	عبد الرحمن خان مہتمم فراشخانہ ڈیوڑہی خاص۔

نمبر	نام عہدہ	نام جو سفر حجاز میں اس خدمت کو انجام دیگا
۱۷	محرر حساب	محمد اسمٰعیل خان حسابات نگار ڈیوڑہی خاص۔
۱۸	موذن	قاری شیخ محمد خطیب مسجد جامع۔ حافظ نور حیدر امام مسجد سلطانی۔
۱۹	منتظم خوراک جمالان	احمد خان نائب مدرسۂ بلقیسی۔ ہدایت اللہ اگر۔
۲۰	خلاصہ نگار و نقل نگار	شیخ حمید الدین پیشدست نائب میر منشی غلام محمد خان۔ جعفر حسین۔

نقشہ نمبر ۲ متعلقہ دفعہ ۳ کمیٹی انتظامیہ

نمبر	شرح خدمت ضروری	نام انجام دہندگان
۱۰	جہاز کے اوپر اور اوس سے اترنے اور اوسپر چڑہنے کا انتظام	حافظ محمد عبد الرحمٰن مہتمم ڈاکخانہ جات منشی اسیر احمد ماسٹر لیاقت علی سردار بہادر مرزا کریم بیگ۔ میاں عاشق حسین خان منشی عبد الرحیم۔

نمبر	شرح خدمت ضروری	نام انجام دہندگان
۱۱	انتظام قرنطینہ کامران	ڈاکٹر ولی محمد۔ حکیم نور الحسن۔ مولوی علاؤالدین تحصیلدار میڈیکل افسر ہمراہی۔
۱۲	انتظام جمرک یعنی چینگی	مولوی اعظم حسین۔ شکری افندی۔ قاری سلیمان۔ مولوی علاؤالدین تحصیلدار۔ منشی لیاقت علی۔ میڈیکل افسر۔
۱۳	انتظام سواری عرب	مولوی اعظم حسین۔ شکری افندی۔ سید ابوبکر مطوف۔ سید عبدالحلیم مطوف۔ مولوی محمد احمد۔ منشی شبیر حسین۔
۱۴	انتظام طعام پختہ از باورچیخانہ	حافظ الماس داروغہ۔ سید ناظم علی مہتمم مہمان خانہ۔ عبداللہ خان نائب۔
۱۵	انتظام حفاظت پہرہ وگشت وباردی وغیرہ	سردار بہادر مرزا کریم بیگ۔ حافظ سید احمد۔ میاں عاشق حسین خان۔
۱۶	انتظام قربانی	عبدالحلیم مطوف۔ محمد عاقل خان مہتمم کارخانہ۔

نمبر	شرح خدمت ضروری	نام انجام دہندگان
۱۷	سربراہ جہاز	حافظ عبدالرحمن۔ منشی عبدالرحیم۔ سید احمد۔
۱۸	انتظام خرید و فروخت	منشی شبیر حسین۔ سید عبدالحلیم مطوف۔ سید ابوبکر رشیدی۔ عبداللہ خان نائب باورچیخانہ۔
۱۹	استقبال شیوخ	سید عبدالحلیم مطوف۔ قاری شیخ محمد۔

فہرست نمبر ۵ جو بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء دیپ مین جا کر مراسم قرنطینہ ادا کرینگے

سردار بہادر مرزا کریم بیگ نگرانکار۔ خان بہادر منشی عنایت حسین خانصاحب میر قافلہ مع مالہ ۔ اسم۔ بوجہ طوالت اسموار نہیں لکھا گیا۔

فہرست نمبر ۶ جو ہماری ہمراہ باغ نشاط افزا و حیات افزا میں زیر قرنطینہ رہینگے

ما ہلے اسم

مستورات للعہ اسم مرد للعلہ اسم

میزان کُل مالعلہ اسم

قسطنطینہ اور کرایہ جہاز اور اوسکی صفائی کے متعلق بہت خط و کتابت افسران گورنمنٹ ہند کے ساتھہ کیگئی اور سب صاحبون نے نہایت مہربانی سے میرے کام متعلقہ سفر مین امداد دی جیسا کہ نقول تحریرات سے ظاہر ہے۔

چٹھی موسومہ ایمپی صاحب بہادر

مین اپنی چٹھی مورخہ ۲۴ اگست مین لکھہ چکی ہون کہ ۳۰ اکتوبر کو بمبئی سے روانہ ہونگی۔ پس بمہربانی آپ ایسا انتظام فرما دیجیے کہ اکبر نامی جہاز ۲۵ اکتوبر کو گودی مین آجائے کیونکہ مین چاہتی ہون کہ ۲۷ یا ۲۸ تک میرے چند آدمی مع اسباب وغیرہ کے بمبئی پہونچ جاوین اور میرے پہنچنے سے پیشتر تمام اسباب بار کرا دیوین اور وہ لوگ بہی اوسپر سوار ہوجاوین تاکہ آرام اور اطمینان کے ساتھہ سب کام ہو جاوے۔ نیز دیگر امر یہ ہے کہ مہربانی کر کے مجکو اطلاع دیجاوے کہ اوس جہاز مین کسقدر اول اور دوم درجہ کے کمرے ہین تاکہ اوسکے مطابق ہمراہیان کی نشست کا انتظام کیا جاوے۔

ترجمۂ چٹھی مرسلہ میجر ایپی صاحب بہادر از نیہور مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

کپتان گودرج کو مینے لکھا ہے کہ ۲۵ اکتوبر کو گودی مین جہاز لگادیا جاوے غالباً جہاز اوس تاریخ کو گودی مین لگادیا جاویگا اور اوسمین دیر لگیگی میرے خیال مین اگر آپکا سامان ۲۹ اکتوبر کی صبح تک پہنچ جاوے تو بہی وقت نہوگا بہرحال مین اسکی بابت دریافت کر رہا ہون البتہ قرنطینہ کی بابت دقت ہوگی اگر آپکے آدمی پہلے آپ سے بمبئی پہنچے۔ مینے اکبر نامی جہاز کو اطلاع دیدی تہی کہ مع سرکار عالیہ کے اول درجہ کے بیٹھنے والے دس اور سیکنڈ کلاس کے دس اور دو سوتیس نفر تہرڈ کلاس کے ہونگے اگر اب آپ اس تعداد مذکورہ سے زیادہ لوگ لیجانا چاہین تو اسکا انتظام ہوسکتا ہے لیکن مالک جہاز کچہہ زیادہ روپیہ مانگیگا۔ اگر آپ مجہکو اطلاع دیوین کہ کسقدر زیادہ آدمی آپ لیجانا چاہتی ہین تو مین دریافت کرسکتا ہون

چٹھی موسومۂ میجر ایپی صاحب بہادر

بجواب آپکی نیم سررشتہ چٹھی ۱۳۹ء مورخہ ۴ ستمبر آپکو اطلاع دیجاتی ہو کہ

میرے آدمی مع سامان کے بمبئی مین انشاءاللہ ۲۸ اکتوبر کو پہنچ جاوینگے
اور جب میرے اون لوگونکا قرنطینہ مصر و دمین ہو جاویگا تو پہر بمبئی مین
شاید اونکے قرنطینہ کرنیکی ضرورت نہوگی کیونکہ وہ لوگ بمبئی مین قیام
نہین کرینگے اسٹیشن سے اُترکر براہ راست جہاز پر جاکر مقیم ہونگے مینے
آپسے ایک جہاز اپنے واسطے ریزرو کرنیکو کہا تہا اور صرف اندازاً آپسے یہ کہا تہا کہ میرے
ہمراہ ڈہائی تین سو آدمی اور تیس چالیس گہوڑے ہونگے۔ چنانچہ آپنے جہاز کو
ٹہیرا لینے کے بعد مجہسے یہ فرمایا کہ اوس جہاز مین ساڑہے چار سو آدمی
علاوہ جانورونکے سفر کرسکتے ہین۔ اب جو مینے ہمراہیونکی فرد دیکہی تو معلوم ہوا کہ
میرے ہمراہ تین سو آدمی اور چالیس گہوڑے اور دیگر چیزین ہین
جنکی فہرست بلفظ ہذا مرسل ہے۔ پس جبکہ وہ جہاز خاص میری واسطے
بلا شرکت دیگرے ریزرو کرلیا گیا ہے۔ اور مزید بران اوس مین
ساڑہے چار سو آدمی کی گنجائش ہوسکتی ہے تو آپ میرے ہمراہیونکی جسقدر تعداد کپتان کو
بیان کرچکے ہین اوس سے زیادہ آدمی لیجانے مین مالک جہاز زیادہ روپیہ

کیونکہ طلب کرسکتا ہے کیونکہ پورے جہاز کا کرایہ دیکر ریزرو کر لینے مین اختیار
کم وبیش کا رہتا ہے اور ریزرو ہونا جہاز کا ضرور ہے کیونکہ مین مداخلت
غیر سے نہین چاہتی اور مجکو یقین ہے کہ آپنے مطابق میری کہنے کے اوسی ریزرو کیا ہوگا

چٹھی ہوسوئیہ میجر ایپی صاحب بہادر

مین آپکی نیک صلاح کی مشکور ہوئی جو آپنے اپنی چٹھی مورخہ ۹ ستمبر مین تحریر
فرمائی ہے۔ مینے حسب صلاح آپکے حاجی قاسم سے نسبت کرایہ جہاز کی
گفتگو کی اور بمزید احتیاط ایک اقرارنامہ اوسے لکھالیا تاکہ آیندہ نسبت
اون لوگون کے جو تعداد سے زیادہ ہوگئے تھے کوئی اندیشہ نرہے۔
لیکن جوکہ آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ اقرارنامہ انگریزی عدالت مین مستند
نہین ہوسکتا۔ اسواسطے آپ بمہربانی حاجی قاسم سے قانونی طور پر تصدیق
اونکے اس اقرار کی کراکر واپس فرماوین جوکہ یہ جہاز آپ ہی کا ٹہیرایا ہوا ہے
اسواسطے مین مشکور ہونگی اگر آپ آیندہ حفاظت احتیاط کے واسطے جو بات مناسب ہو
اوسکو طے فرمادیوینگے۔ اونکا دستخطی اصل اقرارنامہ مرسل ہو اسکی تکمیل کی متعلق

جو کارروائی کی ضرورت ہو آپ وکیل ریاست سے کہدین اوسکے مطابق کارروائی ہو جاویگی - اگرچہ حاجی قاسم نیک آدمی ہین لیکن ضابطہ کی کارروائی کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے -

چٹھی موسومہ کرنیل ویار صاحب بہادر انچارج پولٹیکل ایجنٹ

بمبئی کے اسٹیشن پر اُترکر اور فینیس پر سوار ہوکر جہاز تک جانے مین مستورات کیواسطے بڑی مشکل ہے اسواسطے کیا آپ مہربانی کرکے ریلوے کمپنی سے اس بات کا بندوبست فرمادینگے کہ میرا خاص ڈبہ سیلون کا ڈاک پر قریب جہاز کے لاکر لگادیا جائے کہ ریل کے ڈبے سے فینیس پر سوار ہوکر براہ راست جہاز پر سوار ہوجانے مین دقت نہو - اسکے جواب سے جلد مسرور فرمایا جائے -

مراسلہ لفٹننٹ کرنیل ویار صاحب بہادر انچارج پولٹیکل ایجنٹ بھوپال از سیہور مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء

کپتان گودرج صاحب ڈائرکٹر رائل انڈین میرین (یعنی ڈائرکٹر شاہی بحری کارخانہ ہند) کی ایک چٹھی مجکو ابھی ملی جسکی نقل بلفٹ ہذا بھیجتا ہون -

یہ مناسب ہے کہ وہ فوٹوگراف جسکا تذکرہ اوس چٹھی مین ہے بلا توقف بالا بالا کپتان گودرچ صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ رائل نیوی کے پاس بہ پتہ رائل انڈین میرین ڈاکیارڈ بمبئی بھیجدیا جاوے۔ اور مین خوش ہونگا اگر آپ اوسکے ساتھہ مجکو بھی اطلاع فرمادینگی کہ وہ فوٹو کپتان صاحب کے پاس بھیجا گیا۔

ترجمہ نقل چٹھی مرسلہ ڈائرکٹر صاحب رائل انڈین میرین موسومہ پولیٹکل ایجنٹ صاحب جادر بھوپال مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء از بمبئی نمبر ۴۳

بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال کے سکریٹری نے مجھسے کہا تھا کہ مین آگبوٹ کی نقشے آپکو بھیجونگا جو آگبوٹ بھوپال مین ہین۔ مین مسرور ہونگا اگر وہ فوٹوگراف مجکو بہت جلد بھیجدیے جاوینگے تاکہ مین فوٹو کو دیکھکر سمجھہ سکون کہ آیا کوئی آگبوٹ ایسا ہے جو اکبر نامی جہاز کے ساتھہ بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال کی کام کے واسطے جدہ یا ینبوع مین جا سکتا ہے یا نہین۔

ترجمہ چٹھی مرسلہ لفٹننٹ کرنیل ویار صاحب بہادر انچارج پولیٹکل ایجنٹ بھوپال مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء ۲۳۸۷

درباب آپکی چٹھی مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء مشعر بہ معاہدہ جو حاجی قاسم کیساتھہ ہوا ہے مین ایک نقل چٹھی کی واسطے اطلاع اوس عالیہ کی بھیجتا ہون جو منجانب سالسٹر (وکیل) گورنمنٹ بمبئی موسومہ ڈائرکٹر رائل انڈین میرین ہے چٹھی مذکور کی تاریخ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء ۱۲۵۶ ہی نمبر ۴ کی جانب مین خاص کر کے اوس عالیہ کی توجہ رجوع کراتا ہون ۔ اور ایما ظاہر کرتا ہون کہ ینبوع سے اُترنے اور جدہ سے واپس روانہ ہونیکی بابتہ قطعی انتظام یہان سے روانہ ہونیکے پیشتر کر لیا جاوے ۔

ترجمہ چٹھی مرسلہ سالسٹر گورنمنٹ بمبئی موسومہ ڈائرکٹر رائل انڈین میرین مورخہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء

آپکی چٹھی مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء ۳۷۸۱ کیساتھہ جسقدر کاغذات میرے پاس آئے اونکو واپس بھیجنے کی عزت حاصل کرتا ہون ۔

یہ معلوم کرکے کہ دونون معاہدہ ملک بھوپال مین لکھے گئے ہین اور جو شرطین ہر ہائینس بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال اور حاجی قاسم کے درمیان ہوئی ہین وہ مستند اور باقاعدہ ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ دونون دستاویزونسے پایا جاتا ہے کہ دونو نکے مابین کوئی معاہدہ ہوا ہے چنانچہ جو شرطین ہوئی ہین اونسے بہی ظاہر ہو رہا ہی کہ معاہدہ ہوا ہے پس وہ معاہدہ برٹش سول عدالت مین مستند ہوسکتے ہین کیونکہ وہ عدالت مجاز ہے اس معاہدہ کی بابتہ بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال پر کوئی مقدمہ انگریزی عدالت مین نہین ہوسکتا بغیر اجازت گورنر جنرل صاحب بہادر۔ اور جوکہ گورنمنٹ آف انڈیا اس معاہدہ مین شریک نہین اسوجہ سے وہ کوئی کارروائی اسپر نہین کرسکتی۔

جوکہ اس معاہدہ کے ایک حصہ کی تکمیل بمبئی مین ہوگی اسوجہ سے حاجی قاسم کے کاغذات پر ایک روپیہ کا ٹکٹ لگیگا حسب آرٹیکل ۲۰ نقشہ ۸ انڈین اسٹامپ اکٹ بابتہ ۱۸۹۹ع حسب دفعہ ۳ (سی) و ۲۵ (سی)۔

مین بتا چکا ہون کہ معاہدہ کی شرطو نمین بڑا فرق ہی کیونکہ گورنمنٹ

چارٹر پارٹی کیساتھہ جو طریقہ معاہدہ کے ہین اونسے اس معاہدہ کا پورا پورا مقابلہ نہین ہوسکتا اور مین یہ عرض کرتا ہون کہ جہاز سے اُترکر کنارہ بندگاہ ینبوع پر جانے کے واسطے کیا باربرداری ہوگی اور اسیطرح واپس ہوتی وقت کنارۂ جدہ سے جہاز پر سوار ہونیکے واسطے کیا سواری ہوگی اسکی بابتہ کوئی شرط اوس معاہدہ مین نہین ہے -

تار مرسلہ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر بھوپال از سیہور - مورخہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ ع

ابہی خبر ملی کہ اوس عالیہ کے ہمراہ جانیکے واسطے میجر رابنسن صاحب کو دینے مین آسانی نہوگی اسواسطے میجر رابنسن صاحب کے عوض میجر میکوارٹ صاحب مامور کیے گئے ہین - لیکن میجر میکوارٹ صاحب اپنی بی بی کو بہی ہمراہ لیجانا چاہتے ہین - گورنمنٹ کو کوئی عذر نہین ہے اور وہ کہتی ہے کہ یہ بات بیگم صاحبہ عالیہ کی مرضی پر منحصر ہے - مہربانی اپنی رائے کا اظہار بذریعہ تار کے بہیجیے کیونکہ وقت بہت کم ہے اور میجر میکوارٹ صاحب کی

منتقلی کی بابتہ جلد احکام کا جاری ہونا ضرور ہے۔

چٹھی موسومہ میجر ایپی صاحب بہادر

بابت معاہدہ حاجی قاسم کی مین آپکو پہلی ہی لکھہ چکی ہون اور اب پھر بوجہ آ
تحریر مذکورہ بالا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر میرا معاہدہ اوس طریقہ پر
نہین ہے جو گورنمنٹی چارٹر کمپنی کیساتھہ ہوتا ہے تو مہربانی کرکے میرے
معاہدہ کو اوس طرز پر جو حاجی قاسم کی خلاف عہد مین میری واسطے مفید ہو
درست کرلیا جاوے جو کچہہ صرفہ ہوگا فوراً دیا جائیگا۔

ینبوع مین اُترنی اور جدہ مین واپسی کی وقت سوار ہونے کی نسبت میری دانست مین
میری ہمراہیان کیواسطے جس قسم کا بوٹ ہو موزون ہوسکتا ہے۔ لیکن میری اور
مستورات کیواسطے خواہ دخانی بوٹ ہو یا کوئی کمرہ دار بوٹ ہو نہایت مناسب ہوگا۔
کپتان گودریچ صاحب کو بھی مینے بدریافت اسکے لکھا ہے جو کہ ابتک اسکا کوئی
انتظام نہین ہوا ہی اسلئے آپ بمہربانی اسکا بھی انتظام فرما دیوین۔ آپکے
تشریف لانے سی مجکو یقین ہے کہ میری کام مین سہولت و عجلت ہوجائیگی۔

چٹھی موسومہ کپتان گودج صاحب

حسب تحریر آپکے موسومہ پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر بھوپال مورخہ ۳۰ ستمبر جو آگبوٹ بھوپال مین تھے اونکو فوٹوگراف جداگانہ لفافہ مین آپکو بھیجتی ہون جو کہ ہم لوگ دریائی سفر سے بہت کم واقف ہین اسواسطے مجکو امید ہی کہ جو بات میری سہولت اور آرام کی ہوگی اوسکے بتانے اور اوسکے انتظام مین مدد دینے مین آپ دریغ نہین کرینگے کیونکہ آپ صرف دریائی سفر سی واقف ہی نہین ہین بلکہ واقعات سے ماہر اور اوسکے محافظ ہین چنانچہ اگر دوستانہ طور پر آپسے دریافت کرون کہ جہاز سے اوتر کر کنارہ ینبوع تک جانے اور جدہ کے کنارہ سے جہاز پر جاکر سوار ہونیکے واسطے کون سا انتظام سہولت و آرام کا ہوسکتا ہے تو مجکو امید ہے کہ آپ صلاح نیک دینگی میری دانست مین میرے ہمراہیونکے واسطے خواہ کسی قسم کی کشتی ہو مناسب ہوسکتی ہی لیکن میرے واسطے ایک دخانی بوٹ یا اس قسم کی کشتی جسمین کمرہ بنا ہوا ہو مناسب ہوگی پس مہربانی کرکے اطلاع دیجیے کہ آیا اوس قسم کا کوئی بوٹ مجکو بھی سو

اکبر کیساتھہ لیجانا پڑیگا یا کامران وینبوع وجدہ مین وہ بوٹ ملجائیگا اور کیا
آپ اسکا انتظام کردیسکینگے نیز مہربانی کرکے یہ بھی لکھین کہ اگر ہمکو بھی ویسے
اوس قسم کا بوٹ ساتھہ لیجانا پڑا یا کامران ینبوع یا جدہ مین لینا پڑا تو اوسکا
کرایہ علیحدہ دینا پڑیگا یا جو کرایہ اکبر کا ٹھیرا ہے اوسمین مجرا ہوگا۔

چٹھی موسومہ کرنیل ویار صاحب بہادر

بجواب آپکی چٹھی نیم سررشتہ مورخہ ۲ ر اکتوبر ۱۹۰۳ء ۲۳۸۶ مینے فوٹوگراف بھوپال کی
آگبوٹ کا کپتان گودرج صاحب کے پاس آج روانہ کردیا۔ نیز اونسے یہ
دریافت کیا ہے کہ جہاز سے اُترکر ینبوع تک جانے اور جدہ سے سوار ہوکر
جہاز پر جانیکے واسطے نیز کامران مین اُترنے چڑہنے کیواسطے کس قسم کی
سواری موزون ہوگی۔

چٹھی مرسلہ میجر ایمپی صاحب بہادر از بھوپال مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء

اوس عالیہ کی یادداشت مرقومہ ۲۰ ر اگست بابت سفر حجاز التماس ہے کہ
مجکو سکریٹری آف اسٹیٹ یعنی وزیر ہند کا ایک تار باین مضمون ملا کہ ترکی

گورنمنٹ اوس عالیہ کی واجبی عزت کریگی اردلی ہین سپاہیان دیگی اور سائر گے محصولات ہین آسانی کریگی جسطرح سلطان زنگبار کیساتھہ کیگئی تھی اور وہ عالیہ اپنے ہمراہیان اور سپاہیان کیساتھہ جاسکتی ہین بشرطیکہ کسی کی پاس اسلحہ نہو وزیر ہند نے وعدہ فرمایا ہے کہ قسطنطنیہ کی بابت بہی تحریر بہیجی جاویگی۔

اگر اوس عالیہ کے ساتہہ چند لوگ وکٹوریہ لانسرس کی میجر کریم بیگ کی ماتحتی ہین جاتے ہین تو گورنمنٹ عالیہ کو کوئی عذر نہین ہے لیکن اسلحہ کی بابت صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلحہ کو جہاز ہین چہوڑکر جانا پڑیگا جب تک کہ کوئی بندوبست ینبوع یا جدہ ہین نہ کیا جاوے۔

پاسپورٹ کی بابت کوئی ہدایت مجکو نہین ملی۔ بہتر ہوگا تمام ہمراہیان کی فہرست انگریزی ہین تیار کیجاوے۔ اور اوسمین اون لوگون کا نام اور عہدہ اور عمر لکہی جاوے (وہ عمر جو صورت سے ظاہر ہو) عورتونکی بابت ہین خیال کرتا ہون صرف رشتہ داری لکہنا یعنی فلان کی بی بی فلان کی لڑکی کافی ہوگا۔

چٹھی مرسلہ میجر ایمپی صاحب بہادر مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء

کپتان گودرج صاحب بہادر نے تار دیا کہ اوس عالیہ نے بھوپال کی آگبوٹ کے جو نقشے بھیجے تھے اونکو ملے لیکن اونمین سے کسی آگبوٹ کو اگر وہ عالیہ اپنے کام کے واسطے ینبوع یا جدہ لیجانا چاہین تو کپتان صاحب بہادر کی خیال مین کوئی آگبوٹ کام کا نہین ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر وہ عالیہ کچھہ صرفہ گوارا فرمانا چاہین تو مین کسی انجنیر کو آگبوٹونکے دیکھنے کی واسطے بھوپال بھیجدون مین سمجھتا ہون کہ اگر کوئی انجنیر وہانسے دیکھنے کو آئیگا تو اوسکا صرفہ صرف کرایہ ریل ہوگا۔ پس بمہربانی اطلاع دیجاوے کہ اونکو کیا جواب دیا جاوے۔

چٹھی موسومہ میجر ایمپی صاحب بہادر

یہ نقشہ صرف اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ اس قسم کے بوٹ اگر وہان مہیا ہوسکین تو بہتر ہے۔ یہانکے بوٹ جنکے نقشے بھیجے گئے ہین کام نہین دیسکتے اور چونکہ اتنا وقت بھی باقی نہین ہے کہ اونکی درستی ہوسکے۔ لہذا انجنیر کا طلب کرنا بھی بے سود خیال کیا جاتا ہے۔ اگر گودرج صاحب ایسی کشتیونکا انتظام

ہمارے واسطے بمبئی مین کرسکین تو موجب شکرگزاری ہوگا - اور اگر یہ ممکن نہو تو

چندان حرج بہی نہین - لائف بوٹ کافی ہونگے -

چٹھی موسومہ میجر ایپی صاحب بہادر

مجکو معلوم ہوا ہی کہ جو سامان ہیرا یا میرے ہمراہیان کا سفر حجاز مین جائیگا وہ بغیر ادائے محصول جنگی محکمہ کسٹم مین کہولا جائیگا - لہذا اگر آپ بمہربانی ایک چٹھی کشنر صاحب کسٹم ڈیوٹی بمبئی یا سیٹی مجسٹریٹ کے نام بہ تصدیق اس امر کے کہ اسمین کوئی چیز مضر صحت یا افیون وغیرہ کی قسم سے نہین ہے لکہکر میرے پاس بہیجدیوین تو اسباب وغیرہ لیجانے مین بڑی سہولت ہوگی -

چٹھی موسومہ میجر ایپی صاحب بہادر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء

آپکی چٹھی ۱۶ اکتوبر سے ۷۷ سی پہنچی -

در باب ہیرا اول آپکو معلوم ہے کہ میرے ہمراہیان کا قرنطینہ دیپ مین ہوگا اور ہیرا باغ مین - جو شہر سے بہت دور ہے ٹہیرنے کی بابت جنرل ٹرافک منیجر کو مہربانی کرکے لکہدیا جائے کہ قاعدہ کے موافق ڈبونکو صاف کردیوین - سامانکا

انتظام کر دیا گیا ہے درمیانی راستہ مین ہرگز آمد و شد نہوگی - پہر انمبر ۲ کی بابت
حاجی قاسم کو اطلاع دیجائے کہ قاعدہ کے مطابق وہ جہاز کو صاف کر دیوین - اور
چوہے وغیرہ مار ڈالین - چنانچہ مینے بہی اسکی اطلاع حاجی قاسم کو کر دی ۳ کی بابت
مجکو معلوم نہین ہے کہ ترکی گورنمنٹ کی قاعدہ کے مطابق جہاز کتنا بڑا ہونا چاہیے
پس آپ کپتان گودرج صاحب کو تحریر فرما دیجیے کہ اگر اکبر اوس قاعدہ کی مطابق ہے
تو فبہا ورنہ کوئی دوسرا جہاز جو قاعدہ کے مطابق ہو میرے واسطے ٹہیرا دیوین -
کیونکہ اکبر اگر اوس قاعدہ کے مطابق نہوا تو مین دوسرے جہاز مین
بیٹھ سکتی ہون کیونکہ میرا عزم مصمم ہوچکا ہے -
نمبر ۴ کے متعلق آپکو اطلاعاً لکہا جاتا ہے کہ بہوپال مین صرف ایک ہی محلہ مین
طاعون شروع ہوا تہا لیکن وہان بہی اب بفضلہ تعالی دو چار روز سے بہت کم
ہوگیا ہے - پس اگر اسپر بہی ضرورت قسطنطنیہ کی سررشتہ صحت مین اطلاع
دینے کی ہو تو مہربانی اطلاع دیجائے - بہر حال مجکو پہلے ہی سے یہ خیال تہا اور ہے
کہ کامران مین میرا قرنطینہ ہوگا لیکن میرا تہیہ سفر بالکل ہوچکا ہے اور مین

پا بر کاب بیٹھی ہون۔ اسلیے اب قرنطینہ کا کیا خیال کیا جائے۔ مین راہ خدا مین جا رہی ہون اور اللہ تعالیٰ کی مرضی پر صابر و شاکر ہون۔

چٹھی موسومہ میجر ایپی صاحب بہادر

آپکی چٹھی ۱۸؍ سی مورخہ ۱۲؍ اکتوبر پہنچی۔ مین ممنون ہوئی کہ آپ میرے اور میرے ہمراہیونکی سفر حجاز مین آسائش پانیکے لیے انتظام فرما رہے ہین۔ اگر حکام ریل نے میرے اسپشل کو قریب باغ لانے کی تجویز کو پسند نہ کیا تو اونکی صلاح کی بموجب دو تین روز پیشتر گاڑیونکو باغ مین منگوا کر دہونی دیدیجاویگی اور اگر باغ تک اسپشل لانا اون لوگون نے منظور کیا تو اوسجگہہ پر پمپ کی روشنی کر دیجاویگی روشنی کرنے والے قرنطینہ باغ مین موجود ہین۔ یہی روشنی کرینگے اور جو لوگ اسپشل مین جانیوالے ہین اونکو نہ آنے دیا جائیگا۔ نیز ہمراہیان کو ہدایت کر دیجاویگی کہ وہ طاعون زدہ مقام کے لوگونسے نہ ملین۔ اگر آپ بمبئی جانیکے پیشتر کسی روز اس باغ مین کرم فرما وین تو مین آپکی ملاقات سے مسرور ہونگی اکبر نامی جہاز کو صاف اور درست کرنیکی بابت اس سے پیشتر لکہا گیا تہا۔ لیکن معلوم ہوا

کہ جہاز ابتک گندہ ہے۔ اسواسطے بنظر حفظ صحت اونکو پھر لکھا گیا تھا کہ میرے جانیکے چند روز رہگئے ہین اور جہاز ابتک میلا پڑا ہے اوسکی صفائی کی بابت کوئی توجہ نہین کیگئی۔ لہذا جلد اوسکی صفائی کردیجائے اوسکی جواب مین جو بیباکانہ تار اونہون نے میرے پرائوٹ سکریٹری کو بہیجا ہے آپکو ملاحظہ کیواسطے معرفت وکیل ریاست بہیجتی ہون۔

چٹھی موسومہ میجر ایمپی صاحب بہادر مورخہ ۴ ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء

میجر میکوارٹ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ینبوع مین کوئی بنگلہ یا مکان اس قسم کا نہین ہے کہ جسمین میجر میکوارٹ صاحب اور مسز میکوارٹ صاحبہ وہان ٹھیر سکین۔ پس اونکو وہان ٹھیرنیمین دقت ہوگی۔ البتہ جدہ مین حضور شہنشاہ کی سفارتگاہ ہے جہان وہ اپنی لیڈی صاحبہ کو لیکر آرام سے ٹھیر سکتی ہین۔ اسواسطے آپ مہربانی کرکے کپتان گودرچ صاحب سے یہ طے کرادیجیے کہ جب اکبر جہاز مجکو ینبوع مین چھوڑکر بمبئی کو روانہ ہو تو وہ میجر میکوارٹ صاحب اور مسز میکوارٹ صاحبہ کو بٹھاکر جدہ مین چھوڑتا جائے۔

چٹھی موسومہ میجر ایمپی صاحب بہادر

نواب نصراللہ خان صاحب بہادر تفرجاً بمبئی جانا چاہتے ہین جوکہ اونکو پہلے کبھی بمبئی جانیکا اتفاق نہین ہوا اونکے وہان قیام کا بندوبست کردیا گیا ہی۔ لیکن وہان جن افسران گورنمنٹ سے شناسائی حاصل کرنیکی یا دیگر کامونکی ضرورت ہو اگر آپ مہربانی کرکے اونکے نام کی چٹھی بہیجدین تو مین مشکور ہونگی۔ مجکو یقین ہی کہ آپکی چٹھی سے اونکو کسی قسم کی تکلیف وہان نہین ہوگی۔

چٹھی مرسلہ میجر ایمپی صاحب بہادر ۲۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء

میری چٹھی ۹۵ سی مورخہ ۱۰ر اکتوبر اور ۷۷ سی مورخہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء دیکھی جائے بابت سفر حجاز کے بھوپال مین پلیگ ہونیکے سبب سی قسطنطنیہ کا سررشتہ حفظان صحت اصرار کررہاہے کہ دس روز کا قرنطینہ خواہ کامران مین خواہ بندر ابوسعید مین ہوگا۔ البتہ سررشتۂ موصوف اس بات کو منظور کرتاہے کہ اوس عالیہ کا اور اوس عالیہ کے ہمراہیان کا قرنطینہ جہاز ہی پر ہوسکتاہی بشرطیکہ جو شرطین پہلے لکھی گئی ہین وہ ادا کیگئی ہون ۔ ترکی گورنمنٹ ایک اطمینانی تحریر

اس بات کی مانگتی ہے کہ اوس عالیہ کی بابت اور اوس عالیہ کی سپاہیان کی بابت جو شرطین لکھی گئی ہین اونکو اوس عالیہ نے منظور کرلیا۔ اسلیے مین حسب ہدایت اوس عالیہ سے استدعا کرتا ہون کہ مجکو اس امر کی ایک اطمینانی تحریر بہیجدیجائے کہ وہ عالیہ اور اوس عالیہ کے سپاہیان بغیر ہتہیار کے ہین۔ اور مسلمان ہین۔

چٹھی موسومہ میجر ایمپی صاحب بہادر۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بجواب چٹھی ۸۹ سی مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء بمہربانی میری چٹھی مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء بجواب آپکی چٹھی مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء ۷۷ سی ملاحظہ فرمائی جائے بابت شرائط سفر حجاز کے۔ اوسکے مطابق سررشتہ حفظان صحت قسطنطنیہ کو اطلاع دیجائے کہ میرے ہمراہیان کا قرنطینہ دیپ مین اور میرا باغ مین ہو رہا ہے جو شہر سے دور ہے۔ جنرل ٹرافک منیجر کو واسطے ڈس انفکٹ کرنے اسپشل کے اور کپتان گودرج صاحب کو واسطے ڈس انفکٹ کرنی جہاز کی اور بمبئی گورنمنٹ کو واسطے دیکہنے جہاز مذکور کی کہ ترکی معاہدہ کی مطابق وہ جہاز ہے

یا نہین آپنے تحریر فرمادیا ہے درمیانی راستہ مین آمدو شد مسدود کرنیکے واسطے
یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ریل ہمارے باغ کی پشت پر لائی جائیگی۔ پس ترکی
گورنمنٹ کی شرائط مین اب کوئی شرط باقی نہین رہی جو منظور نہ کیگئی ہو البتہ
ہتیار کی نسبت مین یہ کہہ سکتی ہون کہ صرف بنظر ادا ے ارکان مذہب وہان
جا رہے ہین۔ ہتیار لیجانیکی ضرورت صرف ہمکو اپنی جان و مال کی حفاظت
کیلیے تہی۔ ہمکو یقین ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے ترکی گورنمنٹ سے اسکا
اطمینان کرلیا ہوگا۔ بہرحال مین یہ مناسب سمجہتی ہون کہ ہتیار اپنے ہمراہ
جہاز مین ساتہہ لیجاؤن اور بندرگاہ مین اترنیکے وقت بعد اطمینان اپنی
حفاظت کے جہاز مین چہوڑ جاؤن۔ اسمین آپکی کیا راے ہے۔ اگر ہتیار
لیجانا مناسب نہ سمجہا جائے تو مین ہتیار چہوڑنیکو موجود ہون۔

چٹہی موسومہ میجر اپیی صاحب بہادر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۲ع

بسلسلۂ آپکی چٹہی ۹۹۵ سی مورخہ ۲۲ اکتوبر مین آپکو اطمینان دلاتی ہون
کہ میرے کل ہمراہیان مسلمان ہین۔

کسی کے پاس کوئی ہتیار نہوگا سوا ے چند معزز و اخوان و افسران ریاست کے جنکے پاس ہتیار کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ہتیار مردونکا زیور ہے اونکے نام و شرح ہتیار حسب ذیل ہے ۔

صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر	ایک تلوار
صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر	ایک ورک اُفل ور ایک تلوار یا چھرا
میاں محمود علی خان	ایک تلوار یا چھرا
میاں سعادت محمد خان	ایضاً
میاں اقبال محمد خان	ایضاً
میاں جلیل محمد خان	ایضاً
میجر مرزا کریم بیگ کمانڈنگ افسر	ایضاً
میاں عاشق حسین خان بخشی	ایضاً
محمد حسین خان کپتان	ایضاً
محمد افضل خان انچارج رسائیدار	ایضاً

معمولی جانے والونکو ہتیار ساتہہ لیجانیکے واسطے پاس ملتا ہے اور گورنمنٹ آف انڈیا جو میرا اعزاز کرتی ہی وہ ترکی گورنمنٹ سے مخفی نہین ہو اسواسطے آپ بمہربانی میری جانب سے انتی اور سفارش کر دیجیے کہ صرف اصحاب مذکور کو ہتیار لیجانیکی اجازت ہو جائے جو کہ مجکو امید ہے کہ آپکی سفارش فرمانے پر باب عالی سے اسلحۂ مذکورہ کی نسبت اجازت ہو جائیگی اسلیے اسلحہ مین ساتہہ لیجاتی ہون۔ کیونکہ مہلت تہوڑی ہے جواب کے انتظار کی مہلت باقی نہین ہو برتقدیر ینبوع پہنچنے تک اجازت نہ پہنچی تو اسلحہ جنرل قنصل صاحب بہادر یا میجر میکوارٹ صاحب بہادر کی پاس چہوڑ دیے جاوینگے۔ آپ بہی لائسنس اسلحہ مذکور کا عنایت فرمائیے۔

چہٹی مرسلہ میجر ڈاپیی صاحب بہادر از بہوپال مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء

حضور شہنشاہ کے قنصل مسٹر ڈیوی صاحب بہادر مقیم جدہ نے گورنمنٹ انڈیا کو اطلاع دی کہ بیٹے ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ حسین وائس کونسل مقیم طائف کو تار دیا تہا کہ وہ ہز اکسلنسی والی حجاز سے زبانی گفتگو کرین کہ بیگم صاحبہ عالیہ بہوپال

زیارت کیواسطے تشریف لانا چاہتی ہین اونکے اعزاز اور آسانیونکی واسطے انتظام کیا جاوے۔

چنانچہ شریف اعظم نے اوس عالیہ کی تشریف آوری کی خبر سنکر اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ میرے خیال مین تمام مسلمانون و نساء کی عزت و توقیر کرنا مجھپر لازم ہے اور خاصکر بیگم صاحبہ عالیہ کی توقیر کرنا کیونکہ مین اونکے بزرگون سے خوب واقف ہون۔ چنانچہ اونھون نے ایک وعدہ کیا ہے کہ بیگم صاحبہ عالیہ کو آرام پہنچایا جائیگا اور خبرگیری کیجائیگی۔ والی صاحب نے باب عالی سے اوس عالیہ کو اور اوس عالیہ کے ہمراہیان کو نئے مسافرخانہ مین ٹھیرانیکے واسطے اجازت مانگی ہے جو مسافرخانہ سلطان نے مکہ مین بنایا ہے کیونکہ کوئی مکان ایسا نہین ہے جسمین تین سو مسافر ٹھیر سکین۔ مجھکو امید ہے کہ یہ اطمینان کی باتین اوس عالیہ کے حسب دلخواہ ہونگی۔

چٹھی موسومہ میجر ایپی صاحب بہادر مورخہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

درباب آپکی چٹھی ۱۹۷ سی مورخہ ۲۷ اکتوبر مین آپکا اور گورنمنٹ آف انڈیا کا

تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون کہ میری سفر حجاز مین سہولت اور آرام پانیکی واسطے اسقدر مہربانی آمیز بندوبست فرمایا گیا مہربانی میری جانب سی سب افسران کو بہت بہت شکریہ پہنچایا جائے جنہون نے میرے آرام و راحت کیواسطے کوشش فرمائی اور نئے مسافرخانہ مین ٹہیرنیکے واسطے انتظام کیا گو ہنوز اوس مسافرخانہ کو نہین دیکہا ہے لیکن مجکو امید ہو کہ وہان رہنے مین مجکو بڑا آرام ملیگا۔

جو شرائط قرنطینہ کیواسطے قرار دیگئی تہین اونکا منشاء یہ تہا کہ

(۱) قرنطینہ بہوپال سے باہر ہو۔

(۲) اہل قرنطینہ باہر والون سے کسی قسم کا تعلق نہ رکہین۔

(۳) ٹرین دہو کر نجو رسے صاف کیجائے۔

(۴) جہاز کا طول و عرض مطابق قاعدہ ترکی کے ہو۔

(۵) جہاز کے چوہے مار ڈالے جائین۔

(۶) جہاز کی صفائی مطابق قواعد قرنطینہ کے ہو۔

(۷) اگر بہوپال مین مرض ہو تو اوسکی اطلاع دیجائے جیسا کہ چٹہی فی یل ہو ظاہر ہے

چٹھی مرسلہ میجر اپیی صاحب بہادر مؤرخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء

میرے پاس بذریعہ تار یہ خبر پہنچی ہے کہ حسب ذیل شرائط پر سرکار عالیہ کی ہمراہیان بندر ابوسعید پر بعد قابل اطمینان طبی معائنہ وتبدیل اثر کے قرنطینہ سے مستثنیٰ ہو سکتی ہین بھوپال کے باہر قرنطینہ کیا جائے اور جو گاڑی بمبئی کو جاوے وہ پہلے زہریلے مادہ سے پاک کیجائے اور درمیانی مقامات سے آمد ورفت بند کیجائی اور جہاز پر سامان زیر نگرانی صفائی بھیجا جائے۔

جہاز زہریلے مادہ سے پاک کیا جائے اور چوہے مار ڈالے جاوین۔

قانون روم متعلقہ جہاز حجاج کی نسبت صحیح سالمی جہاز کی تعمیل کیجائے۔

اگر قبل روانگی سرکار عالیہ بھوپال مین شیوع طاعون کا ہو تو اوسکی اطلاع قسطنطنیہ کی محکمہ حفظان صحت مین کر دیجائے۔ مجکو خوف ہے کہ اس آخری شرط سے یہ مطلب ہے کہ چونکہ طاعون کا شیوع بھوپال مین ہوا ہے لہذا قرنطینہ نافذ ہوگا۔

بلحاظ خاص احتیاط قواعد قرنطینہ کی بغیر اہتمام جہاز کی صفائی کا کپتان گو وہ جہاز صفائی

بہادر سی - آئی - ای ڈائرکٹر رائل انڈین میرین کی معرفت کیا تہا - اور بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کو قبل اپنی روانگی کے بغرض معائنہ جہاز بمبئی بہیجا تہا اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر نے ایک چٹھی بہی اونکو دی تہی -

چٹھی مرسلہ میجر ایمپی صاحب بہادر - مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۳ء

بلف ہذا ایک نقل چٹھی مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء کی جو حاجی قاسم نے مجکو بہیجی تہی - بہیجتا ہون اگر وہ عالیہ چاہتی ہین کہ کوئی معاہدہ تیار کیا جاوے تو اوسکو قانونی طور پر تیار کرنا چاہیے کیونکہ حاجی قاسم جس معاہدہ کی نسبت لکہتے ہین کہ وہ سند بہوپال مین بنائی گئی ہے اوس سند کا انگریزی عدالت مین مستند ہونا ممکن ہے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کو کپتان گودیج سے معارف ہونیکے واسطے ایک چٹھی بلف ہذا بہیجتا ہون -

چٹھی حاجی قاسم مرسلہ میجر ایمپی صاحب بہادر - از بمبئی - مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۳ء

مین اطلاع دینے کی عزت حاصل کرتا ہون کہ مین آج مع الخیر بمبئی پہنچا -

بھوپال سے روانہ ہونیکے پیشتر مینے آپسے ملاقات کرنا چاہا تہا اور دریافت بہی کیا تہا کہ آپ مکان پر ہین یا نہین - لیکن مجکو معلوم ہوا کہ آپ بیگم صاحبہ عالیہ کی ملاقات کو تشریف لیگئی ہین - اس اثناء مین بیگم صاحبہ مخدومہ نے مجکو طلب فرمایا مینے محل پر اونکی ملاقات سے عزت حاصل کی اونہون نے بکمال مہربانی ایک شال اور چند پارچہ مجکو عطا فرمائے - اوسکے بعد اونہون نے مجکو ایک معاہدہ پر دستخط کرنیکو فرمایا جو اردو مین لکہا گیا تہا مینے اونکے حکم کی تعمیل کی اور دستخط کر دیے - اونہون نے پچاس زائد آدمی کیواسطے فی کس سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا اور یہ بہی فرمایا کہ اگر اونکو قرنطینہ کے واسطے رہنا پڑا تو آٹھہ دن کا ڈیمرج بحساب تین سو روپیہ دیا جائیگا - نیز یہ بہی اقرار فرمایا کہ اگر اور کسی جگہہ پر جہاز ٹھیرایا گیا تو ٹھیرنے کا ڈیمرج تین سو روپیہ روزانہ دیا جائیگا -

اگر اس چٹھی مین آپ کوئی غلطی پاوین تو مہربانی کر کے معاف کیجیے آپ جو حکم دینگے مین بخوبی تعمیل کرونگا -

چٹھی موسومہ لفٹننٹ کرنل ویار صاحب بہادر انچارج مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ع

آج صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کے خط سے معلوم ہوا کہ کپتان گوڈرج صاحب نے اونکو عجائبات جہاز وغیرہ کے دکھائے اور تمام مقامات دلچسپ کے دیکھنے مین بڑی مدد دی۔ اس خبر کو سنکر مین مسرور ہوئی۔ آپ مہربانی کپتان صاحب موصوف کو میری شکرگزاری پہنچا دیوین۔ نیز یہ لکھدیوین کہ جوکہ آپ ہر بائی سفر کے حالات سے خوب واقف ہین اسواسطے جو صورت بہتری کی اس سفر کی بابت ہو آپ مہربانی کر کے صاحبزادہ صاحب معز کو بتا دیوین جوکہ صاحبزادہ صاحب معز ابتک بمبئی مین قیام پذیر ہین اس صورت مین جو صلاح نیک آپ اونکو دینگے اوسکے مطابق وہ خوشی کے ساتھ انتظام کر دیوینگے۔

چٹھی موسومہ میجر امپی صاحب بہادر مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ع

مجھے یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہین۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کل کے روز بمبئی سے واپس بھوپال آگئے۔

اکبر نامی جہاز کو اونہون نے دیکھا لیکن جہاز بالفعل ذرا میلا ہے مجکو امید ہے کہ

میری روانگی کے وقت تک کپتان گودرج صاحب بہادر اوسکو صاف کرادینگے۔
آپکی مہربانی سے کپتان گودرج صاحب وسکرٹیری صاحب باخلاق تمام
صاحبزادہ صاحب بہادر سے ملے۔ مین اسکا شکریہ ادا کرتی ہون مین خیریت سے
ہون۔ صاحبزادہ صاحب بہادر آپکی مہربانی آمیز چٹھی دینے کا شکریہ ادا کرتے ہین
اور آپکی خدمت مین سلام پہنچاتے ہین اور مجھے امید ہے کہ ہفتہ آیندہ مین
آپ تشریف لے آئینگے فقط

روانگی سے پیشتر حقوق عباد سے سبکدوشی حاصل کرنیکا خیال پیدا ہوا
اور بمقتضاے فطرت سلیمہ یہ ضروری بھی تھا کیونکہ انسان کو اپنی لغزش بہت کم
محسوس ہوتی ہے اسلیے ۲۴ رجب ۱۳۲۱ ہجری جمعہ کو مسجد آصفی مین بعد نماز عصر
اپنی رعایا سے رخصت ہوتے ہوے عام لفظوں مین معافی مانگی اور نہایت خوشی
ہوئی جب یہ معلوم ہوگیا کہ میری وفادار رعایا نے دل سے معافی دیکر صحت وسلامتی
کیساتھہ واپسی کی دعا بھی دی۔ کل رعایا ایک جگہہ جمع ہونا غیر ممکن تھا لہٰذا تحریری
طور پر اشتہار عام معافی کا اعلان کردیا گیا جسکی نقل درج ذیل ہے۔

اشتہار بنام جمیع رعایای ملک محروسہ بھوپال مورخہ ۲ رجب ۱۳۲۱ھ

خالق کونین جل شانہ نے اپنی مخلوقات مین ایک کو دوسرے پر امتیاز بخش کر جسطرح محکوم پر اپنے حاکم کی اطاعت و خیرخواہی لازم قرار دی ہی اوسیطرح حاکم کو بھی اپنے محکوم کے حقوق اداکرنیکا پابند و ذمہ دار کیا ہی اور ہر ایک کے حقوق جدا جدا بنا دیے ہین۔ اپنے حقوق بیشمار کا ایک قلم معاف فرما دینا اوس غفور الرحیم کی ادنی شان رحمت و غفاری ہے لیکن اوس منصف حقیقی کا یہ بھی غایت عدل ہے کہ حق العباد سے وہ بھی چشم پوشی نہین فرماتا۔ تا وقتیکہ اوسکے بندے اپنے حقوق معاف نکردین۔ جسدن سے عنان حکومت ہمنے اپنے ہاتھون مین لی ہے اپنی رعایاے عزیز کی خبرگیری و غمگساری مین دلسوزی کے ساتھ حتی الامکان سعی بلیغ کی ہے اور اپنی محکومین کی آسائش و بہبودی مین تا حد امکان کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا ہے تاہم بمقتضاے بشریت کسی منصف مزاج شخص کا دل مطمئن نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے اداے فرائض منصبی سے کما حقہ عہدہ برا ہوا ہو یا کوئی لغزش و فروگذاشت اوس سے نادانستہ ظہور مین نہ آئی ہو بنا بر علیہ چونکہ

ہمارا عزم مصمم حج بیت اللہ شریف کا ہو چکا ہے اور انشا اللہ تعالیٰ ہفتہ اول
شعبان المعظم مین ہم جہاز پر سوار ہو جائینگے اور بعض امور خیر کی ہدایت سے پہلے
ادا ے حقوق باہمی ضروری ہے اسلیے تمامی رعایا ے ملک محروسہ کو ہماری
عواطف شاہانہ و حقوق حاکمانہ یاد دلا کر بذریعہ اس اشتہار کی ہماری طرف سے اس
امر کی تحریک کیجاتی ہے اور ہر عہدہ دار سرکاری کو استدعا کرنا چاہیے کہ اگر
لاعلمی مین یا بطریق دیگر ہم سے کسی کے حقوق کی ادائی مین قصور رہا ہو تو وہ محض
اپنی نیک نیتی اور انسانی ہمدردی سے معاف کر دے تاکہ ہم حقوق رعایا سے
سبکدوش ہو کر باطمینان قلبی اس کار خیر سے فراغ حاصل کرین۔ اگر زندگی باقی ہے
تو انشا اللہ العزیز بعد پانچ ماہ کے ہم پھر اسیطرح اپنی رعایا کی آسائش و صلاح
و فلاح کی کوششین اور اونکے سود و بہبود کی فکرین جو ہمپر واجب ہین کرینگے۔
ہمین اپنی تمامی خیر خواہ رعایا و ملازمین سے امید واثق ہے کہ وہ بخلوص نیت و صدق دل
بارگاہ ایزدی مین ہمارے عفو ذنوب و مقبولیت حج و واپسی بخیر و عافیت کی
دعا کرینگے۔ اب ہم اپنی رعایا و ملازمین کو اوس احکم الحاکمین کے سپرد کرتی ہین

جو سب مخلوق کا خالق و بادشاہ و حافظ و ناصر ہے۔

اشتہار ثانی بنام ہر خاص و عام مورخہ ۲۴ رجب ۱۳۲۱ھ

خدا کا شکر ہے کہ اوسنے محض اپنے لطف و کرم سے مجکو توفیق زیارت حرمین شریفین زادہما شرفہما کی عطا کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ اول شہر شعبان المعظم سنہ حال مین ہم جہاز پر سوار ہو جائینگے سب پر یہ امر بخوبی عیان ہے کہ جس روز سے اوس شہنشاہ حقیقی نے عنان حکومت میرے قبضۂ اختیار مین دی ہے مینے اپنی رعایا کو عزیز ترین سمجھکر حتی الامکان اونکی خبرگیری و غمگساری اور فریاد رسی و داد دہی کو اپنی راحت و آرام پر مقدم سمجھا اور اپنے محکومین کی آسائش و بہبودی کا خیال ہمیشہ پیش نظر رکھا مگر مجھے اپنے خیال مین اطمینان کلی نہین کہ آیا مجھسے حقوق اون بندونکی جو حق تعالےٰ نے میرے سپرد کیے ہین کما حقہ ادا ہوے یا نہین اگرچہ اللہ تعالےٰ غفار الذنوب ہے اور اپنے بندونکی خطائین معاف فرمانا اوسکی شان کبریائی ہے اور مجکو اوسکے فضل و کرم سے امید ہے کہ وہ غفور الرحیم مجھپر اپنی رحمت مبذول فرماکر میری کل خطاؤنسے درگزر فرمائے کیونکہ مین

ایسے سفر کو جاتی ہون جو وسیلۂ نجات و مغفرت ہے لیکن وہ منصف حقیقی حق العباد سے اوسیوقت چشم پوشی فرماتا ہے جبکہ اوسکی بندے اپنے حقوق معاف کر دین۔ اسلیے سب سے عموماً یہ استدعا ہے کہ ہماری محنت و جانکاہی پر نظر کر کے جس کسی کی نسبت دانستہ و نادانستہ جو کوئی خطا ہمسے واقع ہوئی ہو وہ للہ معاف کر دے۔ اور سب بصدق دل و صفائی نیت دعا کرین کہ خداے تعالیٰ اس سفر دور و دراز بحر و بر کو بخیر و بخوبی انجام پر پہنچائے اور مع الخیر و عافیت ہمکو آپ لوگون سے ملائے۔

اور اسی مضمون کے خریطہ بنام ہزاکسیلنسی حضور ویسراے ہند اور انرایبل ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا لکھے گئے جنکی نقلین درج کیجاتی ہین۔

نقل خریطہ۔ بنام نامی جناب مستطاب نواب لارڈ کرزن صاحب بہادر گورنر جنرل و ویسراے کشور ہند۔ مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء

مخلصہ کے عہد حکمرانی کے گزشتہ دو سال چار ماہ جسطرح گورنمنٹ عالیہ کی خیرخواہی و اطاعت شعاری و انتظام ملکی کی مشقت شبانہ روزی و فکر سود

وبہبود رعایا کی مسلسل دماغ سوزی مین گزرے ہین بیدار مغز باخبر گورنمنٹ سے غالباً مخفی نہین۔ اب چونکہ مخلصہ تہیۂ سفر بیت اللہ شریف کرچکی ہے اور انشاءاللہ تعالےٰ آخر ماہ اکتوبر سنہ حال مین بمبئی سے جہاز پر سوار ہوجائیگی اسلیے بنظر دوراندیشی برٹش گورنمنٹ کی خدمت مین یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوا کہ اگر باقتضاے بشریت کوئی قصور نادانستہ مخلصہ سے سرزد ہوا ہو تو براہ مکرمت معاف فرمایا جاوے اگر رشتۂ حیات مستعار باقی ہے اور مخلصہ بفضل ایزد متعال بخیر و عافیت واپس آئی تو بقیہ عمر مثل اپنے بزرگون کے بدستور خیراندیشی و فرمان برداری گورنمنٹ اور بجاآوری حقوق ملک و رعایا مین بسر کریگی ورنہ بصورت دیگر مخلصہ اپنی تین اولاد کو حوالہ حافظ حقیقی و زیر حمایت برٹش گورنمنٹ عالیہ چھوڑکر توقع کامل رکھتی ہے کہ بپاس رعایت مخلصانہ اسلاف مخلصہ جس اعزاز و اکرام کے یہ مستحق ہین اوسکو گورنمنٹ عالیہ انسے دریغ نفرمائیگی اور انکی صلاح و فلاح کی طرف ہمیشہ اپنی توجہ مبذول رکھیگی نیز فرداً فرداً حضور ہز مجسٹی شہنشاہ معظم و ملک اعظم خلد اللہ سلطنتہ و آن شفیق سے مخلصہ

بعد طلب عفو تقصیرات یہی استدعا کرتی ہے اور امید ہے کہ آن شفیق میری
اس التماس کو قبول فرما کر مخلصہ کا یہ پیام پیشگاہ حضور ملک معظم تک پہنچا کر مخلصہ کو
ممنونیت کا موقع دینگے اور مخلصہ اپنی پوتی صاحبزادی برجیس جہان بیگم
صاحبہ کو بھی جنکے والدین اس سفر مین میرے ہمراہ ہونگے بھوپال مین
چھوڑے جاتی ہے اور استدعا کرتی ہے کہ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کا
بھی جو مخلصہ کے منجھلے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کی
بیٹی ہین۔ گورنمنٹ عالیہ کو ہر طرح پر خیال رہے۔ ایام جمعیت و مرام مدام بکام باد۔

نقل خریطہ بنام نامی مسٹر بیلی صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل
بہادر سنٹرل انڈیا۔ مورخہ ۱۳ رجب سنہ ۱۳۲۱ھ مطابق ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ع

عہد حکمرانی مخلصہ کو گزشتہ دو سال چار ماہ جسطرح گورنمنٹ عالیہ کی خیرخواہی
و اطاعت شعاری و انتظام ملکی کی مشقت شبانہ روزی اور سود و بہبود رعایا کی
مسلسل دماغ سوزی مین گزرے ہین بیدار مغز باخبر برٹش افسران پر مخفی نہین
اب چونکہ مخلصہ تہیۂ سفر بیت اللہ شریف کر چکی ہی اور انشاء اللہ تعالی آخر ماہ اکتوبر

سنہ حال مین بمبئی سے جہاز پر سوار ہو جائیگی اسلیے بنظر دوراندیشی برٹش گورنمنٹ کی
خدمت مین یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوا کہ اگر باقتضاے بشریت کوئی قصور
نادانستہ مخلصہ سے سرزد ہوا ہو تو براہ مکرمت معاف فرمایا جاوے۔ اگر زندگی نے
وفا کی اور مخلصہ کو پروردگار عالم بخیر و عافیت سفر سے واپس لایا تو بقیہ عمر مثل
اپنی وفادار بزرگون کی بدستور فرمانبرداری و خیراندیشی گورنمنٹ وبجاآوری حقوق
ملک و رعیت مین بسر کریگی ورنہ بصورت دیگر مخلصہ اپنی تین اولاد کو حافظ
حقیقی کے حوالہ زیر حمایت برٹش گورنمنٹ عالیہ چھوڑ کر الطاف وعنایت وعہد
گورنمنٹ سے متوقع ہے کہ بپاس رعایت مخلصہ و اسلاف مخلصہ جو جس اکرام
اعزاز کا مستحق ہے اوسکو گورنمنٹ انسے دریغ نفرمائیگی اور انکی صلاح و
فلاح کیطرف ہمیشہ اپنی توجہ مبذول رکھیگی حضور ہز مجسٹی شہنشاہ اعظم و ملک معظم
خلد اللہ سلطنتہ و نواب ویسراے بہادر کشور ہند اور آن شفیق سے فرداً فرداً یہ
مخلصہ بہ طلب عفو تقصیرات یہی استدعا کرتی ہے اور امید ہے کہ آن شفیق
میری اس استدعا کو قبول کرکے مخلصہ کا التماس نواب ویسراے کشور ہند

وحضور ملک معظم دام سلطنتہ تک پہنچا کر مخلصہ کو ممنون عنایت ہونیکا موقع دینگے۔
صاحبزادی برجلیس جہان بیگم صاحبہ اپنی پوتی کو بھی ہمراہ لیجانیکا ارادہ نہیں ہے
اور اپنے مہربان میجر ایل امپی صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ سے مخلصہ کو امید ہے کہ
وہ میری خواہش کے مطابق اونکو وقتاً فوقتاً دیکھتے اور اونکی خبرگیری فرماتے رہینگے
امید کہ صحاح مزاج شفقت امتزاج سے ہمیشہ شاد کام فرماتے رہینگے۔

ہز اکسیلنسی ویسرائے کشور ہند نے میری تحریر کے جواب مین جو خریطہ
بھیجا اوسکا ترجمہ بھی درج ذیل ہے۔

ترجمہ خریطہ منجانب ہز اکسیلنسی لارڈ کرزن صاحب بہادر ویسرائے ہند
مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء

میری معزز دوست۔ آن مکرمہ کا خریطہ مرقومہ ۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء مجکو ملا جسمین
آن مکرمہ نے اپنی زیارت مکہ معظمہ کے جانیکی بابت اطلاع دی ہے آن مکرمہ
اطمینان رکھین کہ برٹش سلطنت کی جو اطاعت و وفاداری آن مکرمہ فرماتی ہین
اوسکی قدر ہمیشہ گورنمنٹ کرتی ہے اور مجکو یقین ہے کہ اس مبارک و مقدس کام

فارغ ہو جانیکے بعد مجکو بر وقت یہ خبر ملیگی کہ آن مکرمہ مع الخیر ہند کو واپس آئین
براے اطلاع ہز مجسٹی شہنشاہ کے آن مکرمہ کا پیام حسب ضابطہ خدمت مین
سکریٹری آف اسٹیٹ یعنی وزیر ہند کی مرسل ہوگا۔ ساتھہ بہت بہت مراسم سلام کے
مین ہون آن مکرمہ کا دوست صادق

دستخط کرزن

وایسراے وگورنر جنرل کشور ہند

ہندوستان سے حج کے جانیوالون کا دو جگہہ قرنطینہ ہوتا ہی ایک ہندوستان کے اوس بندرگاہ مین جہانسے جہاز پر سوار ہوتی ہین یہ قرنطینہ اس ضرورت سے ہوتا ہے کہ تمام ممالک غیر مین ہندوستان کی طاعون کی دگنی مشہور ہے ایسا نہو کہ خوش اعتقاد ہندوستانی جوش عقیدت مین صحت کی مخدوش حالت کے ساتھہ سفر کرین اور ترکی قرنطینہ سی واپس ہوکر زحمت و زیان اوٹھائین۔ یا اگر نہ واپس ہون تو اور جگہہ یہ مرض پہیلائین۔ دوسرا قرنطینہ کامران (قمران) مین ہوتا ہے۔ جو اقوام متمدنہ کی باہمی معاہدہ کی رو سے

تمام ممالک کے حفظ صحت کی غرض سے قائم کیا گیا ہے چونکہ آخر الذکر قرنطینہ اکثر
دول یورپ کے اصرار سے بعض خاص مصلحتونکی بنا پر مقرر رہوا ہے اسلیے
اوسمین کسی خاص رعایت کا موقع نہ برٹش گورنمنٹ کو حاصل تہا نہ دولت علیہ
عثمانیہ کو تاہم میرے ساتہہ دونون سلطنتونکی جانب سی خصوصیت کا برتاو ہوا
جسکی مشکوری مجھے ہر طرح ہے۔ اول الذکر قرنطینہ کا طریقہ میرے لیے اختصاصاً
واعزازاً براہ عنایت برٹش گورنمنٹ نے یہ قرار دیا کہ میرا مع اپنے ہمراہیون کے
شہر سے کسی قدر فاصلہ پر نکلکر دس دن تک سب سی علحدہ رہنا کافی ہے۔
پھر بمبئی مین قرنطینہ کی ضرورت نہ رہیگی کامران کے قرنطینہ کے لیے گورنمنٹ آف
انڈیا کی تحریک سی دولت عثمانیہ نے منظور کر لیا تہا کہ خاص شرائط صفائی
ریل وجہاز مندرجہ بالا کے عملدرآمد ہونے پر قرنطینہ کی ضرورت نہو گی۔ اور
جماعت انتظامیہ حفظان صحت قسطنطینیہ کو بھی اسمین عذر نہ تہا لیکن میری
روانگی سے پہلے بھوپال مین طاعون شروع ہو گیا تہا اسلیے مجبوری اوس
قرنطینہ کی ضرورت ہوئی۔ پھر بھی میرے ساتہہ آسانی پر نظر رکھکر اسقدر رعایت ہوئی

کہ بجائے کامران کے بوسعید مین (جو جدہ کے قریب دو تین میل فاصلہ پر ایک
نہایت خوشنما جزیرہ ہے) میرے جہاز کا قرنطینہ کیا جانا قرار پایا اور یہ امر میری
رائے پر چھوڑ دیا گیا کہ قرنطینہ کی مدت مین چاہون اپنے جہاز مین رہکر بسر کرون
یا اگر میری مرضی ہو تو خشکی پر اُتر کر قیام کرون۔ تاہم گورنمنٹ آف انڈیا نے
اس بارہ مین مزید تحریک سے دریغ نفرمایا۔ اور برابر کوشش جاری رکھی۔ اس
کارروائی کا طرز عمل یہ اختیار کرنا مناسب معلوم ہوا کہ ایک سو سے کچھ زائد آدمی
اپنے ساتھہ رکھکر باقی کو موضع دیپ مین (جو بھوپال سے جنوب کی طرف ۲ میل کے
قریب لب سڑک ریل واقع ہے) بھیجا گیا تا کہ وہان کے میدان مین باتباع
قواعد قرنطینہ دس روز قیام کرین اور خان بہادر منشی عنایت حسین منصرم
نصیر المہامی اور سردار بہادر مرزا کریم بیگ کمانڈنگ افسر وکٹوریہ لانسر ہیں
اس قافلہ کے افسر قرار دیے گئے اور ہمارے مرتبہ قواعد کی پابندی و تعمیل
اونپر لازم کیگئی۔ یہ قافلہ ۲۶ رجب ۱۳۲۱ہجری مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بھوپال
سے روانہ ہوا۔ اور ۲۷ رجب مطابق ۱۹ اکتوبر کو صبح کے چھہ بجے ہمیر قافلہ نے

اون سب کا جائزہ لیا۔ مینے مع اپنے ساتھیون کے مقام قرنطینہ باغات نشاط افزا وحیات افزا کو قرار دیا۔ یہ دونون باغ شہر بھوپال سی شمال کیطرف قریب دو میل کے فاصلہ پر ہین۔ باغ نشاط افزا میری والدہ صاحبہ مغفورہ خلد مکان نے نصب فرمایا تھا اور اوس سے ملا ہوا جنوب کیطرف مینے اپنا باغ حیات افزا نامی لگایا ہے۔ یہ مقام بلحاظ عمدگی آب وہوا اور آبادی سے دور ہونیکے اس ضرورت کیواسطے ایسا مناسب تھا کہ تمام میڈیکل افسرون کو اس رای سے اختلاف نہوسکا۔ اسمین مکانات بھی بقدر ضرورت موجود ہین۔ اور وسعت کے لحاظ سے خیمہ وغیرہ نصب کرنیکی کافی جگہہ ہے بیرونی چار دیواریون نے مزید حفاظتی ضروریات کو کم کردیا ہے۔ پردہ نشینون کیلیے پردہ کا خاطر خواہ انتظام ہوسکتا ہے۔

۲۷ رجب ۱۳۲۱ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو مین مع صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر ومیان محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر وشہریار دولہن صاحبہ صبح کی نماز پڑھکر صدر منزل سی (جو میری سکونتی محل کا نام ہے)

باغ کو گئی۔ جو لوگ میرے ساتھ قرنطینہ مین رہنے والے تھے وہ پہلے ہی پہنچ چکے تھے
جنمین مع صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خان
صاحب بہادر اور سب عورتون نے باغ نشاط افزا مین قیام کیا۔ اور مرد حیات افزا
مین رہے۔ ان دونون باغون مین صرف ایک دیوار حد فاصل ہے جسمین
آمد و رفت کا ایک دروازہ بہی ہے باغ کے باہر ریاست کا ایک عارضی آفس
بہی قائم کر دیا گیا تہا جسکے ذریعہ سے باغ مین کاغذات کی آمد و رفت ہوتی تہی۔
جتنے مدت قرنطینہ مین بہی ریاست کا کاروبار بدستور کیا۔ نواب نصر اللہ خان صاحب
بہادر اور ضروری معزز ارکان ریاست کو حصول ہدایات اور مشورہ امور ریاست
کیواسطے تا قیام بہوپال مجہسے ملتے رہنے کی اجازت تہی مس مکان لیڈی ڈاکٹر
عورتونکو اور میجر میکوارٹ صاحب مردونکو روز مرہ معائنہ کرتے تہے۔ اور اہل قرنطینہ
دیپ کو میجر میکوارٹ صاحب اور ڈاکٹر ویر صاحب وقتاً فوقتاً جا کر دیکہہ دیکہہ
آتے تہے پوری قواعد قرنطینہ کی پابندی و نگرانی اچہی طرح ہوئی اور دس
دن بخیر و خوبی ختم ہوے ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو میجر ایبٹ صاحب بہادر

پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال کے نام ایک چٹھی مینے لکھی تھی جسکا ترجمہ درج ذیل ہے۔

چٹھی موسومہ میجر ایل امپی صاحب بہادر

بسلسلہ آپکی چٹھی مورخہ ۸ اراکتوبر ۱۹۰۳ء نمبر ۸۰ سی ین نہایت خوشی سے اظہار کرتی ہون کہ آپکی مہربانی سے میرے سب کام اچھی طرح ہوگئے۔ اب صرف ایک بات جسکے واسطے آپکو تکلیف دے رہی ہون وہ یہ ہے کہ میرے ساتھہ قرنطینہ باغ مین مرد و مستورات کی تعداد بہت ہے بعد اختتام قرنطینہ جب ہم یہان سے اسٹیشن کو جائینگے تو ہماری ہمراہیان مرد و مستورات اور سامان کے واسطے سواریون اور باربرداریونکی ضرورت ہوگی اور ہمکو شہر سے منگوانا پڑیگا اور ایسی حالت مین شاید قرنطینہ کی پوری شرائط ادا نہ ہوسکین اسواسطے کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارا اسپشل اسیہور لائن پر لاکر ہمارے باغ کی پشت پر لائن مذکور کہ بالکل قریب ہے لگا دیا جائے میرا اسپشل شب کو قریب گیارہ بجے کی جائیگا اور اوسوقت سیہور کی لائن بہی خالی ہوتی ہے اس صورت مین شہر سے گاڑیان منگوانیکی ہوگی اور ریلوے لائن قریب ہونیکی سبب سے ہر شخص پاپیادہ وہان جاکر وارا

ہوجائیگا۔ اگر یہ راے آپکے نزدیک درست ہو تو جنرل ٹرافک منیجر کو ہمارا اسپشل
اس لائن پر لانے کی بابت تحریر فرمادیا جائے اور اگر یہ کام دقت طلب ہو تو
کیا یہ ممکن ہے کہ مین اپنے کارخانہ کی سواریان یہان قرنطینہ مین رکھدون وہ
گھی اور سبج گاڑیون کو دہونی وغیرہ دلادون۔ پس اب جو بات مناسب ہو
اوس سے اطلاع دیجائے اور اوسکی کارروائی مناسب کردیجاوے کیونکہ
میرے جانیکے آٹھہ روز ہین اور روانگی کے پہلے اسکا طے ہوجانا مناسب ہے
آج میجر میکوارٹ صاحب بھی ہین مین اسبارہ مین دریافت کرکے اونسے
صلاح لونگی۔ نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کی زبانی سنکر مجکو خوشی ہوئی
کہ میرے ساتھہ بمبئی تک جانیکی آپکو اجازت ملگئی۔ پس مہربانی کرکے اطلاع
دیجائے کہ آیا آپ میرے ہمراہ اسپشل مین چلینگے۔ یا پہلے ارادہ کے مطابق
مجھسے دو روز پیشتر بمبئی پہنچ جاوینگے اگر آپ میرے ہمراہ چلین تو مہربانی کرکے
اطلاع دیجائے کہ فرسٹ کلاس کا آدھا ڈبہ یعنی ایک کمپارٹمنٹ آپکے واسطے
کافی ہوسکتا ہے یا نہین۔ کیونکہ میرے اسپشل مین ایک پورا ڈبہ فرسٹ کلاس کا ہوگا

جسکے ایک کمپارٹمنٹ مین میجر میکوارٹ صاحب مع اپنی میم صاحبہ کی ہونگے اور نصف خالی رہیگا جو آپکے واسطے تجویز کیا جارہا ہے۔ پس اگر نصف آپکے واسطے کافی نہو تو مہربانی کرکے جنرل ٹرافک مینیجر کو اسپشل مین ایک اور پورے فرسٹ کلاس کے ڈبہ کے واسطے تحریر فرما دیجیے۔

ملفوف چٹھی مسٹر پونسکٹ صاحب بہادر کی خدمتمین ارسال فرماکر مشکور فرمائیے۔ جسکے جواب مین صاحب ممدوح نے بذریعہ چٹھی ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۰۳ع کے مجکو اطلاع دی۔

چٹھی مرسلہ میجر ایل امپی صاحب بہادر مورخہ ۲۱ ر اکتوبر ۱۹۰۳ع

حسب خواہش مندرجہ چٹھی مورخہ ۲۰ ر اکتوبر مینے جنرل ٹرافک مینیجر کو لکھکر دریافت کیا ہی کہ ۲۸ اکتوبر کی شبکو اوس عالیہ کا اسپشل باغ کی قریب لایا جاسکتا ہے یا نہیین۔ ممکن ہی کہ اس تجویز کو حکام ریل پسند نہ کرین اور اوس صورت مین بہتر ہوگا کہ روانہ ہونیکے ایک دن پیشتر گاڑیون کو دہونی وغیرہ دیدیجاوے اور اگر افسران ریلوے نے اوسکو منظور کرلیا تو جب ریل آکر ٹھیریگی۔

اوس جگہہ روشنی لیمپ وغیرہ کی کرنے کی ضرورت ہوگی اور ایسی حالت مین
مین اوس عالیہ کو صلاح دیتا ہون کہ جو لوگ اسپشل مین جانی والی نہین مین
اونکو نہ آنے دیا جائے تاکہ زیادہ ہنگامہ وخلط ملط نہو۔ نیز ہمراہیون کوبہی منع
کردیا جائے کہ وہ طاعون زدہ مقام کے لوگون سے نہ ملین۔ مین ۲۷ تاریخ کی
شام کو بہی روانہ ہونگا تاکہ اٹھائیس تاریخ کی صبح کو جاکر جہاز اکبر کو دیکہون
اور دریافت کرون کہ اوس عالیہ کی آرام وآسائش کا پورا انتظام ہوا ہی یا نہین فقط
لیکن ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو مینجر صاحب ممدوح کی چٹھی آئی اوس سے یہ امر صاف
ہوگیا کہ اسپشل ٹرین میرے کمپ قرنطینہ کے پاس لایا جائیگا۔

چٹھی مرسلہ میجر ابل ایپی صاحب بہادر مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء

درباب آپکی چٹھی مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے
جنرل ٹرافک مینجر نی آپکی اسپشل ٹرین کو ۲۸ اکتوبر کی شب کو آپکی باغ کی پاس لانا
منظور کرلیا ہے لیکن وہ اپنی چٹھی مین بیان کرتے ہین کہ انجن کا مزید صرفہ
فی گھنٹہ عہ دینا پڑیگا خواہ ایک گھنٹہ سے کم ہو لیکن وہ ایک گھنٹہ شمار کیا جائیگا

کرنل ویار صاحب کا ایک تار مجکو یہ بمضمون ملا کہ اونھون نے جہاز اکبر کو دیکھا اور اوسکو حفظان صحت کے مطابق صاف پایا۔

چٹھی موسومہ مسیجر ایل اپی صاحب بہادر مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء

اسوقت جنرل ٹرافک بینجر کی چٹھی موصول ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے کہ تین تیسرے درجہ کے ڈبے اور ایک لگیج کا ڈبہ ۲۸ اکتوبر کی صبح کو دیپ کے مقیمان کے واسطے اسٹیشن پر موجود رہیگا تاکہ بھوپال کے لوگ ان سے اپنا مال و اسباب بار کرالیوین اور میرا اسپشل دس بجکر چالیس منٹ پر شب کو روانہ ہوکر دیپ میں اون گاڑیونکو جوڑلیگا اور بروز جمعہ بتاریخ ۳۰ اکتوبر صبح کے سات بجے واڑی بندر بمبئی میں داخل ہوگا۔ جو کہ میرا داخلہ بمبئی میں باضابطہ ہوگا اسوجہ سے آپ براہ مہربانی انتواپ سلامی اور گارڈ آف آنر کا انتظام فرمادیوین۔
اس چٹھی کی روسے روانگی سے پہلے یہ انتظام کرلیا گیا تھا کہ جو لوگ دیپ کے قرنطینہ میں مقیم ہون اونکی سواری کیواسطے صبح سے ۲۸ اکتوبر کو ایک لگیج کا ڈبہ اور تین تھرڈ کلاس کی سواری گاڑیان اسٹیشن دیپ پر لگادی جائین تاکہ

اوس کیمپ کے لوگ اپنا اسباب و مال بار کر کے سوار ہو رہے ہین۔ جب دس بجکر
چالیس منٹ پر میرا اسپشل دیپ مین پہنچے تو وہ ڈبہ اوسمین جوڑ دیے جائین اور
اونچے اونچے درجونکے مسافر اپنی اپنی گاڑیونمین بیٹھ جائین۔ میجر اہل یہی
صاحب بہادر ہمسے ایکدن پیشتر روانہ بمبئی ہوگئے تہے اور نواب محمد نصر اللہ خان
صاحب بہادر ڈاک گاڑی پر چند گہنٹہ پیشتر بمبئی جا چکے تہے اور پہلے ہی سے
یہ انتظام کر لیا گیا تہا کہ چند معزز ہمراہی ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بمبئی پہنچکر کُل
اسباب جہاز پر بار کر دین اور اس کام کیواسطے ہمراہی منشی اسرار حسن خان
کمیٹی انتظامیہ کے چند معزز اشخاص بہیجدیے گئے جنہون نے اس کام کو نہایت
اچھی طرح انجام دیدیا تہا قرارداد تجویز کے موافق ۶ شعبان ۱۳۲۱ہجری
مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۳ء ۱۲ بجے رات کو جبکہ ٹرین اسپشل کو بموجب قواعد و ضابطہ
بنچور روشنی کے ذریعہ سے صاف کر دیا گیا تہا اور ورود باغ نشاط افزا سے
شمال کے جانب بہوپال انجن ریلوے کی لین پر کھڑی ہوئی تھی ہین مع
صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر اور حمید اللہ خانصاحب بہا

وشہریار دولہن صاحبہ اور تمام اہل قافلہ مقیم قرنطینہ باغ سوار ہوی اور خدا پر
بھروسہ کرکے روانہ ہوئی۔ اسٹیشن بھوپال پر پہنچکر ٹرین میجر میکوارٹ صاحب بہادر
اور اونکی میم صاحبہ کو سوار کرنیکے واسطے چند منٹ ٹھیری اور وہانسے روانہ ہوکر
دیپ اسٹیشن پر ٹھیرائی گئی۔ جہان اہل قرنطینہ کیمپ دیپ کو سوار کرایا اور وہ گاڑیان
جو وہان کے اہل قرنطینہ کا مال اور سواریان لینے کی واسطے پہلی سی کھڑی تھین
جوڑی گئین اور اسپشل روانہ ہوا اس بات کا ذکر بیکار ہے کہ ریلوے
ضروریات کیواسطے اسپشل اور کہان کہان ٹھیرا۔ ۸ شعبان ۱۳۲۱ھ ہجری
مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء جمعہ کے دن اسپشل بخیر وخوبی صبح کی سات بجے کے بعد
واڑی بندر پر پہنچا جہان نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر اور میجر
ایل امپی صاحب بہادر اور صاحب سکریٹری گورنمنٹ بمبئی اور کپتان گودرج
صاحب بہادر اور یوروپین لیڈیان اور جنٹلمین اور وہ ملازمان ریاست جو پہلے سے
بمبئی گئے ہوی تھے اور بعض ہندوستانی تاجر برسم استقبال موجود تھے اور
گارڈ آف آنر حسب قاعدہ صف بستہ تھا گاڑی سے اُترنے پر گارڈ آف آنر نے

سلامی ادا کی اور قلعہ بمبئی سے سلامی کی توپین سر ہوئین - کچھہ لوگون نے پہول اور گلدستہ نذر کیے - اکبر نامی جہاز پلیٹ فارم سے ملا کھڑا تہا یین مع مستورات بسواری فینس ریل سے اوتر کر جہاز پر سوار ہوئی اور کل ہمراہی مرد بہی جہاز پر بیٹھے - صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر اور یوروپین صاحبان جہاز پر مجھسے رخصت ہونے آئے - اس سفر کے انتظامات کے متعلق برٹش گورنمنٹ اور سلطنت عثمانیہ کے مابین جو خط وکتابت ہو رہی تہی (اور وہ بہوپال سے میری روانگی تک) ناتمام تہی اور بعض امور کا آخری تصفیہ نہین ہوا تہا چنانچہ اس رخصت کی ملاقات کی وقت صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر نے جہاز مین مجھسے ذکر کیا کہ میرا قسطنطینہ بوسعید مین غالباً ہوگا اور مفصل اور ٹہیک حال مجھے عدن پہنچکر معلوم ہوگا - بارہ بجے کی بعد جہاز پلیٹ فارم سے علٰحدہ ہو کر پہاٹک کی قریب جا کھڑا ہوا اور چار بجے کی قریب نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر مجھسے رخصت ہونی کو جہاز پر آئی اور پانچ بجے آخر دنکو جہاز نے لنگر اوٹھایا اور ہم سب بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا پڑہکر لبّیک

حاضر ۱۲ — اللہ کے نام کے ساتھہ اوسکا چلنا اور ٹہرنا ۱۲

گویان روانہ ہوے یہ پہلا موقع تہا کہ دریا کا طویل سفر کرنیکا اتفاق ہوا او ہمکو اوسکی وسعت پر نظر دوڑانیکا موقع ملا۔

تیسری فصل سفر دریا

جہاز کی ابتدائی سواری مین متلی اور غیر معمولی انقلاب مزاج لازمی امر ہین۔ میرے جہاز مین صفائی کا عمدہ انتظام ہونیکی وجہ سے الحمدللہ اس قسم کی تکلیف بہت کم ہوئی اور کسی کی مزاج مین زیادہ تغیر نہین ہوا البتہ صاحبزادہ حافظ محمد عبیداللہ خان صاحب بہادر کو زیادہ تکلیف ہوئی اونکے قلب پر اسکا اثر زیادہ تہا اور نبض کی حرکات بد رہوتی تہین لیکن ڈاکٹر میکوارٹ صاحب بہادر کی تدابیر صائبہ سے افاقہ ہوا اور دوہی ایک دن مین کوئی شکایت باقی نرہی۔ دریا کے معمولی عجائب (جنکا ذکر اکثر سفرنامون مین ہے) اس موقع پر قابل ذکر نہین ہین۔ ۱۶ شعبان ۱۳۲۱ھ ہجری مطابق ۷ نومبر ۱۹۰۳ء کو رات کی ۱۱ بجے ہمارے جہاز نے عدن مین لنگر کیا سامنے ہی ایک جرمنی شاہزادہ کا جہاز تہا جسکی روشنی کا

نظارہ نہایت دل آویز تھا اور جبتک وہ جہاز وہان رہا تماشا سے روشنی سے
ہمارے جہاز والونکو بہت دلچسپی رہی - اور روانگی کی بعد بہی دور تک
اوسکی روشنی نظر آتی رہی - عدن مین پہنچنے پر ایک تار (مرسلہ مسٹر ڈیوی
صاحب بہادر کانسل شہنشاہی ہند متعینہ بندر جدہ) کپتان جہاز اکبر کے
نام ملا جسمین لکہا تہا کہ ہر ہائینس بیگم صاحبہ بہوپال کا جہاز قمران مین
نہ ٹہیریگا - براہ راست جدہ آئیگا - صبح کو عدن سے لفٹننٹ کرنل - سی -
ایم - مانکس ڈاکٹر انڈین میڈیکل سروس بغرض معائنہ صحت جہاز کے آئے
اور صحت کی حالت پر اطمینان حاصل کیا - اونسے صاحبزادہ حافظ
محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نے عدن کی سیر کرنیکی خواہش ظاہر کی جو
اونہون نے بخوشی قبول کی اور صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف بمعیت
صاحبزادہ میان حمید اللہ خان صاحب بہادر - سردار بہادر مرزا کریم بیگ
کمانڈنگ افسر وکٹوریہ لانسرز - اور کپتان محمد حسین خان - اور دو ایک اور
آدمیون کو ساتھ لیکر سواری کشتی عدن کی سیر کرنے گئے - اور تقریباً ایک گہنٹہ

کے بعد (یہ خیال کر کے کہ واپسی کے وقت اچھی طرح عدن کی سیر کر لینگے)
واپس آئے۔ لیکن واپسی کے وقت ڈاکٹر صاحب بہادر نے (اس خیال سے
کہ حجاز میں بزمانہ حج اکثر کالرا شائع ہو جاتا ہے۔ ممکن ہی کہ اب بہی ہوا ہو)
میرے کسی ساتہی کو عدن میں اُترنے نہیں دیا۔ حالانکہ خدا کے
فضل سے اسہال وہان امراض وبائی بالکل نہیں ہوے باوجودیکہ
حج اکبر ہونیکی وجہ سے آدمیونکی کثرت تہی۔ خود اہل مکہ کو تعجب تہا۔ اور
میرے آنیکو مبارک سمجھتے تہی۔ ۱۷ر شعبان مطابق ۸ر نومبر ۳ بجے دنکو جہاز نے
لنگر اوٹہایا اور سیدہا جدہ کو روانہ ہوا۔ ۱۱ر نومبر مطابق ۲۰ر شعبان کو راتکو وقت
کپتان نے یہ راے ظاہر کی کہ راتکو جہاز کا جدہ پہنچنا مناسب نہیں ہی۔ اسلیے
رات بہر جہاز یہین گہماتے رہین اور دنکو جدہ پہنچین تو مناسب ہے۔ کوئی جزیرہ
قریب نہ تہا جہان جہاز لنگر کر سکتا اسلیے ہماری طرف سے بہی اعتراض نہیں ہوا
اور کپتان نے اپنی راے کی موافق عملدرامد کیا لیکن اس طرز عمل سے طبیعتین
بے لطف رہین۔ ۲۱ر شعبان مطابق ۱۲ر نومبر ۱۹۰۳ء پنجشنبہ کو دن کے گیارہ بجے

جہاز نے بوسعید پر لنگر کیا جہان قرنطینہ تجویز ہوا تہا - بوسعید اور جدہ
آمنے سامنے ہین جنکے بیچ مین بحر احمر کا ایک حصہ ہے اسلیے ہمارا جہاز
بہ نسبت بوسعید کے جدہ سے قریب ٹہیرایا گیا تہا - تاکہ اسباب وغیرہ کی
آمد و رفت جدہ مین باسانی ہو سکے جب ہمارا جہاز پہنچا - ابوبکر رشیدی اور
عبد العزیز حسب دستور زمزم شریف اور تبرکات لیکر جہاز پر آئے اور بیان کیا کہ
بیت اللہ شریف مین ہر ایک کی خواہش ہے کہ ہمین زمزمی ہون مگر شریف
صاحب نے یہ کہدیا ہی کہ جو کوئی ہمکو پچاس گنی دیگا وہی زمزمی کیا جائیگا -
اسطرح روپیہ لے رہی ہین - اور سید ن خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین صاحب
وائس قنصل مع عہدہ دار قرنطینہ (ہدایا کننٹ) بسواری کشتی جہاز کے قریب آئے
اور معذرت کی کہ جہاز قرنطینہ مین ہے اسلیے ہم اوپر نہین آسکتے صاحبزادہ
حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر اور میجر میکوارٹ صاحب بہادر نے
اونسے باتین کین جنکا ملخص یہ تہا کہ قنصل صاحب بہادر شاہنشاہی ہند متعینہ
جدہ نے معافی قرنطینہ کے واسطے تار دیا ہے امید ہو کہ باب عالی سے منظوری

معافی قرنطینہ کی آجائیگی۔ اسکے بعد یہ سب لوگ جدہ واپس چلے گئے دوسرے
دن جمعہ کو مسٹر ڈیوی صاحب بہادر برٹش قنصل متعینہ جدہ تشریف لائے اور بعد
معمولی اخلاقی گفتگو کے اونہوں نے فرمایا کہ جہاز کی صحت قابل اطمینان ہے
اسلیے ہمنے باب عالی سے استدعاء معافی قرنطینہ کی کی ہے جب سفارت پر
کوئی سیاہ جھنڈا نصب کیا جائے تو معلوم کرلینا چاہیے کہ معافی قرنطینہ کی
منظوری آگئی چنانچہ حسب وعدہ اونہوں نے بذریعہ تار جدہ سے تحریک کی
لیکن قسطنطینیہ سے جواب آنے مین اسقدر دیر ہوئی کہ جہاز چھ دن تک قرنطینہ
مین رہا۔ ساتوین دن چھ بجے شام کو صاحبزادہ میان محمد حمید اللہ خان صاحب
بہادر نے مجھسے کہا کہ لوگون نے سفارت کی کوٹھی پر سیاہ نشان اوڑتے دیکھا ہے
قرنطینہ معاف ہوگیا۔ آٹھ بجے راتکو قنصل صاحب بہادر کی چٹھی میجر مسکوارٹ
صاحب بہادر کے نام باطلاع معافی قرنطینہ کی آئی جسکے بعد مردونکو جہاز سے
اوتار کر خشکی پر لیگئے اور بنجور دیا لیکن عورتونکو میرے پاس خاطر سے جہاز ہی مین
رہنے دیا۔ بنجور کے بعد مرد بھی جہاز پر واپس آگئے اور جیسا کہ عام لوگون کو

قرنطینہ کی پابندی کرنا ہوتی ہے ہمارے ہمراہیونکو نہین کرنا پڑی پیشتر سے
راے قائم کرلیگئی تہی کہ پچاس آدمی جدہ سے مکہ معظمہ روانہ کردیے جائینگے
اسلیے حافظ محمد عبد الرحمن مہتمم کارخانجات ریاست وحافظ سید احمد صاحب بلدار
ومحمد عاقل خان مہتمم کارخانہ ڈیوڑہی خاص کے سانہہ سینتالیس آدمی تجویز لینے کے
بعد سیدہے جدہ چلے گئے جہاز پر واپس نہین آئے۔ ان لوگونکو بوجہ احرام
نہ باندھ سکنے کے سرکار سے قربانی (دم) ملی۔ نو بجے قنصل صاحب بہادر
مع وائس قنصل صاحب جہاز پر تشریف لائے پینے اونسے کہا کہ آج ہی جہاز کا
لنگر اوٹہا دیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ رمضان شریف کی شروع ہونے مین
دو ہی دن باقی ہین اور میری خواہش ہے کہ جہانتک ممکن ہو ماہ صیام
مدینہ منورہ مین بسر کرون قنصل صاحب بہادر اور وائس قنصل صاحب نے فرمایا
کہ شریف صاحب چاہتے ہین کہ آپ پہلے بیت اللہ شریف جائین وہانسے
وہ اپنے اہتمام سے مدینہ منورہ پہنچائین مجھے مدینہ منورہ کا بہت اشتیاق
تہا اور یہ معلوم تہا کہ سرکار خلد نشین جب حج کے واسطے تشریف لیگئی تہین

بعد حج کے اونہون نے مدینہ منورہ جانیکا ارادہ کیا لیکن ایسے واقعات
پیش آئے اور اسقدر خوفناک باتین سنی گئین کہ وہ نہ جاسکین اسلیے مینے
اونکو یہ جواب دیا کہ مین قبل حج کے مدینہ منورہ جانا چاہتی ہون اور یلملم پر
احرام بھی نہین باندہا ہے جسکے بدون حد حرم مین داخل نہین ہوسکتی اوسپر
قنصل صاحب بہادر نے مع وائس قنصل صاحب کے فرمایا کہ شریف صاحب
نے اپنی سواری کا تخت روان مع چار معتمدون کے آپکی سواری کے لیے
بھیجا ہے۔ اوسکی نسبت آپکی کیا راے ہے۔ مین نے اس مہربانی پر
شریف صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مین اپنی سواری کا تخت روان خود
لائی ہون اسکی مجھے ضرورت نہین ہے ہر چہار اشراف معتمد جو اونہون نے
میری حفاظت کے لیے بھیجے ہین اونہین بطور اظہار شکرگزاری اپنے ساتھ
لیے جاؤن گی۔ تخت روان واپس کردیا جائے۔ جب مین نے مدینہ منورہ
جانیکا قصد ظاہر کیا تو وائس قنصل صاحب بار بار شریف صاحب کی ناراضی کا
ذکر کرتے تھے اور بہت مکدر معلوم ہوتے تھے۔ شاید اس سبب سے کہ اون

اور شریف صاحب سے بہت ربط ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد علی یمنی قائمقام
(گورنر) جدہ مع فائق بے نائب قائمقام وڈل بینو میڈیکل افسر اور ایک
بین باشی (افسر فوج) کے آئے اونہون نے بوساطت وائس قنصل صاحب
(جو میرے اور اونکے درمیان مین ترجمان تھے) خیر و عافیت اور حالات سفر
دریافت کیے اور فرمایا کہ سلطان المعظم نے آپکو بحفاظت پہنچا دینے کی بہت
تاکید فرمائی ہے اور دو ضرب توپ مع سات سو عساکر ٹرکش آپکے ہمراہ رکاب
رہنے کا حکم دیا ہے تاکہ آپکو ینبوع سے مدینہ منورہ پہنچائین لیکن یہ احکام بحسناً
قرنطینہ جاری ہوے ہین اب قرنطینہ معاف ہو گیا ہے اسلیے مجھے
خیال ہے کہ وہ جمعیت ینبوع نہ پہنچی ہو گی کیونکہ وہ فوج بحساب اوسی
تاریخ کے مدینہ منورہ سے روانہ ہو گی بہتر ہو گا کہ قریب دو سو آدمی کے
فوج جدہ سے آپ اپنے ساتھہ لیتی جائین۔ اور دو سو ینبوع سے لے لیجیئیگا۔
مینے کہا کہ بہتر ہے لیکن جہاز آج ہی روانہ ہونے والا ہے اسلیے فوج
جلد آجانا چاہیے کیونکہ مجھے رمضان شریف سے پہلے مدینہ منورہ پہنچنا ہے۔

اونہون نے کہا کہ آج اس انتظام مین دقت ہوگی آپ کل تشریف لیجائین
تو مناسب ہے غرض بمجبوری اوس دن بھی وہین رہنا پڑا چار بجے دن کے
احمد آفندی قول آغاشی ۔ وسلیمان آغا یوزباشی وعمر آفندی یوزباشی افسران
کلان مع دیگر ۲۵ - افسران ماتحت و ایک سو چورانوے سپاہیون کی بسواری
کشتی آکر جہاز پر سوار ہوے اور اوسیوقت شریف صاحب کے چارون معتمد
مع اونکے پندرہ ساتھیون کے جہاز پر سوار کر لیے گئے سہولت کے لحاظ سے
یہ انتظام بھی کر لیا گیا کہ ہمراہیان قافلہ کا غیر ضروری اسباب فہرست مرتب
کر کے قنصل صاحب بہادر اور وائس قنصل صاحب اور احمد بسونی کے (جو ہمارے
یہان کا وظیفہ خوار ہے) حوالہ کر دیا گیا اور پانچہزار روپیہ کرایہ وغیرہ کے واسطے
برٹش قنصل صاحب بہادر کے پاس امانت رکھا دیا گیا - اور حافظ عبد الرحمن مہتمم
کارخانہ کو یہ حکم دیا گیا کہ تم ان پچاس آدمیون کے سالار قافلہ مقرر کیے گئے ہو
اور مصارف کے واسطے پانچہزار روپیہ کلدار برٹش قنصل صاحب بہادر کے پاس
رکھدیا گیا ہے اسباب متذکرۂ صدر حسب تجویز برٹش قنصل صاحب بہادر کے

ایک محفوظ مکان مین رکھوا دو اور کمپنی کے سپاہیونکو اسباب کی حفاظت کے واسطے
وہان چھوڑ دو کرایہ و باربرداری اوسی پانچہزار روپیہ سے دیکر اپنی باقی ہمراہیونکے
ساتہہ مکہ معظمہ روانہ ہوجاو۔ کیونکہ ارادہ یہی تہا کہ بعد فراغت زیارت مدینہ
طیبہ کے براہ ینبوع پہر جدہ واپس آکر مکہ معظمہ جائینگے۔ جہاز اکبر کی بابت یہ
قرارداد ہوئی تہی کہ ینبوع تک پہنچا کر واپس آئیگا اور واپسی کے وقت جدہ سے
سوار کر کے ہندوستان پہنچائیگا اسلیے جب برٹش قنصل صاحب بہادر میرے
ملنے کو آئے تہے مینے اون سے خواہش کی تہی کہ مہربانی کر کے ایسا بندوبست
کر دیجیے کہ واپسی کے وقت ینبوع سے جدہ تک مجھے ایک پورا جہاز ملجائے
اونہون نے مجھسے وعدہ کیا کہ مین اسبارہ مین انتظام مناسب کر کے آپکو
لکھہ بھیجونگا۔ اس موقع پر مجھے مسٹر ڈیو ایصاحب کے حسن اخلاق کی بابت
اور اوس امداد کے لیے جو اونہون نے فرمائی اظہار ممنونیت ضرور ہے اور
مین اونکی مہربانی کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ چونکہ قنصل صاحب بہادر اور
وائس قنصل صاحب اور قائم مقام صاحب میری ملاقات کو آچکے تہے

اخلاقی حالت کے اعتبار سے ضرور تہا کہ بازدید کی ملاقات اون سے کیجائے
اور سفر کی حالت مین خود مجکو اسمین بہت دشواری تہی اسواسطے مین نے
صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کو مع صاحبزادہ میان
محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر کے اون صاحبونکی ملاقات بازدید کرنے کو
روانہ کیا ان لوگونکو راستہ ہی مین قنصل صاحب بہادر اور قائم مقام صاحب ملگئے
اور اونکے ساتہہ یہ لوگ جہاز پر واپس آگئے جب وہ لوگ پہر جدہ جانے لگے
تو صاحبزادگان بہادر ممدوح مع سردار بہادر مرزا کریم بیگ اور محمد حسن خان
نائب بخشی کے باحتشام مناسب جدہ گئے اور قنصل صاحب بہادر اور
وائس قنصل صاحب سے ملکر حسب صوابدید قنصل صاحب بہادر قائم مقام
صاحب کی بازدید کو گئے۔ محل حکومت پر ترکی سپاہی پہرہ پر تہا اوس نے
حسب ضابطہ سلامی دی۔ (یہان بجاے لفظ پریزنٹ آرمس کے لفظ سلام در
کہا جاتا ہے۔) جسوقت یہ لوگ محل حکومت مین تہے ترکی سپاہی ہمارے
جہاز کی طرف سوار ہونے کو آرہے تہے اور صف بستہ باقاعدہ روانہ ہو چکی تہی۔

صاحبزادگان بہادر نے قائم مقام صاحب کے کہنے سے اوس جمعیت کو ملاحظہ کیا وہ لوگ اوسوقت مارچ پاسٹ کر رہے تھے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نے مجھسے بیان کیا کہ یہ فوج ایسی شائستہ نہین معلوم ہوتی جیسی گورنمنٹ انگریزی کی فوج ہے۔ الغرض اس تمام کارروائی کے بعد صاحبزادگان والاشان جہاز پر واپس آئے۔ ۲۹ شعبان ۱۳۲۱ھ ہجری مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء جمعہ کو دن کے بارہ بجے جہاز کا لنگر اوٹھا دیا گیا اور ٹھیک چوبیس گھنٹے کے بعد غرہ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ ہجری مطابق ۲۱ نومبر روز شنبہ ۱۲ بجے ہمارا جہاز ینبوع البحر پر لنگر انداز ہوا روانگی کے وقت ہوا بہت تیز تہی اور تلاطم بہی زیادہ تہا جس سے طوفانی کیفیت پیدا ہو گئی تہی اور طبیعتوں مین انقلاب شروع ہو گیا تہا۔ صاحبزادہ میان محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر کو روانگی کے وقت بخار تہا اسلیے اور بہی بے کیفی رہی جب ہمارا جہاز ینبوع پہنچا (چونکہ اوس تاریخ کی روانگی و رسید کی اطلاع وہان نہ تہی) پیشتر سے کوئی انتظام استقبال وغیرہ کا بندرگاہ پر نہ تہا۔ لیکن جہاز کو دیکھتے ہی بہت جلد

ترکش افسرون نے فوج کو جمع کیا اور باضابطہ صف بندی کرکے گارڈ آف آنر لب دریا قائم کردیا۔ سعاد تلو مصطفےٰ آفندی مخاطب بہ فرحت پاشا قائم مقام متعینہ ینبوع بہی ساحل پر آگئے طبیعتون کی بے لطفی اور تکان کے باعث سے یہ ارادہ کیا گیا کہ شام کو جہاز سے اوترینگے اسی خیال سے فرحت پاشا سے کہلا بہیجا گیا کہ ہملوگ جہاز سے دیر مین اوترینگے آپ اپنے سپاہیون کو لین مین جانیکی اجازت دیدیجیے تاکہ اُن لوگون کو تکلیف نہ ہو لیکن اون لوگون نے قبول نکیا اور جواب دیا کہ ہملوگ سلطان المعظم کے حکم سے حضور کی بزرگداشت کیواسطے حاضر ہوے ہین آپ ہماری تکلیف کا خیال نہ فرمائین جبتک آپ کو فرودگاہ پر نہ پہنچا ئینگے ہملوگ یونہین حاضر رہینگے۔ مولوی اعظم حسین کے ساتہہ جو لوگ پہلے بہیجے گئے تہے اوسکا یہ نتیجہ ہوا کہ غیر معمولی آدمیون کا بڑا انبوہ مدینۂ منورہ سے ہمارے استقبال کو آیا جس سے کچہہ نتیجہ نہ نکلا۔ انہین لوگون سے ہماری آمد کی خبر سنکر مدینہ منورہ سے شیخ محمد سعید حوالہ بہ معیت پندرہ اشراف علاوہ خوادم اور شیخ عبد الرحمن الیاس مدنی

ہمراہی تیرہ شرفا علاوہ خدام اور شریف سید عبد اللہ امیر جہینہ اٹھارہ اشراف کے ساتھ اور شیخ نصار ظاہری کے ساتھ پندرہ شرفا اور شیخ خلف برادر شیخ خلیل۔ شیخ احامدہ بہ معیت بیس اشراف کے ایک جہینہ پیشتر سے ینبوع مین استقبال کے لیے آچکے تھے یہ لوگ جہاز پر ہمسے ملنے کو آئے۔ سلام و مزاج پرسی کے بعد حالات سفر دریافت کرتے رہے چونکہ یہ تاریخ یکم رمضان المبارک تھی اور یہ سب لوگ روزہ دار تھے اونہون نے دریافت کیا کہ سرکار عالیہ روزہ سے ہین یا نہین۔ جسکا جواب نفی مین دیا گیا۔ کیونکہ بوجہ سفر ہم روزہ دار نہ تھے۔

سید علی طاہر وتری (جو سرکار خلد مکان کے وقت سے ریاست بہوپال کے تنخواہ دار ہین) ایک کرایہ کا تخت روان ہماری سواری کے لیے لائے تھے چونکہ ہمارے ساتھ تخت روان موجود تھا اوسکا لانا بیکار تھا۔ مگر بخیال اونکی خاطر داشت کے یہ سمجھکر کہ یہ تخت روان بیکار خالی کیون جائے صاحبزادہ میان محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر کی سواری کے لیے رکھہ لیا گیا وہ لوگ جبتک

جہاز پر رہے انسے گفتگو متعلق حفاظت اور سفر کے بذ ترجمانی مولوی اعظم حسین کرتی رہی۔

مولوی اعظم حسین مع مولوی ذوالفقار احمد و مولوی عنایت اللہ و شکری آفندی پہلے سے ینبوع پہنچ چکے تھے اور ایک مکان چھ سو روپیہ کرایہ کا ساحل کے قریب لے رکھا تھا۔

ایک پردہ دار کشتی جو ہمارے جہاز کے کپتان نے باہتمام صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر جہاز ہی پر تیار کی تھی۔ جہاز کے قریب لائی گئی۔ جسکے پردہ کے حصہ میں میں اور شہریار دولہن صاحبہ اور دوسرے حصہ میں صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر او رمیاں محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر اور میجر میکوارٹ صاحب بہادر سوار ہوے جب کشتی ہمیں لیکر کنارہ پہنچی توپخانہ سلطانی سے اکیس شلک سلامی سر ہوئی اور ترکی صف بستہ جمعیت نے باضابطہ سلامی ادا کی۔ کنارہ پر پہنچکر ہماری سواری کا تخت رواں لایا گیا اور میں مع شہریار دولہن صاحبہ کے اوسمیں

سوار ہوئی کہار جو ساتھہ تھے اونہون نے بامداد دوسرے لوگون کی تخت روان
اٹھا کر قیام گاہ کے دروازہ پر پہنچایا اور ہم لوگ مکان مین فروکش ہوے۔
ترکی افسر جمعیت نے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر سے
کہا کہ مطابق فوجی دستور ترکی کے جب کسی رئیس یا امیر کی باضابطہ سلامی
ہوتی ہے تو بعد سلامی کے فوج کا انسپکشن کیا جاتا ہے اسلیے سرکار عالیہ
اسوقت ایسی جگہہ رونق افروز ہون جہانسے ترکی فوج کا جائزہ ہو جائے اور
سپاہی اپنے مقام پر جاوین۔ چنانچہ مین مکان کے ایک دریچہ کے قریب
بیٹھہ گئی جہانسے کل فوج دکھائی دیتی تھی اور حسب قاعدہ فوجی جمعیت کا
جائزہ ہوا علاوہ باضابطہ سلامی کے جب کبھی کوئی شخص تنہا سلام کرتا ہے
تو سلام کرنیوالا اپنے سینہ پر ہاتھہ رکھکر ہتھیلی کیطرف اپنا ہاتھہ چوم لیتا ہے
اور وہی ہاتھہ پیشانی پر لگا لیتا ہے کچھہ خم ہونیکی ضرورت نہین ہوتی۔ یہ سلام
نہایت مؤدب طریقہ کا ہے اور وہانکے امرائے کے دربارونمین عموماً رائج ہے۔
میجر میکوارٹ صاحب بہادر نے اسی مجمع مین ایک پُرزور اسپیچ دی۔

(جو غالباً ہماری گورنمنٹ عالیہ کے ایماسے ہوگی) جسکا ماحصل یہ تہاکہ ٹرکش
گورنمنٹ جسقدر بیگم صاحبہ کو آسائش پہنچائیگی وہ باعث مسرت واتحاد باہمی
دونوں سلطنتون کا ہوگا۔ اسکا جواب ترکی افسرون نے ان لفظون سے
دیا تہاکہ ہم سر آنکہون سے خدمت کرینگے اور جبتک ہمارے امکان مین ہے
بیگم صاحبہ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اگرچہ میرے ساتھہ کے سپاہی پہرہ کیلیے
کافی تہے لیکن باظہار نشان اعزاز و اختصاص میرے سکونتی مکان کے
دروازہ پر ترکونکا پہرہ قائم کیا گیا۔ مصطفےٰ بے عرف فرحت پاشا نے میرے
لیے ہدیتہً مدینہ منورہ کا پانی اور انار اور کہجوریں بہیجین۔ جنکو مینے قبول کیا۔
دوسرے دن میجر میکوارٹ صاحب بہادر مع اپنی میم صاحبہ کے جہاز اکبر پر
جدہ کو واپس گئے اور مینے باربرداری اور سواری کے کرایہ کرنیکو ینبوع مین
پانچ دن قیام کیا۔ شریف صاحب کے معتمدون نے اپنے مصارف کیلیے
روپیہ مانگنا شروع کیا۔ اونسے فہرست طلب کیگئی تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ
حسب تفصیل ذیل ہین۔

شریف احمد بن منصور۔ شریف عبداللہ۔ شیخ درویش۔ شیخ الحباش۔
شیخ عمر۔ شیخ عبدالحفیظ۔ شیخ حازم۔ سلیمان حماسی۔ محمد العویدی۔ عبدالخیر
مبارک اور آٹھہ نفر خدام۔

۳ رمضان المبارک کو مینے عزت لو مصطفےٰ بے آفندی عرف فرحت پاشا
قائم مقام ینبوع کو ایک خط لکھا جسکا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ خط موسومہ عزتلو فرحت پاشا قائم مقام ینبوع

آپسے پوشیدہ نہین ہے کہ ہمارا قصد جلد مدینہ منورہ جانیکا ہے لیکن اونٹ
نہین ملتے ہین۔ اسلیے آپکی مہربانی سے امید ہے کہ براہ مہربانی و عنایت
دوسو اونٹ جسطرح ممکن ہو کرایہ کرا دیجے تاکہ موجب مشکوری ہو۔ اور یہ
ضروری ہے کہ قافلہ منگل کے دن روانہ ہو جاوے۔

صاحبزادہ حافظ محمد عبیداللہ خان صاحب بہادر نے مجھسے کہا کہ
اونٹ یہان بہت ہین مینے تحقیق سنا ہے۔ مگر معتمدان شریف صاحب
اس سبب سے دیر کر رہے ہین کہ اپنے میل کے آدمیونکے اونٹ کرایہ

کرادین۔ تاکہ اونکوبہی نفع ہو۔ اور خود بہی فائدہ اوٹہائین۔ اسلیے ابتک اونٹ
کرایہ نہین کیے ہین۔ اسپر اُن لوگون کو جسقدر تعداد مطلوب تہی اوس سے
بہت کم کر کے اونٹ بتلائے گئے۔ اور قافلہ والونکو اجازت دیدی گئی کہ
اپنے طور پر اونٹ کرایہ کرلین۔ چنانچہ جو اونٹ اونکی معرفت کرایہ کیے گئے
وہ فی اونٹ بارہ ریال کے حساب سے تہے اور جو اونٹ لوگون نے اپنی طور پر
کیے وہ نو روپیہ فی اونٹ کے حساب سے ہوے اگرچہ اوس اثر کے اعتبار سے
جو بدوئون پر معتمدان شریف صاحب کا تہا ممکن تہا کہ آخر الذکر کرایہ دار بدل جاتے
لیکن چونکہ عرب معاہدہ کی بہت قدر کرتے ہین اسلیے نہین بدلے۔ اونٹونکی
بہمرسی مین خلاف توقع ۵ رمضان المبارک تک دیر ہوگئی جو بحساب ینبوع
۶ رمضان تہی۔ اس عرصہ مین دو سو آٹہہ اونٹ کرایہ کرلیے گئے اور چونکہ
اسی راستہ سے واپسی کا ارادہ تہا کچہہ اسباب جو زائد سمجہا گیا حفاظت کا مناسب
انتظام کر کے بہ ترتیب فہرست ینبوع مین چھوڑ دیا گیا۔

نوٹ اب یہان سے تاریخونکا اندراج بحساب رویت ینبوع کیا جائیگا

کیونکہ مدینہ منورہ تک وہی تاریخ قائم رہی۔

۷ رمضان المبارک پنجشنبہ کو قریب بارہ بجے دن کے ینبوع سے قافلہ روانہ ہوا۔ قافلہ کو رخصت کرتے وقت کمانیر فوج ترکی نے اپنے سپاہیون کو متوجہ کرکے اسپیچ دی جسکا خلاصہ یہ تہا کہ اے میرے بچو بیگم صاحبہ بھوپال مسلمان ہین اور حج کیلیے تمہاری سرزمین پر آئی ہین اسلیے جہانتک تمسے ہوسکے اونکی اطاعت و فرمان برداری اور حفاظت کرو اور یہی تمہارے سلطان کا حکم ہے۔ دیکھو ذراسی فروگذاشت مین تمہارے آقا کی ناراضی اور تمہاری قوم کی بدنامی ہوجائیگی فقط

علاوہ اوس جمعیت کے جو جدہ سے ہمارے ساتھ آئی تھی ینبوع سے حسب ذیل فوج ہمارے ساتھ ہوئی۔

جو لوگ مدینہ منورہ سے آئے تھے ۵۳

افسران ماتحت ۴

سپاہی ۵۰

خاص فوج ینبوع علاوہ توپخانہ	۶۳
بین باشی	۱
ساغ قلاغاسی	۱
افسران ماتحت	۹
سپاہی	۵۲
میزان کل	۲۳۲

بین اس تاریخ تک روزہ سے تہی - چار بجے کے قریب مصلی پر قافلہ کا مقام ہوا - یہ جگہہ بلند پہاڑ پر واقع ہے جہان صرف ایک کنوان ہے جسکا پانی گدلا سرخ رنگ ہے - مزا بھی اچھا نہین ہے - اگرچہ بوبین کوئی تغیر نہین ہے - ہمارے ساتہہ ینبوع سے پانی بھر لیا گیا تہا وہی کام آیا حتی کہ جانورون کو بھی پلایا گیا راستہ کا اکثر حصہ چٹیل میدان تہا جسمین جابجا پتھرونکی ٹیلیان دکھائی دیتی تہین - قیام قافلہ کے بعد ترکی فوج نے گرد ایک حلقہ کی طرح اپنا پہرہ قائم کیا دس دس قدم کے فاصلہ پر ایک ایک ترک

قافلہ کیطرف پیٹھہ کیے بہری بندوق لیے کھڑا تھا اور کئی کئی کارتوس بہی پاس تھے
مین مع شہریار دُلہن صاحبہ وصاحبزادگان والاشان خیمہ مین جو ہمارے
لیے نصب ہوا تھا اوتری - نو بجے رات کو فوجی دستور کے موافق توپ چلی
جسکے بعد باہر سے کسیکو قافلہ مین آنیکی اجازت نہ تھی رات نہایت امن و
آرام سے گزری - بحالت رفتار قافلہ تخت روان کے گرد بہوپال کی فوجی
جمعیت جلو مین تھی اوسکے گرد ترکی سپاہ تھی - چار چار پانچ پانچ منٹ کے
بعد چارون طرف ترکی بگل بجتے تھے -

۸ رمضان المبارک روز جمعہ سات بجے صبح کو قافلہ کا کوچ اوسی
ترتیب وحفاظت سے ہوا جو پہلی منزل مین تھی - یہ منزل اگرچہ طویل تھی
لیکن راستہ کا اکثر حصہ میدانی تھا بعض ایسے میدان ملے جنہین دیکھکر
صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر
پولو کی لکڑیان ساتھہ ہوتین تو اوسکے لیے یہ جگہ بہت موزون تہی ایک
جگہ صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف گھوڑا دوڑاتے ایک طرف نکل گئے

جہان اونکو تین بدو ملے - اور سلام علیک کے جواب مین بعد وعلیکم السلام
کے انکے سامنے روٹی و پیاز و پنیر پیش کیا صاحبزادۂ موصوف اوسکو
کہانے لگے (کیونکہ عرب مین اگر کسی شخص کی دعوت قبول نکیجائے تو وہ
اپنی ہتک سمجھکر رنجیدہ ہوتا ہے) روٹی کہاتے ہی مین ایک بدو نے کہا
اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ صاحبزادۂ صاحب بہادر نے فی الفور آئینہ کا
اللہ مہربانی کرنیوالا ہے اپنے بندون پر ۱۲
باقی حصہ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پڑہ دیا - اونہون نے
روزی دیتا ہے جسے چاہے اور وہ قوت و عزت والا ہے ۱۲
پوچھا کیا تم حافظ ہو؟ صاحبزادۂ صاحب بہادر نے کہا الحمدللہ مین حافظ
ہون - پہر اون لوگون نے کچھ کہجورین بہی سامنے رکہین یہ وہین تہے کہ
لشکر مین خیال پیدا ہوا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر کدہر تشریف لیگئے -
اور لوگ مشوش ہوے لیکن تہوڑی ہی دیر مین یہ آگئے - حلمی آفندی نے
پریشان ۱۲
بطور دوستانہ فہمائش کی کہ یہ بلاد ہند نہین ہین جہان آپ آزادی سے
شہر ۱۲
پہر سکین - یہان اکثر خطرات کا سامنا ہوجاتا ہے آیندہ احتیاط رکہیے - اونہون نے
جمع خطرہ یعنی اندیشہ ۱۲
کہا کہ میرے ساتہہ تو وہ لوگ بمدارات پیش آئے تاہم احتیاط رکہونگا - نو بجے

رات کو بیر سعید پر قافلہ کا مقام ہوا۔ حسب معمول پہرہ بندی ہوئی اور توپ داغی گئی اور اس ایما سے ترم بجا کہ جو سپاہی پہرہ پر ہین وہ پہرہ پر رہین باقی کمر کہولکر آرام کرین۔ بیر سعید کا شیخ ملاقات کو آیا اور انعام کا طالب ہوا جسکو یہ جواب دیا گیا کہ ہم اسی راستہ سے واپس آئینگے اوسوقت دیکہا جائیگا مولوی اعظم حسین نے اوسکی موجودگی مین کہا کہ الحمد للہ حضور کا راستہ بہت امن و آسائش سے طے ہو رہا ہے۔ جب مین سال گزشتہ مین یہان آیا تہا تو بڑی لڑائی ہوئی تہی۔ اور سات آدمی میرے قافلہ کے مارے گئے تہے اوسکے جانیکے بعد صاحبزادہ صاحب بہادر نے اونسے کہا کہ اوسکی موجودگی مین ایسا کہنا مناسب نہ تہا کہ جس سے اوسکو تحریک ہو۔ انہون نے عذر کیا کہ مین تو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا شکر کرتا تہا۔ عنایت ۱۲

یہ رات بہی امن و عافیت سے بسر ہوئی۔

۹ ر رمضان المبارک کو صبح سویرے بیر سعید سے کوچ ہوا۔ تمام رستہ کوہستانی تہا سامنے بڑے بڑے پہاڑ دکہائی دیتے تہے لیکن راستہ ایسے

خم و پیچ سے گیا تھا کہ پہاڑ سب بچتے جاتے تھے کیونکہ وہ ایک پہاڑ نہ تھا
بلکہ متعدد پہاڑیونکا مجموعہ تھا۔ عصر سے پہلے ایک میدان کے بعد کھجور کا
شاداب باغ نظر آیا۔ یہ زمین ایسی تھی جیسے کسی خشک شدہ تالاب کی ہوتی ہے۔
ایک میٹھے پانیکا چشمہ بھی تھا قریب مغرب کے عین حمراء پر قافلہ کا قیام ہوا
یہ ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے جو چارونطرف پہاڑیونسے گھرا ہوا ہے
کھجورونکے باغات اور ایک خام مسجد اور ایک نہر یہان ہے۔ ایک چھوٹی
سی گڑہی جسمین پچاس ترک رہتے ہین مع ایک چھوٹی سی آبادی کے ہے۔
قریب ہی حضرت عباس اور چند بزرگونکے مزار ہین جنکی زیارت اکثر
اہل قافلہ نے کی تھی۔ مقام کی تروتازگی دیکھکر یہ خیال ہوا تھا کہ ایکدن
یہان قیام کرینگے لیکن شب کو یہ واقعہ پیش آیا کہ آٹھ بجے ادہر اودہر سے
بندوقونکی آواز آنے لگی اور ایک خط شیخ البداویکا شریف احمد ابن منصور
کے پاس آیا جسمین یہ لکھا تھا کہ اگر تم لوگ قبیلہ کلب علیخان سے ہو تو انھون نے
ہمارا پانسو روپیہ سالانہ راستہ دینے پر مقرر کیا تھا اور ہندوستان پہنچکر

سردار بدوونکا ۱۲

وعدہ خلافی کی۔ دیدو۔ اور آیندہ دینے کا وعدہ کرو اور اگر اونکے قبیلہ سے نہو تو ہمکو معقول انعام دو ورنہ ہم کہاٹی حذیفہ پر ٹہیرے ہین۔ بغیر لڑے تمہارے قافلہ کو مدینہ منورہ نجانے دینگے۔ اسی مضمون کا ایک خط ابو جود مدنی کے پاس آیا جو اوسنے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کو دیا۔ اونہون نے اس خطرہ کا ذکر مجھسے کیا۔ اور یہ کہا کہ حلمی آفندی سے بہی اسکا مشورہ کرتا ہون دیکھون وہ کیا کہتے ہین۔ غرض اونسے جاکر مشورہ کیا اور خط لکھوایا۔

مینے صاحبزادہ صاحب بہادر سے یہ بہی کہا تہا کہ اگر یہ لوگ روپیہ دینے سے لڑائی جہگڑہ نکرین تو دیدیا جائے جانکا صدقہ مال ہے۔ مگر اونکے مردانہ استقلال اور ہمت نے گوارا نکیا اور بعد مشورہ حلمی آفندی اس بات پر آمادہ ہوگئے کہ ایک پیسہ ندینا چاہیے کیونکہ انکے بہت قبیلہ اور جماعتین ہین کہانتک دینگے اور یہ اپنی طمع سے باز نہ آئینگے۔ ظاہرا معتمدان شریف صاحب مکہ کی بہی اس سازش مین شرکت معلوم ہوتی تہی۔

بجز ہم دونون مان بیٹون اور حلمی آفندی کے اور سب قافلہ والون کی یہی راے تہی کہ روپیہ دیا جائے۔ اور اون خطونسے سخت تشویش پہیلی ہوئی تہی۔

جب بندوقین چلین تو معتمد ان شریف صاحب سے اوسکا سبب دریافت کرایا گیا۔ اونہون نے جواب دیا کہ دریافت کرنیکو آدمی بہیجا ہے غالباً جن لوگون کے خط آئے ہین وہ یہ ظاہر کرتے ہین کہ ہم ضرور لوٹینگے۔ دو گہنٹے بعد جب کہ بندوقین دس فیر کے قریب چلکر موقوف ہوگئی تہین اونہون نے کہلا بہیجا کہ بدؤنکے غلام پہاڑون پر بندوقین چلاتے پہرتے تہے۔ کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے۔ تین بجے راتکو پہر بندوقین چلنا شروع ہوئین مگر کوئی سبب صاف نہین معلوم ہوا۔

یہانکے شیخ نے ہماری دعوت کی تہی جسمین دو دنبہ اور کچہ خام چاول بہیجدیے تہے۔ اور ہمنے قبول کر لیے تہے۔ ان واقعات کے بعد ایک دن کے قیام کا ارادہ فسخ کر دیا گیا بندوقین چلتے ہی فوجی کرلوسی مین

سخت احتیاط شروع ہو گئی - دائرہ کے سپاہی ایک بلند آواز سے لفظ قراقول اور دوسرا حاضر ول کہتا تہا - رات کو کچہہ بدو چلتے پہرتے دکہائی دیئے دریافت سے معلوم ہوا کہ یہانکا شیخ ملاقاتکو آیا ہے - رات تردد سے بسر ہوئی -

۱۰ رمضان المبارک سات بجے صبح کو بیر حمرا سے قافلہ روانہ ہوا - ترکی جمعیت کی ترتیب بدل گئی - تخت روانکے گرد محافظت زیادہ تہی اور جمعیت ترکی قافلہ کو چارونطرف سے گہیرے ہوئے تہی - کام نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے ہو رہا تہا - ترکی ہراول جمعیت ہر خطرناک پہاڑ پر چڑہ جاتی تہی اور راستہ صاف کرکے جہنڈی ہلاتی تہی جسکے اشارہ سے قافلہ چلتا تہا - بعض ایسے بلند پہاڑ تہے کہ اوپر کے آدمی چہوٹے چہوٹے معلوم ہوتے تہے - معتمدان شریف صاحب نے کچہہ آدمی پیشتر بہیجدیے تہے کہ دیکہیں بدوؤنکا مجمع کہاں ہے - اونکو سمجہادو کہ لڑیں نہیں ہم انعام دلادینگے - لڑینگے تو شریف صاحب سخت ناراض ہونگے - ان لوگون نے

۱۱ بجے آکر کہہ دیا تھا کہ راستہ مین بالکل امن ہے اور لوگ لڑائی پر آمادہ نہین ہین اس بیان سے قافلہ والونکو اطمینان ہوا لیکن ترک ویسی ہی مستعدی سے اپنا کام کر رہے تھے۔

گھاٹی خیف پر ایک بجے دن کے کچھ بدو چڑھتے ہوئے دکھائی دیئے اور اوپر سے گولیان آنے لگین۔ ایک گولی صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کے بالکل قریب سے نکلی کہ وہ بال بال بچ گئے۔ انہین کے پیچھے شریف صاحب کے معتمدونکا اونٹ تھا جو اس گولی کے آتے ہی ہنس پڑے تخت روان پر بھی کئی گولیان آئین لیکن خدا کے فضل سے کسیکو صدمہ نہین پہنچا۔ فی الفور ایک ترکی گارد پہاڑ پر پہنچ گیا اگرچہ بدو پہلی ہی بھاگ چکے تھے لیکن اب پورا اطمینان ہوگیا (یہ وہ گھاٹی ہے جہانکے بدو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کئی بار لڑے تھے)

سال گزشتہ مین بھی یہان قوم حامدہ سے سخت لڑائی ہوئی تھی اوس عہد تک کہ ترکون کو اندیشہ تھا ویسی ہی احتیاط قائم رکھی جب وہ حد ختم ہوئی ترک

ترانہ مسرت گاتے ہوے پہاڑ پر سے اوتر آئے۔ صاحبزادہ صاحب بہادر نے میرے تخت رواں کے پاس آکر کہا کہ یہ لوگ ظاہر کرتے ہین کہ اب خوف کی جگہہ نہین ہے۔

حلمی آفندی کو بلا کر بیٹے اونکا اور اونکے سپاہیون اور سلطان المعظم کا شکریہ ادا کیا جسکے جواب مین اونہون نے کہا کہ آپ ایک معزز خاتون بیگم بہوپال ماتحت برٹش گورنمنٹ ہین جنکی سخت حفاظت کا بار ہمکو حکم ہوا ہے۔ ہمکو ہمیشہ اپنا خانہ زاد اور سپاہیونکو اپنی اولاد تصور فرمائیے۔ یہ ہمیشہ حضور کی حفاظت اور خدمت مین ویسے ہی سرگرم رہینگے جیسے حضور کی فوج ہند مین حضور کی خدمت کرتی ہے۔

یہان ایک چہوٹا سا ویران گاؤن بدؤنکا۔ اور جا بجا پانی کے چشمے ہین پہاڑ پر کہجور کا باغ ہے جہانسے ایک نہر جاری ہے لیکن گاؤن مین کوئی آدمی نہین ہے۔ گرمی کی شدت اور سپاہیونکے تہک جانے اور ظہر کی نماز کا وقت ہونیکی وجہ سے تہوڑی دیر ٹہیر گئے۔ آبدار خانہ کے اونٹونکو آگے

بڑہا کر حکم دیا گیا کہ ترکون کو خوب پانی پلاؤ۔ جانورونکو پہاڑی چشموںسے پانی پلایا گیا۔
مگر یہ پانی اچھا نہین تہا۔

خیف ایک بستی ہے جہان دو منزلہ سہ منزلہ عمارتین ہین۔ جو کی منڈہی بہی ہے۔ یہان قافلہ نہین ٹہیرا۔ جمالون نے چلتے چلتے اونٹونکے لیے جو خرید لیے۔ مغرب کے قریب ایک وسیع رتیلے میدان مین قافلہ ٹہیرا۔ یہان ایک گہرے کوئین کے پاس قلعہ ہے جسمین پچاس ترکون کی جمعیت رہتی ہے رات کو قلعہ مین قیام کرنیکا ارادہ تہا لیکن افسر جمعیت قلعہ نے یہ رائے دی کہ اگر بدؤن نے قلعہ گہیر لیا اور راستہ بند کر دیا تو صبح کی منزل مفت کہوٹی ہوگی۔ اسلیے مناسب ہے کہ میدان مین قیام کیا جائے سب لوگون نے اس صوابدید کو پسند کیا اور میدان مین قافلہ اترا۔ حفاظت کا پورا بندوبست کیا گیا اس منزل کا نام بیر عباس تہا۔

یہان کے شیخ نے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر سے بیان کیا کہ قرب و نواح کے شیوخ اپنی قوم کے ساتہہ آ گئے ہین۔ اسلیے

آج محل خوف ہے۔ جنہون نے بندوقین چلائی تہین اوس قوم کے لوگ بہی
شیوخ کے ساتہہ انعام مانگنے آئے ہین۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ خان
صاحب بہادر نے کہا کہ تم کیا انعام مانگتے ہو۔ ہمارے قافلہ پر گولیان چلائین۔
درپے آزار ہوے اور اولٹا ہمین سے انعام مانگو۔ اونہون نے کہا کہ ہم تو
آپکے خیر خواہ اور بہی خواہ ہین اور جان نثاری کو حاضر ہین ہمکو انعام دلوائیے
صاحبزادہ صاحب بہادر نے جوابدیا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو اون لوگون کو
جنہون نے گولیان چلائی تہین حاضر کردو۔ اونہون نے جواب دیا کہ گولیان
ایسے لوگون نے چلائی تہین جنہون نے حلف کرلیا تہا کہ اگر قافلہ پر گولی چلائین
تو اونکی زوجہ پر طلاق۔ اسی قسم کے اوتارنیکو چلائی تہین اور وہ غلام تہے
اسکے بعد احمد ابن منصور نے استدعا کی کہ مینے ان لوگون سے جہگڑا ایکہیڑا
نکرنے کی شرط پر چار ہزار روپیہ انعام دلادینے کا وعدہ کیا تہا آپ بپاس
رعایت میرے ان لوگون کو چار ہزار روپیہ انعام دلادیجیے۔ ہمنے محض
اس لحاظ سے کہ یہ لوگ دیار عرب کے رہنے والے ہین اور مستحق الخیر

وہمارے ساتہہ کیسا ہی برتاؤ کیا ہو۔ یہ چار ہزار روپیہ دینا منظور کر لیے
ورا وسکی تقسیم کا اہتمام احمد ابن منصور کے حوالہ کیا۔ مابین تقسیم آپس مین
یب وغریب جھگڑہ ہوا کوئی کہتا تہا کہ ہمارا نام شیوخ مین نہین لکہا ہمارا ہتنک
ا۔ کوئی کہتا تہا کہ ہماری جماعت زیادہ ہے اور ہمکو روپیہ کم دیا گیا۔
ے آپس مین لڑنے کو تیار تہے۔

۱۱ رمضان المبارک دوشنبہ کی صبح کو بیر عباس سے روانگی ہوئی حفاظت کی
یب رہی جو گزشتہ منزل مین تہی۔ اور ویسی ہی احتیاط کے ساتہہ حفاظت کا
یاری سے انجام دیا جاتا تہا۔ راستہ مین بفضل الٰہی سب طرح
ان رہی۔ تہوڑی دور چلکر درمیان بیر عباس و بیر درویش کے کچھہ
درخت ملے جہان ایک کنوان بہی تہا۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان
رنے میرے تخت روانکے پاس آکر کہا کہ مدینہ منورہ سے
تین سو سپاہ و توپخانہ حضور کے استقبال کو آرہے ہین۔
لر کے صاحبزادہ صاحب بہادر نے اپنا گھوڑا آگے بڑہایا۔

سردار بہادر میجر کریم بیگ اور کپتان محمد حسین خان اونکے ساتھ ہولیے۔
اونہون نے جمعیت کے قریب پہونچکر افسر جمعیت سے معمولی اخلاقی گفتگو
کرنیکے بعد اونکو یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنی سپاہ کو بہین قاعدہ سے جما دیجیے
کیونکہ حضور سرکار عالیہ کی سواری بہت قریب ہے اور یہان پہنچ جائین
کچھہ زیادہ دیر نہین ہے امید ہے کہ جب تک آپ قاعدہ سی فوج کی صفین
درست کرینگے سواری یہان پہنچ جائیگی۔ افسر موصوف نے صاحبزادہ صاحب
بہادر ممدوح کے کہنے کے موافق اوسی جگہہ اپنے لوگونکو ٹہیرا کر صف بستہ
کر دیا اور توپخانہ بہی قرینہ سے لگا دیا۔
جہان یہ لوگ ملے تھے ایک ریت کا میدان اور ببول کے درخت تھے
جب ہمارا محمل وہان پہنچا تو فوج نے باضابطہ سلامی ادا کی۔ اور توپخانہ سے
اکیس فیر سلامی کے سر ہوے بسبب کثرت ہمراہیان اور اونٹو نکے
ہمارا قافلہ قریب قریب ایک میل کے طول مین چلتا تہا۔ سلامی کی
توپو نکے چلنے پر یہ خیال پیدا ہوا کہ قافلہ کے پچہلے لوگ یہ خیال کر کے کہ

بدؤنسے لڑائی ہونے لگی گھبرانجائین۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نے بلحاظ دوراندیشی کچھہ سواران ہمراہی کو بہیجا کہ وہ سب قافلہ والونکو فوج استقبالی کی آمد اور شلک سلامی کے سر ہونیکی اطلاع دیدین تاکہ کسیطرح کی بے اطمینانی قافلہ مین نہ پیدا ہو لیکن سوار کے پہنچنے تک قافلہ مین انتشار شروع ہوگیا تہا۔ اور سب سوار و ہمراہی ہماری طرف آنے لگے۔ اس خیال سے کہ بدؤنسے لڑائی ہوگئی ہم بہی اوسمین حصہ لین ایسی حالت مین صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کے مرسلہ سوارون نے پہنچکر اونکو مطمئن کیا غرض اونکا انتشار دفع ہوا اور مستورات کی تشویش بہی دور ہوئی۔

جو فوج مدینہ منورہ سے ہمارے استقبال کیواسطے آئی تہی اوسکی تعداد حسب ذیل تہی۔

توپخانہ بہی اونکے ساتہہ علاوہ تعداد مذکورہ کے تہا۔

افسران اعلی۔ بین باشی (۱) قول آغاشی (۱) ۲

افسران ماتحت ۶

سپاہی ۔ ۱۵۰

میزان ۱۵۸

عشا کے بعد قافلہ نے بیر درویش پر مقام کیا۔ حسب معمول عساکر ترکش نے حفاظتی انتظام کیا۔

۱۲ ر رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ ہجری سہ شنبہ کی صبح کو قافلہ نے بیر درویش سے کوچ کیا۔ راستہ اگرچہ پہاڑی تھا لیکن خدا کی فضل و کرم سے امن و عافیت سے گزرا کسی قسم کا تردد یا خطرہ پیش نہیں آیا۔

جب قریب بیر علی کے پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہاڑ کے اوپر سے مدینہ منورہ کے آثار دکھائی دیتے ہیں اہل قافلہ وفور شوق سے بے ساختہ پہاڑ کیطرف دوڑ پڑے۔ اوسوقت کا سماں تمام عمر بھولنے کے قابل نہیں ہی۔ ہر شخص کا سچے جوش عقیدت کے ساتھہ اتنی مصیبت اوٹھانیکے بعد آثار دیکھنے کیلیے پہاڑ پر جانا اور فور مرام کی سچی خوشی کے ساتھہ وہ متبرک منظر دیکھکر باواز بلند درود کا پڑھنا ایک نہایت متبرک اور دلکش سماں تھا (یہ بات بھی قابل ذکر ہے

کہ اس میدان مین ایک قسم کی خوشبو آتی تھی جس سے دماغ معطر ہوا جاتا تھا)
بیر علی سے کچھ دور آگے بڑھکر آثار بلدۂ طیبہ کے صاف اور سامنے نظر
آنے لگے اور اہل قافلہ مین سے اکثر لوگ بنظر تعظیم پا پیادہ ہو گئے۔ راستہ مین
جابجا چھوٹی چھوٹی آبادیاں ملین اور ایک پختہ مسجد بھی ملی تھی۔ نو بجے شبکو
قافلہ نے بیر عروہ پر قیام کیا۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلہ پر
ہے چونکہ مدینہ منورہ بہت نزدیک تھا۔ صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان
صاحب بہادر رات ہی کو دس بجے سلام کے واسطے حرم نبوی مین
چلے گئے۔ بیر عروہ پر قاضی صاحب اور مفتی صاحب مدینہ منورہ اور اکثر اکابر و
معززین میرے استقبال کو آئے۔ میری سواری کے لیے ایک بگھی
آئی لیکن اس سبب سے کہ پردہ کا مناسب انتظام اوسمین نہو سکا تھا مین خود
سوار نہوئی۔ شب کو حفاظت کا انتظام ہمیشہ کی بہ نسبت آج زیادہ رہا اور
ترک لوگ زیادہ اہتمام سے قافلہ والونکو آگاہ کرتے تھے کہ یہان بدوافض کا
مقام قریب ہے اسلیے بہت احتیاط رکھو۔

۱۳ رمضان شریف روز چہار شنبہ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۰۳ء جو ہماری رویت کے حساب سے ۱۲ رمضان شریف کی تھی ہمارے مدینہ منورہ پہنچنے کا دن تھا۔

جلوداروں کے لباس تبدیل کرائے گئے۔ سپلے باندھنے کیواسطے دیئے گئے تخت رواں کے اونٹوں پر دوشالے ڈالے گئے آٹھ بجے دنکو صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نے مجکو اطلاع دی کہ شیخ الحرم نے اپنے داماد کو حضور کے استقبال کے لیے بہیجا ہے اور وہ حضور سے کچھ کہا بھی چاہتے ہین اسلیے مینے اونکو بلوالیا خیمہ کے باہر داماد شیخ الحرم اور سید الیس مترجم بیٹھے اور اندر چلمن کے پردہ مین مین بیٹھی بعد سلام علیک و مزاج پرسی کے شیخ الحرم صاحب کی طرف سے پیام دیا کہ آپکے آنے سے بہت خوشی ہوئی اور سلطان المعظم نے بار بار تار دیے ہین کہ بیگم صاحبہ بھوپال کی خاطر و مدارات مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھو۔ مینے اوسکے جواب مین شکریہ ادا کیا بعد اوسکے اونہون نے کہا کہ شیخ الحرم صاحب نے

یہ بھی کہا ہے کہ شریف صاحب نے سید صافی صاحب کے مکان مین آپ کا قیام تجویز کیا ہے اور اسیوجہ سے کہ سید صافی سلطان کا مغضوب ہی ہیٔن اونکے مکان مین آپکا ٹھیرنا مناسب نہین سمجھتا اور اگر آپ وہان ٹھیرینگی تو ہیٔن آپکے سلام کے واسطے آنے سے معذور ہون مینے اسکے جواب مین کہا کہ مین آپکے اور سلطان المعظم کے ملک مین زیارت نبوی کیواسطے آئی ہون اور آپکی اور شریف صاحب کی مہمان ہون کیونکہ آپ سلطان المعظم کے متوسلین ہین اب جو مکان شریف صاحب نے میرے لیے تجویز کیا ہے اوسمین ٹھیرونگی اگر وہ مکان حرم شریف سی دور ہوا اور مجکو حرم محترم کی جانےمین تکلیف ہوئی تو چار روز کے بعد جو مکان آپنے حرم کے نزدیک میری لیے تجویز کیا ہے مین اوسمین آجاؤنگی۔

نو بجے دنکے بعد مین مع شہریار دولہن صاحبہ و صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر روانہ مدینہ منورہ ہوئی۔ راستہ مین جوق جوق آدمی مدینہ منورہ سی آتے

دکھائی دیتے تھے اور اکثر لوگ تذکرہ کرتے تھے کہ اہل مدینہ منورہ کسیکے استقبال کو شہر سے باہر نہین آتے یہ خصوصیت صرف بیگم صاحبہ بھوپال کیواسطے ہوئی جسقدر ترکی میرے ساتھہ تھے وہ سب صرف میری ہی سواری کے ساتھہ ہوگئے۔ اسلیے علاوہ بینڈ کے غلامونکا باجہ بھی ساتھہ تھا۔ سواری بہت تزک و احتشام کے ساتھہ جارہی تھی قریب گیارہ بجے دنکے شہر کے دروازہ پر پہنچی جسکا نام باب عنبریہ تھا۔ دروازہ کے باہر عزت لو حسن مظفر پاشا محافظ یعنی گورنر مدینہ منورہ اور خزینہ دار صاحب حرم شریف نے مع فوج و بینڈ و توپخانہ استقبال کیا توپخانہ نے اکیس فیر سلامی کے سر کیے اور ایک خیمہ مین جو پہلے سے نصب ہوچکا تھا اُترکر مینے مع صاحبزادگان والاشان کے اکابر مدینہ منورہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر مینے جو اسپیچ دی تھی وہ بجنسہ نقل کی جاتی ہے۔

نقل اسپیچ

حضرات مقدس صفات۔ خدا کا ہزار ہزار شکر مجھپر واجب ہے جسنے راستہ کی اون تمام دشواریونکو جنہون نے میری نانی نواب سکندر بیگم صاحبہ

خلد نشین کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم رکھا تھا مجھپر آسان کرکے میری تمنائے دیرینہ کو پورا کیا اور خاک پاک مدینہ منورہ سے میری آنکھونکو روشن فرمایا۔ اور افضل ترین صلوٰۃ وسلام اوس رسول مقبول پر جسکے روضہ مطہرہ کی زیارت کو مین بکمال ارادتمندی ہمہ تن شوق ہوکر حاضر ہوئی ہون۔ اسکے بعد حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ وسلطانہ کی مسافر نوازی کی منت پذیری میرے ذمہ لازم ہے جنہون نے میرے اعزاز واحترام اور میری حفاظت وصیانت وآسائش وآرام کا انتظام بلیغ فرماکر مجھے بیحد زیر بار احسان فرمایا۔ جناب والی صاحب مدینۂ پاک وحضرت شیخ الحرم صاحب ودیگر علماء ومشائخ واکابر کا شکریہ بھی تہ دل سے ادا کرتی ہون جنہون نے میرے استقبال کی تکلیف یہانتک گوارا فرماکر مجھے مرہون منت فرمایا جملہ افسران اعلیٰ وماتحت وبہادر فوج ترکی جو جدہ وینبوع وبیر درویش سے مجھے اپنی حفاظت وحمایت مین یہانتک لائے ہین اونکا شکریہ ادا کیے بغیر مین اپنی تقریر کو ختم نہین کرسکتی جنہون نے میرے آرام کے لیے مشقت وعرق ریزی شبانہ روزی

اپنے اوپر گوارا کی۔

ترکی فوج کی جفاکشی اور مستعدی کی تعریف جسقدر مین سنا کرتی تھی اوس سے زیادہ مینے اپنی آنکھونسے دیکھی یہ بہادر فوج بڑی سرگرمی سے پیادہ پا ہمارے قافلہ کے ساتھہ اس تمام راستہ مین دن بھر چلتی تھی اور رات کو نہایت مستعدی و خبرداری کے ساتھہ میرے کیمپ کے گرد حلقہ باندھکر پہرہ دیتی تھی۔ لیکن اس فوج کی جس مشقت نے مجھے سب سی زیادہ محظوظ اور متحیر کیا وہ یہ تھی کہ خطرناک مقامات پر یہ فوج نہایت بلند و دشوار گذار پہاڑونپر بڑی تیزی کے ساتھہ چڑہ جاتی تہی اور امن کی نسبت اپنا اطمینان کرکے پھر بے تکلف اوترکر میرے قافلہ کے ساتھہ ہو لیتی تہی۔ اگرچہ بعض ناعاقبت اندیش لوگون نے میرے قافلہ پر متواتر گولیان چلائین لیکن اس فوج کی ہوشیاری و ہمت سے نہ کسی کو ایسے اضرار کی جرأت ہوئی اور نہ اون گولیونسے بفضلہ تعالےٰ میرے قافلہ کو کوئی ضرر پہنچا یہ بہی حضرت سلطان المعظم کی حسن توجہ کا اثر تہا کہ قبائل عرب کے

شیوخ واکابر راستہ مین آکر مجھسے ملے اور اظہار وفاکیشی اور اعانت پر آمادگی ظاہر کی۔ میرے قافلہ کے ساتھہ ساتھہ رہے۔ بہرحال اس کار خیر مین جن صاحبون نے مجھے مدد پہنچائی ہے مین اونکی سپاس گزار ہون اور دعا کرتی ہون کہ اللہ تعالی آپکو باین مکرمت سلامت رکھے اور مقاصد بر لائے۔

بعد اسکے مین بسواری تخت روان شہر مین داخل ہوئی۔ جب دروازۂ مطہرہ مسجد نبوی پر پہونچی تو عزت لو عثمان پاشا شیخ الحرم اور قاضی صاحب اور مفتی صاحب اور شیخ الاغوات اور شیخ الخطباء مسجد مطہرہ نے دروازہ تک میرا استقبال کیا اور دریافت کیا کہ آپ اسیوقت آستانۂ شریف نبوی پر حاضر ہونگی یا اور کسی وقت۔ چونکہ اوسوقت پردہ کا مناسب انتظام نہین ہوسکتا تہا اور کسل راہ بہی زیادہ تہا اسلیے مینے یہ جواب دیا کہ اسوقت مین یہین سے درود و سلام پڑہکر قیام گاہ پر جاتی ہون۔ دوسرے وقت حاضر ہونگی۔ کیونکہ اوس پاک روح پر ہم اُمتیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندسے بہی

سلام بھیجتے رہتے ہین۔ اسوقت جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ سلام کی بعد وہانسے
چلکر سید صافی کے مکان مین قیام کیا جو شریف صاحب مکہ معظمہ کی تجویز سے
میرے قیام کے لیے معین ہوا تہا۔

صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نے (جبکہ مسجد نبوی
مین شیخ الحرم صاحب سے ملے) یہ خواہش کی کہ ہمکو روضہ مقدسہ نبویہ
علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے اندر جانیکی آرزو ہے۔ کیا ہم وہان
پہنچ سکتے ہین؟ اور حضور عالیہ کا وہان پہنچنا ممکن ہے یا نہین۔ یہ تو
معلوم ہی تہا کہ قبر مبارک تک کوئی نہین جا سکتا لیکن جہان برنجی جالیان
ہین وہان جانیکی خواہش تہی (جسکو اہل مدینہ داخلی کہتے ہین) شیخ الحرم
صاحب نے جواب دیا کہ عورتین تو کسی طرح وہان جا نہین سکتین لیکن آپکو
زیارت کرا دینا ممکن ہے بشرطیکہ آپ ایک لمبا کرتہ پہنکر اور سفید عمامہ
ترکی ٹوپی پر باندہکر داخل ہونا چاہین (کیونکہ وہان داخلی کا لباس یہی ہے)
غرض اسی قرارداد کے مطابق ۱۵ رمضان شریف کو صاحبزادہ صاحب بہادر

ممدوح بمعیت سردار بہادر میرزا کریم بیگ اور کپتان محمد حسن خان کے اوسی لباس سے حرم شریف مین پہنچے اور ایک ایک شمع ہاتھہ مین لیکر روضہ مقدسہ کے اندر گئے اور شمعین اُنکو ن پر روشن کر دین وہانکے افسر خدام نے تبرکات۔ ایک بتی اور تھوڑا سا گلاب جس سے قبر شریف نبوی دہوئی گئی تہی صاحبزادہ صاحب بہادر ممدوح کو دیے۔

روضہ منورہ کی پوری ساخت اوس نقشہ عکسی سے ظاہر ہو گی جو اس جگہہ دیا گیا ہے۔

سید صافی کے مکان پر اکثر معززین مجھسے ملنے آئے لیکن یہ مکان حرم شریف سے دور تہا اور شیخ الحرم صاحب کو سید صافی سے کچہہ کشیدگی تہی اسلیے وہ نہین آئے۔ مدینہ منورہ کے قیام سے اصلی غرض حضوری حرم شریف کی تہی اور بوجہ دوری مکان اسمین دقت تہی اسلیے مینے معتمدان شریف صاحب مکہ معظمہ سے کہا کہ مین اس مکان کو تبدیل کرنا چاہتی ہون آپ لوگ شریف صاحب کو اطلاع دیجیے۔ پہلی تو اونہون نے

کچھ پس و پیش کیا لیکن بالآخر بذریعہ تار شریف صاحب کو اطلاع دی جب
جواب آنیمین دیر ہوئی تو مسجد مطہرہ کے باب مجیدی کے قریب ایک مکان
کسی امیر کا (جو اس شرط پر وقف ہوا تہا کہ غربا اسمین بلا کرایہ رہ سکین گے
اور امراء سے حسب حیثیت کرایہ لیا جائیگا اور یہ مکان مولوی اعظم حسین نے
شیخ الحرم کی تجویز سے میرے لیے ٹہیرا رکہا تہا) ۱۵ رمضان کو بعد سلام روضۂ مطہرہ اوسمین
اوٹہہ آئی اسی مکان کی پشت پر ایک اور مکان اہل قافلہ کیواسطے لیا گیا
جسمین کچھہ لوگ مقیم ہوے اور سردار بہادر میجر کریم بیگ سید الیاس کی
مکان مین مع اپنے لوگون کے مقیم ہوے۔ ہمارے اوٹہہ آنیکے بعد
شیخ الحرم صاحب خود اور اونکی بیبیان ہماری ملاقات کو آتی رہین۔

حالات قیام مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً

تین روز تک اسوجہ سے کہ سید صافی والا مکان (جسمین کہ مین مقیم تہی)
حرم شریف سے بہت دور تہا مجکو آستانہ نبوی پر حاضر ہونیکی نوبت
نہ آئی۔ چوتہے روز مین بہ سواری تخت روان حرم شریف مین پہنچی۔

شیخ الحرم صاحب نے عمدہ انتظام کر دیا تھا کہ اوسوقت سوای اغوات کے اور لوگ وہان موجود نہ تھے۔

حرم شریف عموماً شبکو بند ہو جاتا ہے لیکن ماہ مبارک رمضان مین کھلا رہتا ہے۔ اسلیے مجکو جانی مین کوئی دقت نہوئی شیخ الحرم پاشا اور قاضی صاحب اور مفتی صاحب مع چند معزز آدمیون کے میرے استقبال کیواسطے دروازہ پر کھڑے تھے مین سواری سے برقع پہنے ہوے اوتری اور اون صاحبون سے سلام کے بعد داخل حرم محترم ہو کر روضۂ مطہرۂ نبوی پر پہنچی اور اپنے مزور سید حماد کی وساطت سے ارکان زیارت ادا کیئے اپسی کیوقت بجاے سید صافی کے مکان مین جانیکے مین اوس مکان مین چلی آئی جو باب مجیدی کے قریب کرایہ سے لیلیا تھا۔ اس مکان مین آنی سے یہ فائدہ ہوا کہ مین روزانہ نماز عشا مسجد نبوی مین ادا کرنے لگی اور شیخ الحرم پاشا نی میرے واسطے مستورات سے علیحدہ ایک جگہہ تجویز کردی جہان میری سوا اور کوئی نجا سکتا تھا جسکے سبب سے ماہ مبارک رمضان مین جسقدر عبادت میری تقدیر مین لکھی تھی کر لی

جس روز ہم پہنچے تھے سید علی زاہد وتری (جو سرکار خلد مکان کے وقت مین تنخواہ یاب ریاست تھے) کی طرف سے ہماری دعوت تھی۔ اس دعوت کی استدعا اوسوقت کیگئی تھی جبکہ ہم ینبوع مین پہنچے تھے اسطور پر کہ ذریعہ تحریر مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۲۱ھ ہجری سید صاحب موصوف نے خواہش کی تھی کہ ہماری دعوت قبول کیجائے۔ اور ہمنے اوسکے جواب مین بذریعہ خط ۱ رمضان ۱۳۲۱ھ ہجری اونکو قبول دعوت کی اطلاع دیدی تھی۔ یہ دعوت حسب معمول عرب ہوئی۔ اور انہین تکلفات کے ساتھہ تھی جو عربی دعوتونمین ہوتی ہین۔

۴ ار رمضان پنجشنبہ کو سید صافی صاحب کیطرف سے اہل قافلہ کی دعوت ہوئی اس دعوت کا تفصیلی حال یہ ہے کہ دو کمرے صاف فرنیچر سے آراستہ کیے گئے قالین کا فرش تھا بیچ مین ایک مدور میز بچھائی گئی میز کے گرداگرد کھانے والے بیٹھے نصف نصف خمیری روغنی روٹی ہر شخص کے سامنے تھی جسکے ساتھہ ایک ایک چمچہ رکھا ہوا تھا کھانے والونکی پشت کی طرف خدام پانی کے ظروف لیے کھڑے تھے جنکے پاس ایک ایک تولیا بھی تھا او

ایک ایک تولیا کھانے والونکے گھٹنو نپر ڈالدیا۔ یورپ کے دستور کی موافق
پہلے شوربا لایا گیا اور ہر شخص نے اپنی خواہش کے موافق لیکر پیا۔ اوسکی بعد
وہ برتن اوٹھا لیا گیا دوسرے برتن مین شلجم پڑا ہوا گوشت اور چاول اور قبولی
بیگن کی ترکاری۔ بہونا ہوا گوشت وغیرہ یکے بعد دیگرے آتا رہا۔ اور مہمان
سیر ہوگئے پھر ایک ایک لقمہ روٹی کا مُنہ صاف کرنیکے واسطے کھا کر اوٹھکھڑے
ہوے۔ صابون سے ہاتھہ دہوکر قہوہ پیا اور اپنی اپنی جگہہ پر چلے آئے۔

اس عرصۂ قیام مدینہ منورہ مین شیخ الحرم صاحب کی بیبیان دو تین مرتبہ
مجھسے ملنے آئین اور میری عورت کی جسمین مین مع چند معزز مستورات ہمراہی کے
اونکے مکان پر جاکر شریک ہوئی اور جسطرح اوپر مذکور ہوا کھانا کھایا۔ مردانہ
مین صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خان
صاحب بہادر مع سردار بہادر میجر کریم بیگ و محمد حسن خان کپتان و میان
سعادت محمد خانصاحب و میان جلیل محمد خانصاحب و میان اقبال محمد خان
صاحب و میان کامل محمد خان صاحب و میان محمود علیخان صاحب اور

اکثر معززین و عمائد کے شریک ہوئے۔

یہان دستور ہے کہ جس دعوت مین بارہ قسم کا کھانا ہوتا ہو وہ بہت پر تکلف دعوت کہلاتی ہے اور اون سب مین عمدہ گوسفند مسلم بریان جسکے پیٹ مین مکلف بریانی بھری جاتی ہے خیال کیجاتی ہے۔

روانگی کے وقت نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر نے ہم سے فرمائش کی تہی کہ عرب مین گھوڑے اچھے ملتے ہین۔ میرے لیے لیتی آئیے گا۔ اور اس فرمائش مین بہت اصرار کیا تہا اور صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر بہی وقتاً فوقتاً یاد دہانی اس فرمائش کی ہمکو کرتے رہے۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد بہی گھوڑے دستیاب نہین ہوئے تو ہمکو اون کی بہم رسانی کی فکر ہوئی اور یہ معلوم کر کے کہ نواب صاحب بہادر احتشام الملک عالیجاہ بہی نجد سے گھوڑے منگایا کرتے تہے اور وہی عمدہ گھوڑونکا کھیت ہے ہمنے عبد الرحمن خان کو سات ہزار روپیہ دیکر بمعیت عبد الرحمن الیاس کے بیٹے کے شیخ عبد العزیز ابن رشید نجدی کے پاس گھوڑے خرید کرنیکو بہیجا۔

ایک خط بھی شیخ مذکور کے نام گھوڑونکی فرمائش مین لکھدیا تھا۔ یہ لوگ وسط ذیقعدہ مین واپس آئے اور بارہ گھوڑے ساتھہ لائے اونکی ساتھہ ہی ابن رشید مذکور نے بہت سے چغہ وجبہ بطور ہدیہ کے ہمکو بھیجے۔ اوسنے ہمارے آدمیونسے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ کیا اچھا ہو اگر سرکار ہمکو اسقدر روپیہ دین کہ ہم اپنی سرزمین مین ریل بنالین۔

گھوڑے جو وہانسے خرید ہوکر آئے تھے نہایت معمولی تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ اونکی خرید مین ناجائز طمع سے کچھہ دست برد ہوا ہی۔

ہمکو شیخ ابن رشید سے یا قبائل عرب مین اور کسی سے کوئی ضرورت اتحاد و ارتباط قائم کرنیکی نہ تھی اور نہ کوئی ایسا موقع تھا اسلیے ہمنے اوس تحفہ کو دیکھکر اوسیوقت صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کو حکم دیا کہ ہدایا سب واپس کردیے جائین۔ صاحبزادہ بہادر موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ جو گھوڑے خرید ہوکر آئے ہین نہایت کم حیثیت ہین۔ اسمین خورد برد ہوا ہے۔ سردار بہادر میجر کریم بیگ اور کپتان محمد حسن خان نے

بھی ایسا ہی کہا جس سے اوسکی طبیعت کو تکدر رہوا۔ اسلیے اونکے سب
ہدایا پھیر دیے گئے۔

اور گھوڑے جو خریدے گئے تھے اونمین چھ گھوڑے نواب محمد
نصر اللہ خان صاحب بہادر کو اور تین تین گھوڑے صاحبزادگان میان
حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر اور میان محمد حمید اللہ خان صاحب
بہادر کو دیے۔ اس تمام کیفیت کی اطلاع بذریعہ تحریر کے صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ بہادر بھوپال کو دی تھی لیکن بھوپال پہنچکر دریافت کرنیسے
معلوم ہوا کہ وہ چٹھی صاحب موصوف کو نہین پہنچی۔ غالباً بمبئی مین ملی ہوگی
احتیاطاً کل چٹھیات کی نقل جو جناب موصوف کے پاس بھیجی گئی تہین
بمبئی مین بھیجدی گئین۔

۲۸ رمضان شریف کو صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر
نے مجھے اطلاع دی کہ شیخ الحرم پاشا اور محافظ پاشا نے یہ کہا ہے کہ یہان کا
قدیم دستور و آئین ہے کہ جب کوئی والی ملک یا امیر مدینہ منورہ مین آتا ہے

وہ مقام حکومت مین پاشا سے ملاقات کرتا ہی اسلیے حضور سرکار عالیہ یا اونکی طرف سے آپ مقام حکومت مین تشریف لیجائین چونکہ مین خود چند وجوہ سے نہین جا سکتی تہی۔ اسلیے صاحبزادہ صاحب بہادر کو باحتشام مناسب وہان بہیجدیا اور اس رسم کی تکمیل کیگئی۔

پہلے سے یہ قصد تہا کہ مدینہ منورہ پہنچکر خشکی کی راہ سے مکہ معظمہ کو جاؤن تاکہ راستہ مین جو زیارتین ملین اونکی بہی زیارت کرلون۔ اس ارادہ کو مابین جدہ و ینبوع کی طوفانی کیفیت نے اور بہی مضبوط کردیا تہا۔ اسلیے میجر میکوارٹ صاحب بہادر سے واپسی کے وقت مینے ذکر کردیا تہا کہ انتظام جہاز کیواسطے آپ قنصل صاحب بہادر کو منع کردین تو مناسب ہے۔ مگر میری تکلیف کے لحاظ سے اونہون نے یہ مشورہ دیا تہا کہ خشکی مین بہت تکلیف ہوگی۔ اور درحقیقت اونکا یہ کہنا ٹہیک بہی تہا اسی بنا پر مینے یہ ارادہ فسخ کردیا تہا اور شاید اونہون نے بہی اسی خیال سے قنصل صاحب سے ذکر نہ کیا ہو۔ مین مدینہ منورہ ہی مین تہی کہ برٹش قنصل صاحب بہادر جدہ نے

بلحاظ اوس گفتگو کے جو زمان قیام جدہ مین ہوئی تھی اطلاع دی کہ بہرانامی
جہاز مجھے واپسی کیوقت ینبوع سے جدہ پہنچا نیکے لیے ٹہیرالیا گیا ہے چونکہ
بدؤون نے راستہ مین بہت تکلیف دی تھی اور مدینہ منورہ مین روز یہ سنا
جاتا تہا کہ قوم حامدہ بالکل لڑائی پر آمادہ ہے اور کہتی ہے کہ واپسی کیوقت
ہم اونکو بہت ستائینگے۔ شیخ الحرم صاحب بہی یہ خبرین سنتے تہے اونہون نے
یہ مشورہ دیا کہ محمل شریف شامی کے ساتھ آپ تشریف لیجائین تو مناسب ہے
آپکو آرام بہی ملیگا اسی بنا پر ماہ رمضان المبارک کو بصواب دید اہل الرای مینے
اپنا پروگرام اسطرح بدل دیا تہا کہ تا آمد محمل شریف شامی ہم مدینہ منورہ مین
رہین اور قافلہ موصوف کے ساتھہ براہ خشکی مکہ معظمہ کو جائین اسکی اطلاع
قنصل صاحب بہادر کو بہی کی تہی۔ مگر غالبًا تار ٹوٹنے کے سبب اسوقت پر اونکو خبر
نہوئی اور اونہون نے بہرانامی جہاز سے خط وکتابت کے بعد ایک معاہدہ
کرلیا جسکی نقل میرے پاس بہیجی۔ بجواب اوسکے مینے اونکو لکہا کہ میرا ارادہ
بالکل بدل گیا ہے اور یقین ہے کہ آپکو اس وعدہ وعید مین تکلیف نہوگی اسلیے

اس کام کو ابھی ملتوی کیجیے۔ جب وہان سے جواب نہ ملا تو پھر دوبارہ لکھا گیا

کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وائس قنصل صاحب تشریف لائینگے لیکن وہ ابتک ابھی

نہین آئے اُنکا آنا مناسب تھا کیونکہ مین غیر سلطنت مین ہون اور کوئی ایسا

شخص نہین ہے جس سے ان امور مین مشورہ کرسکین وائس قنصل صاحب

آجاتے تو اونسے مدد ملتی۔

۲۳ر دسمبر کو وائس قنصل صاحب آئے اور اپنے ساتھہ قنصل صاحب بہادر

کی چٹھی لائے جس سے ظاہر ہوا کہ ابھی تک جہاز کا معاملہ فسخ نہین کیا گیا۔

اونہون نے یہہ بھی کہا کہ مجھے اس غرض سے بھیجا ہے کہ مین خود سنون کہ

ایسا کیا معاملہ پیش آیا ہے جو آپنے اپنا پروگرام بدلدیا۔ مینے اون سے

اپنی کل سرگزشت بیان کی اور جو افواہین سنی جاتی تھین اونکا بھی تذکرہ کیا

یہہ بھی کہدیا کہ یہانکے معززین کی بھی راے ہے کہ شامی قافلہ کے ساتھہ

جانا چاہیے اور روزانہ خبرین خوفناک سُنی جاتی ہین اور حرم شریف مین خود

بدوؤنکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکی نیت ٹھیک نہین ہے اسکے جواب مین

وائس قنصل صاحب نے بہت پیچ و تاب کھا کی نہایت افسردگی و پژمردگی سے جواب دیا کہ بہتر ہی مین قنصل صاحب بہادر سے کہونگا مگر ہرجانہ آپکو ضرور دینا ہوگا میں نے کہا کہ مین رمضان شریف مین اطلاع دیچکی ہون غالباً قنصل صاحب بہادر نے مالک جہاز کو مطلع کر دیا ہوگا اور اب شوال کا مہینہ ہے جب وہ جہاز ہی نہین لایا تو کسطرح ہرجانہ دیا جائیگا اسقدر گفتگو کے بعد وہ اپنی فرودگاہ پر گئے اور یہ کہہ گئے کہ بہتر ہے مین تار دیدونگا۔

ایک دو روز پہلے وائس قنصل نے یہ بہی مشہور کیا کہ بدو میرے بہی دشمن ہین۔ اوسکے بعد بلا میری اطلاع یکایک وہانسی چلے گئے ہمارے باور چیخانہ سے اونکے لیے کہانا جاتا تہا۔

اونکے جانیکا حال معلوم ہو کر بہت تشویش ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہے اور یہ بہی خیال ہوا کہ راستہ مین تنہا پاکر بدو مار نہ ڈالین۔ اسلیے قنصل صاحب بہادر کو تار دیا گیا کہ وائس قنصل بلا اطلاع چلے گئے ہین۔

وہانسے جواب آیا کہ وہ بخیریت پہنچ گئے۔

اس کل معاملہ کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی وہ ذیل مین درج ہے۔

چٹھی میجر ایل امپی صاحب بہادر آنریبل کو ۔ ۶ نومبر ۱۹۰۳ء

آپکی خدمت مین ایک تحریر ظہری ۴۸۴۶ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۳ء منجانب کپتان گو دج مشعر ترسیل نقل تار مرسلہ منصرمان خدیو جہاز کمپنی اسکندریہ بلف خط ہذا ارسال کرتا ہون۔ اس تار مین منصرمان مذکورین سرکار عالیہ اور ہمراہیان کو ینبوع سے جدہ تک بکرایہ پانسو پونڈ پہنچانے کا وعدہ کرتے ہین۔ ایک پاس بغرض جواب تار ملفوف ہے۔ کرایہ مطلوبہ سنگین معلوم ہوتا ہے لیکن غالباً سرکار عالیہ اسکی جانچ بمقام جدہ کر سکینگی کہ آیا ایسا کرایہ منظور کرنا مناسب ہے یا نہین۔ بہرصورت کوئی جواب مہتمم کو بالا بالا دینا چاہیے۔

اگرچہ چٹھی آپکی خدمتمین وقت پر پہنچی تو مین یہ راے دیسکتا ہون کہ مشورہ قنصل انگریزی متعینہ جدہ کا لیا جائے اگر یہ کرایہ منظور کر لیا جائی تو مہتمم جہاز کمپنی کو سرکار عالیہ کے ینبوع سے روانگی کی صحیح تاریخ سے اطلاع دینا

ضروری ہوگا۔

مین امید کرتا ہون کہ اس سفر بحری مین کسی قسم کی بے آرامی نہوئی ہوگی اور آپ اور آپ کے تمام ہمراہیان بخوبی تندرست ہونگے۔

مجکو نہایت خوشی کے ساتھہ ہمراہ نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر بمقام بمبئی ارکوباٹ نامی جہاز پر جانے اور بحری سیر کرنیکا موقع ملا اور ہم دونو کو ایک محظوظ تجربہ حاصل ہوا۔

کل بیٹے برجیس جہان بیگم صاحبہ کو دیکھا۔ بخیریت تندرست ہین اور مجکو یقین ہے کہ اگر انہین گویائی ہوتی تو اپنا سلام پہنچاتین۔

براہ مہربانی میرا سلام صاحبزادگان صاحب بہادر اور سلام شوق میجر اور مسز میکوارٹ کو پہنچایا جائے۔

نقل تار مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء منجانب خدیوی سکندریہ بنام منصرم شاہی امور بحری ہند بمبئی

بحوالہ چٹھی نمبر ۱۲۶۴ وصدور اطلاع جوابی کم از کم میعادی سات یوم کے

ہم خوشی سے ایک خاص آگبوٹ ینبوع کو سرکار عالیہ اور ہمراہیان کو جدہ تک پہنچانے کے لیے بکرایہ پانسو پونڈ بھیجینگے اور اگر منظور ہو تو ہم سرکار عالیہ کو بمبئی تک واپس لیجانے کی نسبت معاہدہ کرنیکو تیار ہین۔

شاہی ہندوستانی جہاز گودام بمبئی ۴ نومبر ۱۹۰۳ء

خدمت مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر بھوپال بسلسلہ چٹھی سررشتہ ہذا ۴۷۶۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء ارسال کیا جاتا ہے اور پاس جوابی جو تار کے ساتھ آیا تھا وہ بھی اس کاغذ کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔

نقل چٹھی ۶۲۰۴ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء منجانب منصرم شاہی ہندوستانی امور بحری بخدمت مہتمم خدیوی جہازات اسکندریہ

سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال مع اپنے صاحبزادہ اور ہمراہیان کی بسواری جہاز اکبر ۳۰ ماہ حال کو بمبئی سے ینبوع اور جدہ روانہ ہونگی۔ کل جماعت پہلی تو ینبوع مین اوتریگی اور بعد ادائے ارکان زیارت مقصودہ واقع مدینۂ منورہ ینبوع کو واپس آویگی اور وہان سے جدہ کو روانہ ہوگی۔

چونکہ[۲] جہاز واسطے سفر بحری آخر الذکر کے نہین ملسکتا اسلیے مین خوش ہونگا اگر آپ مجکو اطلاع دینگے کہ آیا موزون انتظام آپکے آگبوٹ مین سرکار عالیہ اور جماعت کو مع اونکے سامان وجانوران کے ینبوع سے جدہ تک پہنچانیکا ہوسکتا ہے۔ اور اگر ہوسکتا ہے تو کس شرط پر۔

تعداد[۳] جماعت حسب ذیل ہے۔

۱۰۔ اول درجہ مع ایک یوروپین لیڈی۔

۱۰۔ دوم درجہ۔

۲۳۔ درجہ سوم۔

۱۲۔ اسپان۔

براہ مہربانی مطلع فرمائیے کہ آیا آپ باقاعدہ سلسلہ آمد و رفت جہازونکا نہر سویس وینبوع وجدہ وعدن تک رکھتے ہین اور اگر ایسا ہے تو مین بہت خوش ہونگا اگر آپ میرے پاس ایک پروگرام اوسکا بہیجدینگے۔

نقل چٹھی میجر میکوارٹ صاحب بہادر مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء از سواکم

ہمکو امید ہے کہ سرکار عالیہ بلاتوقف ساعتی ینبوع سے روانہ ہوگئی ہونگی۔ اور سفر آمدورفت وقیام واقع مدینہ منورہ کا ایسی آسائش کے ساتھہ جیسا کہ ممکن ہو انجام کو پہنچیگا مجکو امید ہے کہ نائب قنصل اپنے ارادہ کو پورا کرسکینگے اور آپ سے ملاقات کرینگے اور آپکی ہمراہ ینبوع اور جدہ کو واپس آئینگے کیونکہ اسمین کوئی شک نہین ہے کہ آپکو اونسے بہت مدد ملے گی۔

ہم جدہ مین قبل دوپہر ۲۳ نومبر کو بعد ایک ایسے موزون سفر بحری کے پہنچے کہ ہمکو امید ہے کہ سرکار عالیہ جنوری مین ایسے ہی سفر بحری سے مستفید ہونگی۔

ہم آجکی شب قنصل کے پاس مقیم رہے اور ہمنے اور اونہون نے ینبوع سے جدہ تک سفر بحری کے لیے مکمل انتظام واسطے ایک جہاز کے کیا ہے سرکار عالیہ یہ سنکر خوش ہونگی کہ ہم جہاز بہرا کو کرایہ پر لینے مین کامیاب ہوے بحیرہ احمر کے سفری جہازات مین سے یہ جہاز بہت بڑا اور عمدہ اور

وسیع اور ہر ایک طرح پر آرام دہ ہے چونکہ انعقاد معاہدہ ہماری روانگی جدہ سے ایک گھنٹہ قبل ہوا تھا اسلیے مجکو جدہ سے آپکی خدمت مین اطلاع دینے کا وقت نہین ملا لیکن قنصل صاحب نے جنہون نے کہ ایک آپسے اچھے جہاز کو ایسے موزون شرائط کے ساتھہ کرایہ پر لینے مین محنت کی ہے مجھسے آپ کی خدمت مین ایک پرت معاہدہ کے بھیجنے کا اقرار کیا ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ معاہدہ مذکورہ بحفاظت تمام آپ کی خدمت مین پہنچا ہوگا اور اس انتظام کو سرکار عالیہ پسند فرمائینگی۔

سابق مین یہ بہرا ایک جنگی جہاز تھا۔ مسٹر ین ڈیوی اس جہاز سے واقف ہین اور اونہون نے اس جہاز کے ذریعہ سے سفر بھی کیا ہے اور اونکا یہ قول ہے کہ اونکو یقین ہے کہ آپ اوس جہاز کو دیکھکر محظوظ ہونگی۔ اونہون نے بمقام جدہ دہم جنوری کو بہرا پر سے اوترنیکے لیے ایک بڑہ دا کشتی غالباً دخانی بحری کے موجود رکھنے کا مجھسے اقرار کیا ہی اگر نقل معاہدہ کی آپکی خدمت مین نہ پہنچی ہو تو جو شرائط مابین منجانب سرکار عالیہ و مسٹر ٹرنگا لمبرٹی

واقع جدہ کے قرار پائی ہین وہ حسب ذیل ہین۔
(یہان اوس معاہدہ کی شرائط لکھی ہین جو آیندہ نقل کیگئی ہین)

نقل معاہدہ ٹھیکہ جدہ ملک عرب مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۰۳ء

معاہدہ درمیان میجر آر۔سی۔ میکوارٹ صاحب بہادر قائم مقام منجانب ہرہائینس بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال فریق اول۔
مسٹر ٹن گالمبر ایجنٹ منجانب عباسیہ کمپنی دائرہ خاص فریق ثانی۔

حسب ذیل معاہدہ ہوا

(الف) مسٹر گالمبر مذکور الصدر اقرار کرتے ہین کہ بہرانامی جہاز کو واسطے بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال اور اونکے ہمراہیونکے جسمین (۲۰۷) آدمی اور ۱۲ گھوڑے ہین ینبوع سی جدہ کے جانیکے واسطے مہیا کرینگے۔

(ب) بہرانامی جہاز۔ مذکورہ غرض کیواسطے ینبوع مین۔ ۹۔ اور۔ ۱۲ جنوری کے مابین تیار رہیگا۔

(ج) میجر میکوارٹ صاحب بہادر اپنے فریق کی جانب سے اقرار کرتے ہین

کہ بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال جہاز مذکور پر روانہ ہونیکے واسطے ۹-۱۲-
جنوری ۱۹۰۴ء کی تاریخوننین تیار رہینگی۔ اور ینبوع سے جدہ تک کا کرایہ
اڑہائی سو اسٹرلنگ پونڈ دینگی۔ شرط یہ ہے کہ سوائے سرکار عالیہ و
اونکے ہمراہیان مذکور کے بہرا نامی جہاز اور کسی دوسرے آدمی کو
نہ لیجانے پائے۔

(د) ڈمیریج کا چالیس پونڈ اسٹرلنگ روزانہ ٹہیرا ہے۔ اور ڈیمریج
۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء کی صبح سے لگایا جائیگا۔

(ہ) جہاز حسب معمول درست اور تمام سامان سی درست ملنا چاہیے
نیز پانی پکانیکا آلہ بہی ہونا چاہیے۔ اگر جہاز مین وہ آلہ نہو تو جہاز والون کو
پینے کے واسطے صاف پانی دینا چاہیے۔

(و) جدہ مین پہنچتے ہی یعنی جہاز سے اُترنیکے پہلے کرایہ داخل
کر دینا چاہیے۔

(ز) اگر یہ ٹہیر جائے کہ دو سو ترکی سپاہی جو بیگم صاحبہ کے ہمراہ ہین وہ

اور دیگر ۶۔۷ شیخ و شریف جو عارضی طور پر بیگم صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہین اوسی بہرا نامی جہاز مین اونکے ہمراہ آوین تو جہاز مذکور اونکی لا نیکے واسطے تین شلنگ چار پنیس فی نفر لیگا۔

۲۸ نومبر ۱۹۰۳ء کو یہ دو معاہدہ جدہ مین تیار ہوے۔ ایک نقل معاہدہ بذریعہ چٹھی جی۔ پی۔ ڈیوی صاحب بہادر برٹش قنصل مقیم جدہ میرے پاس پہنچا نقل چٹھی مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ چٹھی مرسلہ جی۔ پی۔ ڈیوی صاحب بہادر برٹش قنصل مقیم جدہ موسومہ سرکار عالیہ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۳ء

بلف ہذا معاہدہ ٹھیکہ کا بھیجتا ہون جو درمیان میجر میکوارٹ صاحب بہادر اور جہاز کی ایک ایجنٹ سے میرے روبرو بیہان ہوا۔ یعنی بہرا نامی کو آپکی ینبوع سے جدہ جانیکے واسطے ٹہیرایا گیا۔ امید ہے کہ اسکا انتظام حسب دلخواہ آپکے ہوگا۔

ترجمہ چٹھی موسومہ میجر ایل امپی صاحب بہادر ۸ دسمبر ۱۹۰۳ء

عنایت نامہ مورخہ ۶ نومبر پاکر مسرور ہوئی۔ کپتان گودرج صاحب کی تصدیق

اور نقل تار وغیرہ دیکھی۔ مجکو افسوس ہے کہ کپتان صاحب موصوف نے
میرے واسطے اسقدر تکلیف فرماکر خدیوی کمپنی سے جہاز کا بندوبست
فرمایا۔ میرا ارادہ براہ ینبوع وجدہ مکہ معظمہ کو جانیکا نہین ہے۔ کیونکہ
ینبوع سے مدینہ منورہ تک آنے مین بدو لوگ جسطرح پیش آئے اوسکا
مختصر حال آپکو پہلی چٹھی مین لکھہ چکی ہون کہ بندوقو نکے فیر بہی مجہپر کیے
جبراً انعام مانگا۔ ہر ہر منزل پر آکر تقاضای بخشش کیا۔ اور چند لوگون نے
مقدار قلیل کہکر نہ لیا۔ اور زائد لینے کے لیے مدینہ تک برابر میرے ساتہہ
آئے۔ پس ایسی صورت مین آرام واطمینان کے ساتہہ مجکو مدینہ سے
ینبوع پہنچنے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ اسوجہ سے مینے ارادہ کرلیا ہے کہ
شامی قافلہ جو مدینہ سے براہ سلطانی طریق مکہ معظمہ کو جاتا ہی اوسکے ہمراہ
مین مکہ معظمہ کو جاؤن۔ گو وہ قافلہ یہانسے بدیر جاتا ہے۔ یعنی حج کے آٹھہ
دس روز پیشتر مکہ معظمہ کو پہنچتا ہے تاہم اوسکے ساتہہ جانیمین ہرطرح کا آرام
متصور ہے چنانچہ اس امر کی اطلاع آج قنصل صاحب بہادر جدہ کو بہی کردیگئی

اونہون نے اور میجر میکوارٹ صاحب بہادر نے نہرانام جہاز اڑہائی سو پونڈ مین ٹھیرایا تہا لیکن اونکو بہی ممانعت کردیگئی اور انکاری جواب تار کی ذریعہ مینیجر جہاز کو بہیجی ہون شیخ الحرم صاحب کے کہنے سے مینے ایک تار شکرگزاری کا سلطان المعظم کو بہیجا۔

یہانکے شیوخ اپنی راے کی مطابق کام کرنے پر مجہے مجبور کرتے ہین۔ اگر مین اونکی راے نہین مانتی ہون تو وہ امن راہ و دیگر امور متعلق سفر حجاز مین مجکو حیران و پریشان کرتی ہین اونکی ملک مین مجبور ہوکر اونکا کہنا ماننا پڑتا ہے

آپکی تحریر سے رجبیس جہان بیگم صاحبہ اور نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کی خیریت معلوم کرکے نہایت مسرت ہوئی۔ دونون صاحبزادگان میرے پاس خیریت سے ہین اور آپکی خدمتمین سلام نیاز عرض کرتی ہین بحمد اللہ میری پارٹی مین بہمہ وجوہ سب خیریت ہے۔

ترجمہ چہٹی موسومہ میجر میکوارٹ صاحب بہادر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۴ء

آپکی چہٹی سوا کم سے پاکر مسرور ہوئی۔ مجکو امید ہے کہ اب تک آپ انگلستان کو

پہنچ گئے ہونگے اور یہ کہ آپکا سفر دریا خیر و خوبی کے ساتھہ ہوا ہوگا۔ مجھے امید ہے آپ اور مسنز میکوارٹ صاحبہ خیریت سے ہین۔

ینبوع مین آپسے رخصت ہونیکے بعد مینے چار روز قیام کیا اور پانچوین روز بسواری شتر ایک ہفتہ کا سفر کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچی۔ بحمدہ تعالیٰ سب طرح کی خیریت رہی لیکن بدؤن نے باوجود حفاظت افواج ترکی بہت پریشان کیا اسوجہ سے مینے مدینہ منورہ پہنچکر اپنی روانگی کا پروگرام بدلدیا تاکہ یہانسے مکہ معظمہ جانیمین اونکی حرکات سے محفوظ رہون اور طریقہ یہ پسند آیا کہ ینبوع و جدہ نجاکر براہ راست شامی قافلہ کے ساتھہ بطریق سلطانی مکہ معظمہ کو جاؤن۔ کیونکہ شامی قافلہ وہ ہے جسمین سلطان المعظم کی سواری جاتی ہے۔ اور اوسمین سلطانی فوج کے علاوہ اور معززین ہوتے ہین اسوجہ سے بدو بہی اوس سے ڈرتے ہین۔ لیکن وہ قافلہ زمانۂ حج کے دس بارہ روز پیشتر مدینہ منورہ سے روانہ ہوتا ہے چنانچہ اسکی اطلاع ہینز برٹش قنصل صاحب بہادر کو کردی ہے اور اس سبب سے مدینہ منورہ مین مقیم ہون۔

اور آپنے اور قنصل صاحب نے میرے واسطے جو جہاز ٹہیرایا تہا اوسکے
معاہدہ کی نقل قنصل صاحب نے قبل ازین بہیجدی تہی لیکن مجہے افسوس ہے کہ
اب جو کہ میرا جانا ینبوع سے نہین ہوتا اسوجہ سے مجکو جہاز کی ضرورت
نہین ہے اور مینے جہاز کا معاہدہ فسخ کر دینے کی بابت قنصل صاحب کو
لکہدیا ہے میجر امپی صاحب نے بہی کپتان گودرج صاحب کی معرفت ایک
جہاز ٹہیرایا تہا لیکن بہ سبب مذکورہ بالا اونکو بہی ممانعت کردیگئی - باین سبب
جدہ سے روانگی مین چار پانچ روز کی تاخیر ہوگی یعنی ۱۴ - ۱۵ مارچ کو
روانہ ہونگی - بہرحال بالفعل مین مدینہ منورہ مین ہون - انشاءاللہ شامی قافلہ کیساتہ
ماہ ذیقعدہ کے آخر مین مکہ معظمہ کو روانہ ہونگی -

خدا کرے کہ میری یہ چہٹی آپکو انگلستان سے روانہ ہونیکے پیشتر ملجائے -

مسز میکوارٹ صاحبہ کو میرا سلام پہنچایا جائے -

ترجمہ چہٹی موسومہ قنصل صاحب بہادر - ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

الحمدللہ حمداً کثیراً - مین بروز چہارشنبہ مدینہ منورہ پہنچی ینبوع سے روانہ ہوکے بعد
اللہ کا بہت بہت شکر ہے ۱۲

دو منزل تک بفضلہ تعالیٰ ہر طرح کی عافیت رہی۔ تیسری منزل مین پہنچتے ہی بدؤن کے تخویف آمیز خطوط آنے لگے لیکن اونپر کوئی توجہ نہین کیگئی۔ شب کو گیارہ بجے کے بعد دو فیر بندوق کے پہاڑ کی اوپر ہوئی۔ ترکی فوج جو ہمارے قافلہ کا احاطہ کیے ہوے پہرہ پر موجود تہی ہوشیار ہو گئی اور اوسکے افسرون نے چارون طرف انتظام کرنا شروع کر دیا اور موقع واردات کے منتظر رہے۔

لیکن پہر کوئی آواز بندوق کی نہین آئی البتہ پہر دو بجے دو چار فیر ہوے۔ بہر حال شب گزاری اور صبح کو کوچ ہوا۔ دن کو جابجا بدؤنکی غول بیج لوڈر بندوقونسے مسلح مین جو بطالب بخشش یا فساد کہڑے تہے لیکن فوج کو دیکہکر وہ لوگ کسی قسم کا فساد نکر سکے مگر پہر بہی پہاڑ پر سے گیارہ فیر کیے جسکی گولی صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کے گہوڑے کے پاس جو میری سواری کے قریب جا رہی تہے گری۔ شام کو منزل پر پہنچتے ہی بدؤنکے لوگ آئے اور ڈرانے لگے۔ آخر مجبور ہو کر اونکو کچہہ دیکر ٹالا۔ غرض لوگون نے

اوس رقم کو قبول کرلیا اور بعض نے غرور سے اوسکو نہ لیا اور رقم قلیل بتا کر
واپس کیا۔ غرض راستہ بھر اون لوگوں نے پریشان کیا۔ یہانتک کہ میری
سواری کے ہمراہ مدینہ منورہ تک آئے۔

جب اونکے تنگ کرنیکی یہ صورت ہے تو ہمکو خیریت کی ساتھ ینبوع کو
واپس جانیکی کیا امید ہو سکتی ہے اسواسطے مینے ارادہ کرلیا ہے کہ شامی قافلہ
جو مدینہ منورہ ہوکر مکہ شریف کو جائیگا اوسوقت مین بہی اوسی قافلہ کے
ہمراہ بطریق سلطانی مکہ معظمہ کو جاؤنگی۔ پس آپ اب میری واسطے ینبوع مین
جہاز وغیرہ کا بندوبست کرنیکی تکلیف نفرمائین بلکہ اگر جہاز والے سے
کوئی کارروائی شروع کردی گئی ہے تو اوسکو ممانعت کی اطلاع کردیجاے
اور جو صرفہ ٹیلیگرام وغیرہ مین ہوا ہے اوس سی اطلاع دیجائی ریاست کی
جانب سے اوس صرفہ کی مجرائی ہوگی۔

بسلسلہ ہذا ایک تار مع ایک پاس کے بہیجتی ہون مہربانی اوسکو روانہ
کردیجیے۔ یہ تار ایک جہاز کی بابت ہی جو ینبوع سے جدہ کے جانبکے واسطے

کپتان گودرج صاحب نے ٹہیرایا تہا۔ اور معرفت میجر امپی صاحب بہادر کے
میرے پاس بہیجا تہا۔ اب مجکو بصورت مذکور کسی جہاز کی ضرورت نہین
نیز آپ بمہربانی سلطان المعظم کی خدمت مین میری طرف سے اس مضمون کا
تار دیجیے کہ مین خیر و عافیت سے بحفاظت عساکر سلطانی مدینہ منورہ پہنچی میرا
استقبال شیخ الحرم اور محافظ پاشا نے نہایت شان و شوکت سے کیا
جسکا شکریہ ادا کرتی ہون لیکن بدؤنکی شرارت کی وجہ سے سلطانی عسکر کی
حفاظت مین محمل شامی کے ساتہہ آنا چاہتی ہون۔ اسلیے امیر حج کو
حکم دیا جائے کہ وہ شامی قافلہ کے ساتہہ مجکو بحفاظت مکہ پہنچائین اور اگر آپکی
نزدیک مناسب ہو تو بندوقونکے فیر جو مجپر کیے گئے ہین اوسکا ذکر بہی
سلطان المعظم سے کیا جائے تاکہ اور زیادہ حفاظت کا انتظام ہو جائے۔

ترجمہ چٹہی مرسلہ مسٹر ڈیوی صاحب بہادر برٹش قنصل مورخہ
۱۶ ر دسمبر ۱۹۰۳ء

اوس عالیہ کی چٹہی مورخہ ۶ ر دسمبر ۱۹۰۳ء مجکو آج ملی اور حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے

سفیر مقیم قسطنطنیہ کو اوس عالیہ کے مع الخیر فائز ہی مدینہ منورہ کی متعلق تار دیدیا۔ واقعی مجکو افسوس ہوا کہ بدؤن نے اوس عالیہ کی پارٹی کو راستہ مین تنگ و پریشان کیا اپنی شرارت سے جیسا کہ اکثر اونکا طریقہ ہی مجکو یقین ہے کہ اوس عالیہ کو آیندہ یعنی دیگر سفر ہاے حجاز مین اس قسم کی کوئی تکلیف نہو گی اور مجکو اطمینان دلایا گیا ہے کہ ملکی حکام ایسی باتونکے دفع کرنے مین حتی الامکان کارروائی کرینگے۔

ڈاکٹر ایس ایم حسین وائس قنصل کل مدینہ کو روانہ ہو کر حاضر خدمت ہونگے اور شاید یہ اچھا ہو گا کہ وہ امتحان کرین اور براہ سمندر واپس آنے کی بابت اور شامی قافلہ کے ساتھہ جو سلطانی طریق سی آتا ہے اوس عالیہ کے آنے کی بابت گفتگو کرین کہ دونون صورتون مین سی کونسی صورت بہتر ہے کیونکہ شامی قافلہ چند ہفتہ کے بعد مدینہ سے مکہ کو روانہ ہو گا۔ اور یہ سفر نہایت طویل اور دقت کا ہے جسکے سبب سے عرفات جا نہین وہ عالیہ تھک جائینگی اور مزید بران مکہ کو دیکھنے کا وقت اوس عالیہ کو بہت کم ملیگا

اسواسطے مینے یہ تجویز کیا ہے کہ عباسیہ کمپنی مصر سے جہاز کے واسطے جو بندوبست ہوا ہے اوسکو یکایک نہ توڑا جائے اور مین اوس عالیہ کی آیندہ اطلاع کا دس روز تک انتظار کرونگا اس دس روز مین مجکو تار کے ذریعہ سے اطلاع دیجائے پھر انامی جہاز کے ساتھہ جو بندوبست کیا ہے اوسکے متعلق ایک تحریر دو ہفتہ ہوی اوس عالیہ کی خدمتمین بھیج چکا ہون۔

عالیجناب سلطان المعظم کی خدمتمین تار اوس عالیہ کی جانب سے واسطے اوس شاندار استقبال کے افسران کی جانب سے جو ینبوع اور مدینہ منورہ مین کیا گیا حسب قاعدہ مرسل ہوا ہے۔

چٹھی موسومہ قنصل صاحب بہادر جدہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

چٹھی مورخہ ۱۶ دسمبر پہنچی آپکے ہمدردی آمیز الفاظ تحریر کرنے اور میری جانب سے شکر گزاری کا تار سلطان المعظم کی خدمتمین بھیجنے کا شکریہ ادا کرتی ہون۔

وائس قنصل صاحب کے آنیسے مین خوش ہوئی جن وجوہ سے میر اشامی قافلہ کے ساتھہ جانا قرار پایا ہے آپکو وائس قنصل صاحب کے

تار سے معلوم ہوا ہوگا اسیوجہ سی مینے چٹھی ۱۶ ر دسمبر مین لکھا تھا کہ آپ انتظام جہاز بہرا کو توڑ دیجیے تاکہ مجکو ہرجانہ نہ دینا پڑے مجکو آپکی مہربانی سی امید ہے کہ آپنے ایسا انتظام کیا ہوگا جس سے مجکو ہرجانہ نہ دینا ہوگا کیونکہ جہاز مذکور کے آنیسے بہت پہلے مین آپکو اطلاع دیچکی ہون کہ میرا آنا ینبوع سے نہوگا۔

نقل چٹھی جی۔پی ڈیوی صاحب بہادر برٹش قنصل متعینہ جدہ

۲۸ ر دسمبر ۱۹۰۳ء

برطبق وصول تار برقی وائس قنصل ڈاکٹر محمد حسین نسبت اس امر کے کہ سرکار عالیہ کا قطعی ارادہ ہمراہ قافلہ شامی کے مدینہ سی سفر کرنیکا ہے مینے فوراً عباسیہ کمپنی کے ایجنٹ کو اطلاع دی کہ جہاز بہرا کی ضرورت بہ مقام ینبوع مابین ۹-۹-۱۲-ماہ آیندہ کی نہوگی نسبت تنسوخی معاہدہ کے جسکا انعقاد ۳ ر ماہ گزشتہ کو ہوا تہا گفتگو ہوئی اب مین بخوشی آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ۲۶ ر ماہ حال کو ایجنٹ نے مجکو ایک تار دکہلایا جسکا مضمون ذیل مین مندرج ہے۔

مضمون تار

بیگم صاحبہ بھوپال نے آگبوٹ بہرا کو بمقابلہ دوسرے آگبوٹونکی جدہ تک سفر کے لیے پسند فرمایا ہے۔ چونکہ وہ ایک مسلمان رئیسہ ہین اونکو اطلاع دیجائے کہ ہز ہائینس خدیو کے دائرہ خاصہ کا یہ منشا ہی کہ جو مسلمان حاجی اپنے فرائض ادا کرنیکے لیے آتے ہین اونکو راحت و اعانت پہنچائے اور کلیتاً منافع مقصود نہین اسیلیے بنظر خوشنودی سرکار عالیہ خاصہ واسطے تنسیخ معاہدہ کے بلا کسی معاوضہ کے اس شرط پر راضی ہی کہ سرکار عالیہ کا سفر براہ خشکی ہو۔ آپکا کمیشن خاصہ سے دیا جائیگا۔

ٹہیک ٹہیک انہین الفاظ مین رئیسہ کو اطلاع دو۔ اور جواب تحریری حاصل کر کے بذریعہ ڈاک بہیجو۔ نتیجہ سے بذریعہ تار اطلاع دو۔

بقیہ مضمون چٹھی

سرکار عالیہ کیخدمت مین اطلاعاً التماس کیا جاتا ہے کہ ایک کمپنی نے معاہدہ کو بلا معاوضہ محض اس شرط پر منسوخ کیا ہے کہ آپکا سفر مدینہ سے براہ خشکی ہوگا فقط

اسی مضمون کا ایک تار از جانب دائرہ خاصہ بذریعہ قنصل صاحب بہادر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۴ء میرے پاس آیا۔

نقل چٹھی مسٹر ٹن کالمبرئی ایجنٹ دائرہ خاص و ڈائرکٹر جہازات عباسیہ ۲۵ فروری ۱۹۰۴ء

ادب سے التماس ہے کہ بجواب استدعاے بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال بابت فسخ کرنے معاہدہ جو درمیان میجر میکوارٹ صاحب کے اور میرے بحیثیت ایجنٹ دائرہ خاص ہز ہائینس خدیو مصر کے ہوا تھا واسطے لیجانی بیگم صاحبہ ممدوحہ کے ینبوع سے جدہ تک جہاز بہرا نامی پہن۔ پس حسب ذیل جواب بذریعہ تار دائرہ خاص ہز ہائینس خدیو مصر سے موصول ہوا۔

ترجمہ تار مذکور

بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال نے ینبوع سے جدہ تک آنیکے واسطے بمقابلہ دیگر جہازات کے بہرا نامی جہاز پر سفر کرنا پسند کیا تھا جسکے مالک کو یعنی جہاز کے مالک کو یہ عزت حاصل کرنیکی خوشی تھی۔ پس وہ شہزادی جو کہ مسلمان خاتون ہیں

جنھون نے صرف بنظر آرام و راحت کے خدیوی خاص کا جہاز لینا پسند کیا تھا

تاکہ مسلمان حجاج کو آرام و آسانی ہو اسوجہ سے بنظر فرض منصبی نہ بنظر فائدہ

صرف بنظر خوشنودی بیگم صاحبہ معاہدہ کو فسخ کرنا منظور کیا گیا۔ ہرجانہ

نہین لیا جائیگا۔ اس شرط پر کہ اگر بیگم صاحبہ نے خشکی کا سفر کیا۔ اسکا حق

کمیشن منجانب دائرہ خاص خدیوی دیا جائیگا۔

ٹھیک تحریر بھیجیے کہ بیگم صاحبہ کو یہ تحریر جوابًا بلی جو ڈاک کے ذریعہ سے

روانہ کیجاتی ہے۔

نتیجہ کی تار کے ذریعہ سے اطلاع دیجیے۔

ترجمہ چٹھی موسومہ قنصل صاحب بہادر مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

وائس قنصل صاحب بلا اطلاع و ملاقات ہمارے یہانسے چلے گئے

دریافت سے معلوم ہوا کہ انکو گئے ہوے آج چوتھا روز ہے یقین ہے کہ

اب تک پہنچے ہونگے یا جسوقت پہنچین اونکے حالات سے اطلاع فرمائین

تاکہ تردد رفع ہو۔ نیز ابھی تک کوئی جواب میری شامی قافلہ کیساتھ جانیکی بابت

سلطان المعظم کیطرف سے نہین آیا جسکی بابت تار دینے کو میننے آپکو لکھا تہا
اور نہ یہ معلوم ہوا کہ جہاز کو ینبوع آنیسے آپنے روکدیا یا نہین - براہ مہربانی
جملہ امور سے مطلع فرمائیے -

ترجمہ چٹھی مسٹر ڈیوی صاحب بہادر مقیم جدہ ۹ جنوری ۱۹۰۴ء

اوس عالیہ کی چٹھی مورخہ ۳ جنوری ۱۹۰۴ء موصول ہوئی چنانچہ کل ایک
رجسٹری چٹھی میجر میکوارٹ صاحب بہادر کی جو مجکو موصول ہوئی تہی اوس
عالیہ کیخدمت مین روانہ کرچکا ہون -

نیز ایک رجسٹری چٹھی میجر میکوارٹ صاحب بہادر کی آئی ہوئی
اوس عالیہ کیخدمت مین روانہ کررہا ہون - نیز او تین رجسٹریان اور ۱۸
معمولی چٹھیان بہیجتا ہون - ایک چٹھی موسومہ والی حجاز آج روانہ کیجاتی ہے -
ڈاکٹر محمد حسین ۳ تاریخ کو بہت جلد اور آرام سے یہان پہنچے - اونکی یہانپر
سخت ضرورت تہی - اونہون نے اپنی روانگی اسوجہ سے مخفی رکہی
کہ بدو اونکو نقصان نہ پہنچا سکین -

مجکو افسوس ہے کہ اونکی یکایک روانگی کی اطلاع ۳۱ تاریخ تک
اوس عالیہ کو نہین ہوئی نیز مجکو افسوس ہے کہ ۲۶ ر دسمبر کو جو دو تاریخین
دیے تھے وہ اوس عالیہ کو نہین پہنچے ورنہ اونسی منسوخی معاہدہ جہاز کی بابت حال
اوس عالیہ کو معلوم ہو جاتا۔ بہر حال اوس عالیہ کو میری چٹھی مرقومہ
۲۸ ر دسمبر پہنچی ہوگی جس سے مشرح حال اوس عالیہ کو معلوم ہوا ہوگا۔
شامی قافلہ کے ساتھ جب وہ عالیہ مدینۂ منورہ سے تشریف لائینگی
اوسوقت اوس عالیہ کیواسطے اسکورٹ (سپاہیان ہمراہی) کے لیے
ضروری کارروائی کر رہا ہون مزید اطلاع عقب سے دونگا۔

زمانہ قیام مدینہ منورہ ہی مین نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کا
تار مشعر اطلاع تولد فرزند مجھے ملا جسکے جواب مین بچہ حبیب اللہ خان نام تجویز
کرکے تار دیا اور اس خوشی کو خصوصاً اوسی متبرک مکان کے تبرکات مین خیال
کرکے شکر الٰہی بجالائی۔

رمضان المبارک ہی مین شیخ الحرم صاحب اور اونکی بی بی کی دعوت کی

کیونکہ افطار روزہ کی فضیلت مسلم ہے اور ہندوستانی کہانی پکواکرانہیں کھلائے جنہیں کھاکر وہ بہت محظوظ ہوے۔

اوسی زمانہ مین بلوچیونکا قافلہ ینبوع سے آیا جسکے ایک سردار کو بدؤن نے مارڈالا تہا اور پانچ آدمیونکو بہت زخمی کیا تہا اور بہت سے لوگون کے چوٹ بہی آئی تہی جن لوگون کو براہ ینبوع مدینہ منورہ سی جانیکا حکم دیا گیا تہا وہ پہلے ہی سے خوف زدہ تہے اس واقعہ کے سُننے سے اور بہی اونکا خوف بڑہا۔ اسیطرح مخصوصین مہینہ ماہ رمضان المبارک ختم ہوا اور عید کا دن آیا۔ نماز وہان بہت سویرے ہوتی ہے۔ سات بجے صبحکو صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر مع سب لوگون کے مسجد نبوی مین گئے اور قاضی صاحب کے اقتدا مین دوگانہ ادا کیا۔ مسجد مین اژدہام زیادہ ہوتا ہے اسلیے عورتین نہین جاسکین نہین خود گئی۔ گہر مین دوگانہ ادا کیا بعد نماز شیخ الحرم صاحب کے رفیقون نے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر کو

مشورہ دیا کہ یہانکے قاعدہ کے موافق آپکو عید ملنے کے لیے شیخ الحرم کے مکانپر جانا چاہیے۔ جسکے جواب مین اونہون نے کہا کہ ہمارے یہانکے قاعدہ کے موافق جب شیخ الحرم صاحب سرکار عالیہ سے ملنے کو تشریف لا ئینگے اوسکے بعد ہم جائینگے۔

۹ بجے مفتی حنفی اور مفتی شافعی اور شیخ الحرم صاحب مع سید لیس ترجمان کے عید کی ملاقات کو آئے اور وہانکے دستور کی موافق مفتی صاحب شافعی نے ایک قصیدہ جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور عید کا تذکرہ تہا پڑہا۔ آخر مین کچہ دعائیہ اشعار بہی تہے کیونکہ جب وہ پڑہ رہے تہے تو لوگ آمین کہتے تہے۔ اسکے بعد فاتحہ خوانی ہوئی اور وہ مجہسے رخصت ہوکر ہرانی محفل مین نزدیک صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر کی گئے اور دستور کے موافق شربت خرمہ چائے قہوہ وغیرہ اونکے سامنے پیش کیا گیا وہ تہوڑا تہوڑا کہا پیکر وہانسے رخصت ہوگئے بعد اوسکے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر میری جانب سے

مکان حکومت مین گئے۔ جہان شیخ الحرم پاشا و محافظ پاشا موجود تھے ترکی فوج تمام صف بستہ کھڑی تھی۔ ان لوگون کے پہنچتے ہی پہرا ضابطہ سلامی ادا کی اور بینڈ نے سلطان المعظم کی سلامتی بجائی۔ یہ رسم ادا ہونیکے بعد مکان کو واپس آئے اور بعد ظہر شیخ الحرم صاحب کے مکان پر عید ملنے گئے۔ اونھون نے بھی چاے قہوہ ترکی مٹھائی شربت وغیرہ پیش کیا۔ میرے پاس شیخ الحرم صاحب کی بی بی اور محافظ پاشا کی بیٹی اور خزینہ دار کی بی بی ملنے آئین۔ مطابق رسم کے چاے قہوہ وغیرہ پیش کیا گیا اور وہ حسب معمول تھوڑا تھوڑا پیکر رخصت ہوئین۔

اسی ماہ شوال مین عزت لو حسن مظفر پاشا محافظ مدینہ منورہ نے ہماری دعوت کی ہم اور صاحبزادگان والاشان شریک ہوے۔ چونکہ یہ پاشا کمانڈر فوج مدینہ منورہ کے تھے اسلیے بینڈ وغیرہ یہان بوقت دعوت زیادہ تھا۔ ۱۷ شوال کو حسن مظفر پاشا نے ایک تحریر میرے نام بھیجی جسکا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ خط اسید حسن مظفر پاشا محافظ مدینہ طیبہ مورخہ ۶ شوال ۱۳۲۱ھ

عرض خدمت جناب عالیہ مین بعد سلام و دعا کی یہ ہے کہ یہ محب جناب والا کا
محافظ مدینہ منورہ کا ہے اور خدمت حفاظت جملہ مدینہ طیبہ و اطراف
بلدہ طیبہ کا مجھسے متعلق ہے۔ پس احوال اور سیاست محل کی اقتضا سے
مین جناب عالیہ کی خدمتمین عرض کرتا ہون کہ تمام مامورین عہدہ داران
دروازہ ہاے مدینہ منورہ کو خبر کردیگئی ہے کہ کوئی شخص جناب عالیہ کے
ہمراہیان قافلہ مین سے خواہ بقصد زیارت ہو یا بقصد سیر و تفریح بلا ہماری
اطلاع کسی دروازہ کے باہر نجائے۔ ہم اونکے ہمراہ لشکر اور سوار بقدر کافی
واسطے حفاظت اور نگہبانی کے کردینگے تاکہ کوئی نقصان پیش نہ آئے پس مین
امید رکھتا ہون کہ جناب عالیہ کل ہمراہیان قافلہ کو اطلاع اس امر کی فرمادین۔
پھر اگر اسکے بعد کوئی شخص بغیر ہماری اطلاع باہر شہر مبارک کیجائے اور کوئی امر
تقدیری پیش آئے تو ہم جوابدہی و ذمہ داری سے بری سمجھے جائین۔ اور ہم
امیدوار ہین کہ جناب عالیہ بعد ملاحظہ ہماری مخلصانہ اطلاع کے جواب سے

ہمکو سرفراز فرمائین اسپر تمام اہل قافلہ کو تعمیل کی ہدایت کردیگئی۔

چونکہ مکۂ معظمہ کے متعدد لوگونکی ریاست کی طرف سے پہلے سے وظیفے مقرر چلے آتے تھے۔ اور مدینۂ منورہ مین کسی شخص کا کوئی وظیفہ نہین تہا اسلیے ہمنے بنظر تحصیل ثواب چہتر روپیہ ماہوار کا ایک خسفہ مدینہ منورہ مین مقرر کردیا۔

۲۴ شوال ۱۳۲۱ہجری کو ہمنے ترکش سپاہیان و افسران کو دو ہزار روپیہ اور بارہ قرش عزت لو سید حسن مظفر پاشا محافظ مدینۂ منورہ کی وساطت سے تقسیم کیے۔

یہ معلوم کرکے کہ قافلہ شامی کے ساتہہ عامتہً اونٹ سفر نہین کرسکتے اور نہ اسقدر اونٹ جو ہمارے کل قافلہ کو قافلۂ شامی کے ساتہہ لیجاسکین مل سکتے ہین۔ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۱ہجری کو سو آدمیونکا ایک قافلہ بقافلہ سالاری میان کامل محمد خان و بخشی عاشق حسین خان مدینہ منورہ سے براہ ینبوع مکہ معظمہ روانہ کیا گیا۔

۸ رمضان المبارک کو جبکہ ہمنے اپنا پروگرام تبدیل کیا تہا

برٹش قنصل صاحب بہادر جدہ کو بھی جہاز کی تنسیخ معاہدہ کے سلسلہ مین اطلاع
دی تھی۔ اور یہ بھی خواہش کی تھی کہ محافظ محمل شامی کو بھی باب عالی سے
حکم ملنا چاہیے۔ اسی بنا پر اُنہون نے اسکی کارروائی شروع کی چنانچہ اس بات
سلسلہ خط و کتابت مدت تک جاری رہا۔ لیکن جب قنصل صاحب بہادر کی یہانسے
شوال تک کوئی جواب نملا تو دوبارہ اونسے دریافت کیا گیا کہ حفاظت کیلیے
کیا انتظام کیا ہے اور دو ایک روز اونکا انتظار کر کے شیخ الحرم صاحب سے
دریافت کیا گیا کہ آپکو کوئی اطلاع ہمارے شامی قافلہ کے ساتھہ جانیکی
ملی ہے یا نہین ؟ وہانسے بھی کچھہ حال نہ معلوم ہوا۔ تب برٹش قنصل جنرل
مقیم قسطنطنیہ کو تار دیا جسکا جواب اُنہون نے دیا۔ اور اوس سے
اطمینان ہوا۔ اسکے بعد ہی شیخ الحرم صاحب سے یہ معلوم ہوا کہ سلطان المعظم نے
عبدالرحمٰن پاشا محافظ محمل شریف کو تار دیا ہے کہ وہ آپکو اپنے ہمراہ لیجائین
اور ہر طرح کی حفاظت رکھین۔ دوسرا تار میرے نام آیا۔ کہ جسوقت
قافلہ شامی آئے یہ تار عبدالرحمٰن پاشا کو دکھا دیا جائے کہ جنتعالیٰ بیگم صاحبہ

بھوپال کی نگرانی وحفاظت رکھینگے وہ باعث میری ممنونی کا ہوگا۔ اسی
عرصہ مین ابوابجو د نامی ایک شخص مکہ سے آیا اور شریف صاحب کا خط اپنے
ہمراہ لایا کہ شریف صاحب کا انشا یہ ہے کہ جسکو مزور آپنے کیا ہے۔ اوسکا
حق نہین ہے۔ یہ حق میرا ہے۔ اوسنے خودسرائی بہت سی کی کیونکہ اس سے
پہلے میرے کوئی بزرگ مدینہ تشریف نہین لیگئے تھے اور نہ کوئی مزور قرار پایا تہا
صرف اس خیال سے کہ یہان یہ قاعدہ ہے کہ دس دس بیس بیس شہر ہر ایک کے
حوالہ ہین۔ اور بھوپال کی مزوری محمد حماد کیا کرتا تہا اسلیے ہمنے حماد کو مقرر کیا اب
یہ نیا جھگڑا پیدا ہوا کہ ابوابجود اپنا حق بتاتا ہے۔ اور زمانہ حج کا قریب آیا کہ ذیقعدہ کا
مہینہ ہے میرے قافلہ کے لوگ جو جدہ سے مکہ معظمہ چلے گئے تہے اونکے
خطوط سے بہی شریف صاحب کی ناراضی ظاہر ہوتی تھی۔ شریف صاحب نے
اول میرے لوگونکو سید صافی کے مکان مین اوتارا تہا۔ اور بروز عید ونکو وہانسے
دہمکی دیکر اوٹہا دیا تہا (جب مجکو اطلاع ہوئی تھی تو مینے شریف صاحب کو خط لکہا تہا
کہ اگر کوئی قصور انکا ثابت کیا جائے تو مین انکو سزا دون) اب یہ خط بہی آیا اس سے

صاف ظاہر تہا کہ شریف صاحب مجھسے سخت ناراض ہین۔ جب ابو الجود نے یہ جھگڑا پیش کیا اور شریف صاحب کی سفارش لائے اسلیے اونکو جواب دیا کہ بیٹنے اپنا مزور محمد حماد کو کر دیا ہے۔ تم اگر پہلے آتے تو تمہاری بابت غور کیا جاتا۔ اور اس طریق سے اسکا فیصلہ کیا کہ تیس روپیہ تنخواہ محمد حماد کے اور تیس روپیہ ابو الجود کے مقرر کیے گئے اور یہ کہا کہ بھوپال کے اور جو لوگ آوین تو اونکے مزور تم ہو جانا۔

جو خط و کتابت متعلق حفاظت و روانگی ہمراہ قافلہ شامی کی ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

ترجمہ چٹھی موسومہ قنصل صاحب بہادر مقیم جدہ مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۴ع

آپکی چٹھی مورخہ ۹ جنوری موصول بمسرت ہوئی۔ حسب تحریر آپکے رجسٹری شدہ چٹھی میجر میکوارٹ صاحب بہادر اور میجر ایبی صاحب بہادر کی اور ۸ آٹھو چٹھیاں پہنچین۔ نیز نقل ایک تار کی پہنچی جو آپنے والی حجاز کو دیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپکی چٹھی ۲۸ دسمبر جسکا حوالہ آپنے دیا ہے نہین پہنچی۔ شاید

یہ بھی اون دو تارونکی طرح جنکا نہ پہنچنا آپ لکھتے ہین تلف ہو گئی جہل
اس چٹھی سے معلوم ہوگیا کہ جہاز کا معاہدہ فسخ کردیا گیا - یہ معلوم کرکے
شکر گزار ہوئی کہ میرے شامی قافلہ مین جانیکے واسطے آپ اسکورٹ کا
انتظام کررہے ہین -

ترجمہ تار موسومہ برٹش قنصل صاحب بہادر جدہ مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

محمل شامی کے آنے کا زمانہ بہت قریب ہے لیکن مجکو اسکی بابت
ابتک اطلاع نہین ہے کہ سلطان المعظم نے اسکی ساتھہ میرے جانیکا
بندوبست کیا یا نہین -

ترجمہ تار موسومہ برٹش قنصل صاحب بہادر قسطنطنیہ مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

ینبوع کے راستہ مین مجھپر بندوقین چلائی گئین - گولیان میرے اور
میری فرزند کی پاس گرین اسکی اطلاع بذریعہ قنصل صاحب بہادر جدہ سلطان المعظم کو
کیگئی تھی مینے شامی قافلہ کے ساتھہ واپسی پسند کی ہے شامی قافلہ
آنے والا ہے لیکن کوئی اطلاع مجکو ابتک نہین ہے کہ اوسکے افسر کو

میری حفاظت سے لیجانیکا حکم سلطان المعظم نے دیا ہے یا نہین؟ قنصل صاحب بہادر جدہ کو تار دیا لیکن جواب نہ آنیسے خیال ہے کہ تار ٹوٹا ہوا ہے شریف و والی کے پاس سے بہی کوئی اطلاع ابتک نہین آئی۔

ترجمۂ خط موسومۂ عثمان پاشا شیخ الحرم مورخہ ۱۸ ر رمضان ۱۳۲۱ھ

مین بہت ممنون ہونگی اگر آپ میری طرف سے سلطان المعظم کی جناب مین اونکی توجہات اور حفاظت او رتعین لشکر ہمراہی کے لیے اور اسبات کے لیے کہ ہم بامن و امان مدینہ منورہ پہنچکر حرم شریف کے متصل فروکش ہوے میرا شکریہ پہنچادین ساتہہ اس اظہار امتنان کے شیخ الحرم پاشا اور محافظ پاشا اور تمام ملازمین بلدۂ طیبہ نے میرا اعزاز و احترام فوق العادت کیا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ مین مدینہ منورہ مین زیادہ قیام کرونگی و رمحمل شریف شامی کے ساتہہ مکہ معظمہ جاؤن اس بناپر آپ سے بہی امید ہے کہ پوری توجہ کے ساتہہ اسکا انتظام کردین۔ اور جناب سلطان المعظم کی مہربانی سے توقع ہے کہ اسکے متعلق ضروری احکام صادر فرمائین اور

جناب محافظ محمل شریف کے نام یہ حکم ہو کہ ہمکو مدینہ منورہ سے اپنے قافلہ کے ساتھہ لیکر مکہ معظمہ بحفاظت پہنچا دین۔

اسی مضمون کا خط بنام محافظ پاشا مدینہ منورہ کے اوسی تاریخ کو لکھا گیا۔

نقل چٹھی موسومہ برٹش قنصل صاحب بہادر جدہ مورخہ ۵ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

مینے چند قطعہ تار اور خطوط آپکی خدمتمین بھیجے لیکن مجھے تعجب اور افسوس ہے کہ آپکی طرف سے نہ کسی کا ابتک جواب موصول ہوا اور نہ یہ اطلاع ملی کہ قافلۂ شامی کے ساتہہ میری روانگی کے انتظام کی متعلق کیا کاروائی ہوئی ہے صرف ایک خط مورخہ ۹ جنوری مجھے پہنچا تہا جسمین آپنے مجھے اطلاع دی تہی کہ میری معیت قافلہ شامی کے لیے فوج کا انتظام ہو رہا ہے لیکن اسکے بعد آپنے تحریر نہین فرمایا کہ اوسکا کیا نتیجہ ہوا۔ اسی خط مین آپنے دو قطعہ تار برقیات اور ایک خط مورخہ ۲۸ دسمبر کا حوالہ دیا ہے لیکن یہ اور بھی زیادہ تعجب کی بات ہے کہ نہ تار برقیات مذکور مجھے موصول ہوئین اور نہ خط مورخہ ۲۸ دسمبر پہنچا کیونکہ روز بروز وقت شامی قافلہ کے آنیکا بہت قریب ہوتا جاتا ہے

اور یہان یہ خبر سنی جاتی ہے کہ جدہ کیطرف جانیکا تار ٹوٹا ہوا ہے۔ آخر بمجبوری بینے برٹش جنرل قنصل صاحب بہادر متعینہ استنبول کو تار دیا جسکی نقل مسلک ہذا ہے یہ بھی مجھے ابتک معلوم نہوا کہ جہاز بہرا کے فسخ معاہدہ کی کاروائی وقت پر ہوگئی یا نہین۔

چونکہ قافلہ محمل شامی کے آنیکا زمانہ بہت قریب ہے اور آپکی طرف سے مفصل حال نہ معلوم ہونیسے تردد خاطر لاحق حال ہے لہذا براہ مہربانی جملہ کیفیت سے مطلع فرمائیے کہ رفع انتشار ہو۔

ترجمہ چٹھی مرسلہ جی۔ پی۔ ڈیوی صاحب بہادر مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۰۴ء

کل اوس عالیہ کا تار پاکر سرفرازی ہوئی۔ التماس ہے کہ بتوسط ملکی گورنر مکہ سے دریافت کرنے پر حسب ذیل تار موصول ہوا مضمون اوسکا یہ ہے

مضمون تار

لفٹنٹ باسم بے کافی تعداد سپاہیون کے ساتھہ بیگم صاحبہ عالیہ کے اسکورٹ کا کام مدینہ سے کرینگے۔ شیخ الحرم اور محافظ کو ہدایت بر آمحافظت

آرام قافلہ کے کر دیگئی ہے کہ وہ اسکے متعلق ضروری انتظام کرین اسکے علاوہ محافظ شامی محمل کو بھی ہدایت کر دیگئی ہے کہ وہ خاص طور پر قافلہ کی حفاظت کا خیال رکھین۔ نیز ہز ہائینس شریف اعظم نے آج بیشا (بے قاعدہ) فوج کو بتحت شریف احمد ابن منصور مقیم مدینہ زوائد اسکورٹ کے واسطے بھیجا ہے چنانچہ شریف موصوف کے خطوط بنام شیخ الحرم اور محافظ کے بھیجے جاتے ہین بیگم صاحبہ کے داخلۂ مکہ معظمہ پر باضابطہ پیشوائی بادلے لازمی اعزاز ہوگی۔

اس احتیاط کے ساتھ مجکو امید ہے کہ حضور مکہ معظمہ بغیر کسی اندیشہ آفات کے آرام سے پہنچینگی بجاے اسکے کہ تار بھیجا جائے بین کل مشرح حال و انتظام کا جو کیا جائیگا اس چٹھی مین لکھکر بھیجتا ہون۔ اور چونکہ یہ چٹھی خاص نجاب کے ہاتھ بھیجی جاتی ہے اسوجہ سے یہ چٹھی حضور کو تار سے جلد پہنچیگی۔ تار بعض وقت ایک ہفتہ یا ایک ہفتہ سے زائد وقت مین پہنچتا ہے۔

اس آخری اطلاع پہنچنے پر اطمینان ہوا کہ پورا انتظام ہماری روانگی اور معیت قافلہ کا ہوگیا ہے۔

صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر جو حالات وہانکے لوگونسے سنتے تھے اکثر مجھسے بیان کردیا کرتے تھے اونہون نے مجھسے یہہ بھی کہا کہ اگر ابہی سے اونٹونکا انتظام نہ کرلیا جائیگا تو شامی قافلہ کے ساتھہ جانیکے لیے اونٹ نہ مل سکینگے کیونکہ تحقیق سے معلوم ہوچکا ہے کہ شامی قافلہ کی روانگی کیوقت اونٹونکا کرایہ فی اونٹ دوسو روپیہ سے ڈہائی سو روپیہ تک ہوتا ہے اس خیال سے ہمنے اونٹونکے مناسب انتظام کرنیکے لیے محافظ پاشا مدینۂ منورہ کو ۸ شوال ۱۳۲۱ہجری کو ایک خط لکھا تھا جسکا ترجمہ یہہ ہے۔

ترجمہ خط موسومہ محافظ پاشا مدینہ منورہ مورخہ ۸ شوال ۱۳۲۱ھ

آپکے حسن اخلاق سے امید ہے کہ تفصیل کرایہ اون اونٹونکی جو قافلہ شامیہ سے پہلے جائینگی اور تفصیل کرایہ اون اونٹونکی جو قافلہ شامیہ کے ساتھہ جائینگے تحریر فرمائین اس سے بھی مطلع فرمائیے کہ قافلہ شامیہ کے ساتھہ والے اونٹون پر شغدوف اور شبری کسی جاسکتی ہے یا نہین اسکے جواب مین ۹ شوال کو اونہون نے دریافت کیا کہ کسقدر اونٹ درکار ہونگے بجواب اسکے ۱۱ شوال ۱۳۲۱ ہجری کو تحریر ذیل بھیجی گئی۔

نقل خط موسومہ محافظ پاشا مدینہ منورہ

بجواب خط مورخہ ۹ شوال ۱۳۲۱ھ ہجری مکلف ہون کہ جسقدر شغدف اور شبری ینبوع سے ہمارے ساتھہ آئی ہین امید ہے کہ شامی اونٹونپر جا سکینگی کیونکہ اکثر صحیح و سالم ہین اور تخمینہ سے کہا جا سکتا ہے کہ ایک سو پچیس اونٹ موجودہ قافلہ کے لیے اس تفصیل سے مطلوب ہونگے۔

تخت روان - ڈلو - ۳ - شغدف - ۲۰ - شبری - ۲ -

باربرداری - ۱۰۰

اور شیخ الحرم پاشا نے بہی عبدالرحمن پاشا کو ایک تار دیا کہ پچاس اونٹ بحساب فی اونٹ ڈیرہ سو روپیہ اپنے ساتھہ لیتے آئین۔ غرض بہت کوشش و اہتمام سے قافلہ کے واسطے اونٹ مہیا کیے گئے۔

۲۴ شوال ۱۳۲۱ھ کو سید الشہداء حضرت حمزہ ابن عبد المطلب رضی اللہ تعالے عنہ کا عرس ہوا۔ اکثر اہل قافلہ معززین و عمائد زیارت کے واسطے گئے لیکن چونکہ کوئی مہتم بالشان بات قابل ذکر تفصیلی کی نہین ہے

اسوجہ سے یہان نہین لکھی گئی۔

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۱؁ھ کو محمل شامی داخل مدینہ منورہ ہوا۔ ہماری ساتھہ کے جو لوگ دیکھنے گئے تھے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ قافلہ حسب دستور مناخہ مین مقیم ہوا۔ محمل شریف کی صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ نہایت قوی زبردست اونٹ پر ایک مربع عماری جسکے اوپر قبہ بنا ہوا ہوتا ہے رکھی جاتی ہے جسمین غلاف حرم محترم کا ہوتا ہے۔ اس عماری پر سبز رنگ کا زردوزی غلاف ہوتا ہے اس اونٹ کے ساتھہ ایک دوسرا اونٹ ہوتا ہے جسپر بیرق یعنی نشان شاہی ہوتا ہے۔ شیخ الحرم پاشا اور محافظ پاشا اور تمام اکابر اور معززین محمل کی آمد مین شریک ہوتے ہین اور عموماً مرد و عورتونکو شرکت کی اجازت ہوتی ہے۔ پورے شاہی تزک و احتشام کے ساتھہ مقامی و ہمراہی فوج کو اپنی ساتھہ لیے ہوے بینڈ کی سریلی آوازونکی ساتھہ محمل گیارہ بجے حرم شریف نبوی کی باب السلام پر پہنچا۔

باب السلام کی یہ صورت ہے کہ دروازہ کی چوکھٹ سے ملا ہوا تقریباً ایک فٹ نیچا چبوترہ ہے۔ جسپر تیس آدمی کے قریب بیٹھہ سکتے ہین۔ اوس چبوترہ کے

دونون جانب الماریان ہین اوسمین اون لوگونکے جوتے رکہے جاتے ہین
جو حرم شریف مین داخل ہوتے ہین ۔ چبوترہ بقدر تین زینہ کے زمین سے
اونچا ہے اس چبوترہ پر محمل بردار اونٹ چڑہایا گیا اور چبوترہ ہی پر بٹہلایا گیا
جسنے بیٹھتے ہی نہایت مودبانہ طریقہ سے منہ آستانۂ شریف پر رکھدیا ۔ عماری
اوتاری گئی اور شیخ الحرم و محافظ پاشا و عبدالرحمن پاشا کے مثل معززین نے
اوسکو اوتار کر مسجد نبوی مین پہنچایا مسقف عثمانی کے درجۂ دوم صف اول مین
محاریب نبوی کی پانچوین محراب مین رکھا گیا ۔ مجمع بہت تہا اور عورتین
سیٹیان بجا بجا کر اظہار خوشی کرتی تہین ۔ مردونکی طرف سے بھی نعرۂ مسرت
بلند کیے جاتے تھے ۔ جبتک قافلۂ شامی مدینہ منورہ مین مقیم رہا محمل شریف
مسجد نبوی مین رکھا رہا ۔ محمل اوتارتے وقت صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ
خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر موجود تھے اوسی دن
خاص ضروریات سفر کے متعلق اونٹونکے کرایہ و رخوراک وغیرہ کے متعلق جو
معاہدہ تہا اوسکے دریافت کرنیکو عبدالرؤف خان نائب میر منشی سفر حجاز

عبدالرحمن پاشا کی خدمتمین بہیجے گئے جسوقت وہ اونکے خیمہ پر پہنچے تو دیکہا کہ تمام
میدان گرد کے مسلح بدوؤن سے بہرا ہوا ہے اور شیوخ خیمہ کے اندر ہین۔ اونہون نے
بہی ایسی جگہہ ٹہیرنا پسند کیا جہان سے تمام حالات معلوم ہو سکین ان کی
موجودگی ہین جسقدر گفتگو شیوخ سے اور عبدالرحمن پاشا سے ہوئی وہ یہہ تہی کہ
ایک شیخ جو نہایت گستاخ تہا عبدالرحمن پاشا سے کہہ رہا تہا کہ عبدالرحمن پاشا
بڑا فتنہ ہوگا ہمارے ساتہہ کے سب لوگ تیار ہین اور مسلح ہین عبدالرحمن
پاشا نے نہایت بے پروائی سے کہا کہ فتنہ تمہارے اوپر ہوگا۔ نہ ہمپر اسپر
وہ اور شوخی سے کہنے لگا کہ عبدالرحمن پاشا ضرور فتنہ ہوگا اور ہندیہ نہین
جاسکتی۔ اسپر عبدالرحمن پاشا نے بہی جنکے سامنے تلوار رکہی ہوئی تہی
نہایت غصہ سے کہا کہ ضرور جائیگی اور تمہاری گردن بہی جائیگی۔ تم نہین جانتے ہو
کہ وہ سلطان المعظم کی مہمان ہے اور مجکو حفاظت کا حکم دیا گیا ہے ہین
جو کچھہ کہتا ہون سلطان کے حکم سے کہتا ہون اور اگر تم سلطان کے حکم سے
سرتابی کروگے تو تمہاری بستیان اوجاڑ کردیجائینگی اور تمہارے گھر

پہونکدیے جائینگے اور تمہاری بہادر جنپر تمکو بڑا بہروسہ ہے روئی کیطرح اوڑتے
پہرینگے اور تلوار پر ہاتہہ رکہکر غصہ سے کہا کہ کیا تمکو دکہادون کہ سلطانی حکم کی
کسطرح تعمیل ہوتی ہے۔ سلطان المعظم کا نام سنتے ہی شیوخ نے سر جہکا دیا
اور یہ کہا کہ مولانا سلطان المعظم کا حکم سر اور آنکہون پر ہے لیکن عبدالرحمن پاشا ہم
بطور عدول حکمی کے نہین کہتے ہین۔ ہمارا عرض حال یہ ہے کہ تم ہمارا
حق الطریق کیون ضائع کراتے ہو۔ درحالیکہ تمکو معلوم ہی کہ وہ ہمارا حق ہی
اور ہمکو نہین ملا۔ عبدالرحمن پاشا نے یہ کہا کہ ہم اسبارہ مین کچہہ سفارش
نہ کرینگے اور اگر وہ کچہہ دین تو منع بہی نہ کرینگے۔ اسکے بعد شیوخ رخصت
کیے گئے۔ اور عبدالرؤف خان جن باتونکو دریافت کرنے گئے تہے وہ
پوچہکر واپس آئے۔

ہم لوگونکی رخصت کے قریب محافظ پاشا صاحب مدینہ منورہ کیطرف سے
ایک دعوت اور ہوئی جسکو رخصتی دعوت کہنا چاہیے۔ اسکے تکلفات پہلی
دعوتونسے کچہہ کم نہ تہے۔

قافلۂ شامی کے ساتھ جانیکے لیے ۱۱ للعہ اونٹ بحساب مختلف للعہ ۵ لعہ میں کرایہ کیے گئے۔

۲۷ ذیقعدہ روز شنبہ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۴ء کو ہم لوگوں نے احرام باندھے اور حرم نبوی پر سلام رخصت پڑھنے کو حاضر ہوئے۔ بعد عصر کے مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر بطور تبرک قافلۂ شامی کے ساتھ بیر علی پر مقام کیا۔ مدینہ منورہ سے ہمارے ساتھ حسب ذیل جمعیت للعہ ہوئی

(۱) عزت لو مصطفیٰ باسم بک۔	قائم مقام یعنی لفٹنٹ۔	بیک
(۲) محمد صالح افندی۔	مفتی الائی۔	یک
(۳) علی آغا افندی۔	قول آغاشی۔	یک
(۴) طیب علی افندی۔	ایضاً	یک
(۵) احمد نیازی افندی۔	جراح۔	یک
(۶) اسلام اوسنا۔	تفنگچی۔	یک
(۷)	یوزباشیان۔	للعہ

(۸)	.	ملازم اول۔	سے
(۹)	.	ملازم ثانی۔	سے
(۱۰)	محمد افندی۔	قول آغاشی موسیقی۔	یک
(۱۱)	محمد امید افندی۔	موسیقی ملازم اول۔	یک
(۱۲)	شعبان آغا۔	سنچقدار ملازم ثانی۔	یک
(۱۳)	.	ادم باشی۔	صہ
(۱۴)	.	نفر نوری۔	صہ
(۱۵)	.	نفرات۔	مار ے
	میزان۔		مار ہمد للعہ

دوسرے دن ۲۸ ذیقعدہ روز یکشنبہ کو وہاں سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ کا راستہ لیا۔ اگرچہ خطرات راستہ کے کچھ اوس سے کم نہ تھے جو مابین ینبوع اور مدینہ منورہ کے محسوس ہوے تھے لیکن بلحاظ رعب و داب قافلۂ شامی اور حسن انتظام عبدالرحمٰن پاشا امیر العسکر کے تین منزل تک بدوؤں کو کسی زیادتی کی

جرأت نہوئی اور نہ کوئی خطرہ ظہور مین آیا۔ تیسری ہی منزل پر عبدالرحمن نے
صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر سے کہا کہ مجکو معلوم ہوا ہے
کہ شریف صاحب نے بیر معین کے شیخ کو بلا کر قید کر دیا ہے اس حیلہ سے کہ بیگم صاحبہ
جسطرف سے تشریف لاتی ہین اگر امن طریق نہوا تو تجکو قتل کرونگا۔ لیکن
یہ بیان اونکے ظاہری ہین۔ اونہون نے محض میری بدنامی کیواسطے
یہ سب کیا ہے غالباً یہان کی قوم شرارت کریگی اسلیے کل کی منزل پر خطرہ ہے
صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف نے میری حفاظت کے لیے جو
تدبیر سوچی اوسکا مشورہ اونہون نے عبدالرحمن پاشا سے کیا جسکو پاشا ہے
موصوف نے بہت پسند کیا۔ یہ راے قرار پائی کہ مجکو اوس روز پوشیدہ
سفر کرایا جائے۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب بہادر موصوف نے میرا تخت روان
جسمین کہ مین روزانہ سفر کرتی تہی خالی چہوڑ دیا۔ اور باڈی گارڈ کے کمانڈر کو
صرف اس امر کی اطلاع دیدی اور حکم دیدیا کہ حسب معمول حفاظت کیلیے
اسکارٹ معمولی تخت روان کے ساتھہ رکہین۔ اور مجکو ایک دوسرے

تخت رواں میں بٹھا کر (جو ہمیشہ خالی چلا کرتا تھا اور شامی قافلہ کی کسی امیر کا تھا) قافلہ کے بالکل سرے پر رہنے کا حکم دیا۔ یہ تدبیر بہت کارآمد ہوئی۔ اور میں بالکل بے خطر رہی درحالیکہ میرے اصلی تخت رواں کے پاس بہت گولیاں گریں۔ اس گولی باری کا جواب ترکی فوج نے دیا۔ پہاڑ کی حالت ایسی تھی کہ اوسپر چڑہ جانا دشوار تھا۔ اور گزشتہ منزل سے اس جگہہ خطرہ کا احتمال تھا حتی المقدور اوسکے دفعیہ کی تدابیر بھی عمل میں لائی گئی تھیں۔ لیکن کوئی تدبیر موثر نہ ثابت ہوئی۔ پہاڑ کی چوٹی سے گولیوں کا مینہہ برسنے لگا۔ ترکی کمانیر نے بہت تیزی سے ایک حصہ جمیعت کو پہاڑ پر چڑہ جانیکا حکم دیا۔ جنھوں نے سخت جفاکشی اور بے جگری کے ساتھہ اپنا کام شروع کیا۔ اوپر سے برابر گولیاں برس رہی تھیں۔ یہ لوگ بلا خوف وخطر کھڑے پہاڑ پر چڑہتے چلے جاتے تھے۔ بدو پہاڑوں کی آڑ میں چھپے ہوے تھے۔ اسلیے ترکی توپخانہ کی کارروائی دیر میں اپنا اثر دکھا سکی اور دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک معرکہ قایم رہا۔ اسی مدافعت کی سلسلہ میں

سلیمان آغا یوزباشی فوج جدہ جو ہمارے ہمراہ تہے شہید ہوئے۔ اور بدؤنکی جانب سے بہی چند آدمی مارے جانیکی خبر مشہور ہوئی اہل قافلہ بفضلہ سب محفوظ رہے لیکن ترکی توپخانہ کی تاب مقاومت سرکش بدو نہ لا سکے اور بے صبری کے ساتہہ اپنی جگہہ سے سب بہاگ کہڑے ہوی اسی عرصہ مین ترکی دستۂ فوج جو پہاڑ پر چڑہ رہا تہا چوٹی پر پہنچ گیا اور امن و حفاظت کی بابت پورا اطمینان کرکے قافلہ آگے بڑہا۔ اسکے بعد بفضلہ تعالیٰ کسیطرح کا کوئی خطرہ راستہ مین پیش نہین آیا۔

۶ ذیحجہ روز سہ شنبہ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۴ع بارہ بجے ہم داخل مکہ معظمہ ہوے۔ عزت لو فخامت لو ہز اکسیلنسی احمد راتب پاشا والی حجاز اور ہز ہائینیس عون الرفیق پاشا شریف مکہ مع جمیعت فوجی ترکی باقاعدہ۔ و بیشا و بینڈ باجہ وغیرہ شہر پاک کے باہر مقام شہدا تک ہمارے استقبال کو آئے اور ہمارے پہنچنے پر باضابطہ سلامی ہوئی۔ جمعیت موسیقی نے بینڈ مین سلامی بجائی اور توپخانہ نے شلک سلامی سر کی۔ اسی طور پر ہم اعزاز و اکرام کیساتہہ اپنی فرودگاہ پر پہنچے۔

ہمارے قیام کے لیے جو مکان تجویز کیا گیا تہا وہ احمد لاؤ کا مکان تہا۔

۷ ذیحجہ ۱۳۲۱ہجری روز چہار شنبہ کو ہمنے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر کے نام ایک شقہ لکہا۔

نقل شقہ موسومہ صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر مورخہ ۷ ذیحجہ ۱۳۲۱ھ

کل ہماری آمد کے وقت شہر سے باہر مقام شہدا تک امیر صاحب مکہ معظمہ و والی صاحب حجاز نے ہمارا استقبال کیا تہا۔ اسلیے آج دونون صاحبون کی ملاقات کے لیے اونکے مکانپر ہماری طرف سے تم جاؤ اور بعد ملاقات اونکے برتاؤ و طرز عمل سے ہمین اطلاع دو۔ حج سے فارغ ہونیکے بعد ہم خود بہی اونکی ملاقات کے لیے جائینگے۔

اس اثناء قیام مین شریف اعظم اور اونکی بی بی اور عبد الرحمن پاشا گورنر مشتق اور احمد راتب پاشا والی حجاز اور شیخ محمد صالح شیبی اور علی پاشا اور پاشا کے مصری میری ملاقات کو آئے اور مین بہی بازدید کی ملاقات کے واسطے

شریف صاحب اور احمد راتب پاشا کے مکان پر گئی۔

حج کے مناسک ادا کرنیکو ہمنے حسب احکام مذہبی حرم مین پہنچکر طواف قدوم ادا کیا اور سعی کی۔

۸ ذیحجہ کو عرفات روانہ ہوئی۔ ۹ ذیحجہ کو حج کیا۔ اور ۱۲ ذیحجہ تک منا اور مزدلفہ مین مناسک حج ادا کرنیکے بعد ۱۲ ذیحجہ کی شام کو مکہ معظمہ مین واپس آئی۔ شریف صاحب کی ناراضی پہلے سے معلوم تھی۔ لیکن سلطان المعظم کی مہربانی اور ترکی افسرونکے مخلصانہ برتاؤ سے اونکو کوئی موقع اظہار مخالفت کا نہین ملا۔ مینے ۲۰ ذیحجہ مطابق ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء اپنی روانگی کی تاریخ مقرر کی تھی اوسی روز وائس قنصل صاحب شریف صاحب کے پاس سے ایک خط لائے (جو اونکے نام تھا) اوسمین لکھا تھا کہ بیگم صاحبہ بھوپال کا ارادہ روانگی کا ہے اسلیے پندرہ ہزار روپیہ اوس مکان کا کرایہ جسمین دو چار دن کے لیے قیام ہوا تھا ادا کرنا چاہیے۔ اور صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر کو دکھایا اونھون نے خواہش کی کہ خط مجھے دیجیے تو سرکار کو دکھاؤن۔

لیکن وائس قنصل صاحب نے وہ خط نہین دیا۔ اور اپنی قیامگاہ پر پہر چلے گئے۔ صاحبزادہ صاحب بہادر نے مجہسے تذکرہ کیا اور مینے وائس قنصل صاحب سے بذریعہ تحریر وہ خط طلب کیا۔ جسکی نقل ذیل مین درج ہے۔

نقل خط موسومہ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین صاحب برٹش وائس قنصل جدہ
مورخہ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۲۱ھ

آج معلوم ہوا کہ شریف صاحب کا کوئی خط آپکے پاس آیا ہی جسمین اونہون نے آپکو درمیان مین ڈالکر کرایہ مکان جسمین ہم مقیم ہین طلب کیا ہے اسلیے آپ بمہربانی اوس خط کی ایک نقل اپنی تحریر کے ساتہہ ہماری پاس بہیج دیجیے تاکہ کرایہ مکان مذکور کا تصفیہ ہو جاے۔

لیکن اسکے جواب مین بہی اونہون نے وہ خط نہین بہیجا۔ جسقدر روپیہ ہین یہانسے لیگئی تہی سب خرچ ہو چکا تہا احتیاطاً عبد الغفار تاجر دہلی سے ایک رقعہ لکہوا لیا گیا تہا (کیونکہ اونہون نے اپنے آڑہتیون سے ایک لاکہہ روپیہ تک دلا سکنے کا وعدہ کیا تہا) اونکے گماشتہ کو بلا کر روپیہ طلب کیا تو گماشتہ نے کہا کہ

آج تو ناممکنات سے ہے دو ایک دن مین دیکہسکتا ہون - ادہر ائس قنصل صاحب کا تقاضہ پر تقاضا آنا شروع ہوا - اور ایک طرف شریف صاحب نے اس مطالبہ مین خلاف اخلاق مبالغہ کیا بمجبوری مینے برٹش قنصل صاحب بہادر مقیم جدہ کے نام مندرجہ ذیل تار دیا -

تار موسومہ برٹش قنصل صاحب بہادر جدہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء

شریف صاحب اوس مکان کا کرایہ جسمین اونہون نے مجکو مجبور کر کی مقیم کیا تہا ایک ہزار پونڈ طلب کرتے ہین - آخر سفر ہونیکی وجہ سے اسقدر روپیہ اخراجات سفر اور کرایہ دونونکو مکتفی ہو - باقی نہین رہا ہے آجکی روانگی بہی اسیوجہ سی ملتوی کر دیگئی - اور شاید تا ادائے کرایہ مین روانہ نہو سکون - اسلیئے اگر آپ شریف صاحب کو تار دین کہ آپکی وساطت سے یہ روپیہ ادا کر دیا جائیگا تو مین یہانسے روانہ ہو جاؤن روپیہ مین ریاست مین پہنچکر آپکے پاس بہیجدونگی یہان کوئی شخص ایسا نہین ہے جس سے روپیہ لیا جائے -

تار کا انتظام وہان اسقدر خراب ہے کہ بدون ملاحظہ والی صاحب روانہ

نہین ہوسکتا۔ جب تار ڈاکخانہ مین بہیجا گیا تو مدیر محکمہ تلغراف نے پیام مذکور روانہ کرنیسے پہلے والی صاحب کے روبرو پیش کر کے صلاح دی کہ ایسی شکایت کا دور تک جانا نامناسب اور سلطنت عثمانیہ کے لیے موجب عار ہوگا۔ اسپر والی صاحب نے اپنا معتمد میری قیام گاہ پر بہیجا جب صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر کو معلوم ہوا تو اونہون نے معتمد کو بلا کر دریافت کیا کہ کیون آئے ہو؟ اونہون نے جوابدیا کہ مولوی اعظم حسین کو بلانی آیا ہون ح والی صاحب کو اونسے کچھہ کہنا ہے۔ مولوی اعظم حسین اوسوقت بازار گئے ہوے تہے اونکے آنےمین دیر ہوئی اور صاحبزادہ صاحب بہادر نے باصرار تمام دریافت کیا تو اوسنے سب قصہ بیان کیا اتنے مین مولوی اعظم حسین بہی آگئے۔ معتمد نے یہ بہی کہا کہ والی صاحب نے فرمایا ہے کہ میری طرف سے سرکار عالیہ کی خدمتمین بعد سلام کے عرض کرو کہ شریف صاحب خود بہی ذلیل ہوتے ہین اور ہمکو بہی ذلیل کرتے ہین۔ سرکار سلطان المعظم کی مہمان ہین اگر وہ اسبات کو سنین گے تو ہم لوگو نپر ناراض ہونگے یہی تو پہلے ہی حرم شریف کے

قریب ایک مکان حضور کے لیے ٹھیرا رکھا تھا۔ مگر چونکہ حضور کا خط شریف صاحب کے نام آیا تھا مین چپ ہو رہا۔ غرضکہ مولوی اعظم حسین میری اجازت سے گئے اور وہانسے واپس آنیکے بعد جو عرضی اونہون نے پیش کی اوسکی نقل اسواسطے لکھی جاتی ہے کہ تمام واقعات تفصیل کے ساتھہ اوسمین درج ہین۔

نقل عرضی مولوی اعظم حسین معروضہ ۲ ذیحجہ ۱۳۲۱ھ

آج مین حسب الطلب والی صاحب حجاز و مطابق ارشاد عالی اونکی خدمت مین حاضر ہوا جس غرض سے اونہون نے خاکسار کو طلب فرمایا تھا اور جو کچھہ مجھسے کہا اطلاعاً عرض کرتا ہون۔

درباب مطالبہ کرایہ مکان تعدادی ایکہزار گنی منجانب امیر صاحب جو تار برقی حضور نے بنام برٹش قنصل صاحب بہادر جدہ بھیجا تھا مدیر محکمہ تار برقی نے پیام مذکور روانہ کرنیسے پیشتر والی صاحب کے روبرو پیش کر کے اطلاع کی کہ ایسی شکایت کا دور تک جانا نامناسب اور سلطنت عثمانیہ کیلیے موجب عار ہوگا۔ اسپر والی صاحب نے مجھے طلب کر کے امیر صاحب کی

اس حرکت پر اظہار تاسف کے بعد بطور معذرت و دلجوئی فرمایا کہ اول تو وہ مکان اس حیثیت کا نہین۔ نہ یہ تعداد کرایہ کی ہرگز واجبی ہے دوسرے اگر ایسا ہوبہی تو سرکار عالیہ مہمان سلطانی ہین اونسے کرایہ مکان نہین لیا جاسکتا۔ تیسرے اگر بالفرض کرایہ کی نسبت کچہہ ایما ہوتا تو میری طرف سے ہوتا نہ امیر صاحب کی طرف سے کیونکہ جس مکان مین سرکار عالیہ نے قیام فرمایا ہے وہ مینے مہیا کیا ہے۔ اوس سے امیر صاحب کو کوئی تعلق نہین اسکی بعد امیر صاحب کی نسبت فرمایا کہ اونکے مزاج مین خرافت آگئی ہے۔ خیالات اونکے مثل بدؤنکے ہین۔ اونکے اقوال و افعال کچہہ قابل لحاظ نہین ہین دم دم بہر مین اپنی بات کو بدلتے ہین۔ ہمکو ایسی تحریر کی جو بابت طلب کرایہ گئی مطلق خبر نہ تہی۔ ہمکو ایسی تحریر کے سننے سے نہایت صدمہ ہوا۔ ایسے امور سے ہم بہی پشیمان ہوتے ہین۔ اور دولت عثمانیہ بہی بدنام ہوتی ہے۔ آپ بحضور اپنی سرکار عالیہ میری جانب سے عرض کرین کہ یہ تار بہیجنا مناسب نہین ہے نہ اسکی ضرورت ہے اور کرایہ مکان نہ طلب کیا جاسکتا ہی نہ کسیکی

طلبی پر آپ کرایہ ادا کریں۔ مینے عرض کیا کہ جناب کا پیام بحضور سرکار عالیہ دام اقبالہا ابھی گزارش کرتا ہون جیسا حکم ہوگا اوسکی تعمیل ہو گی۔

چونکہ یہ منظور نہ تہا کہ قیام چند روزہ مکان کا کوئی معاوضہ نہ دیا جائے۔ اور روپیہ بہی حاجی عبد الغفار دہلوی نے حسب وعدہ فراہم کر دیا تہا۔ اسلیے ہمنے منشی سید منصب علی میر منشی سفر حجاز اور مولوی اعظم حسین کو بہیجا اور والی صاحب کو لکہدیا کہ یہ رقم اپنی وساطت سے شریف صاحب کی پاس بہیجدیجیے اور اگر یہ تعداد آپکے نزدیک نا واجبی ہے تو اوسمین سے جسقدر مناسب سمجہیے بہیجدیجیے۔ بہرحال معاوضۂ قیام مکان پہنچ جانا نہایت ضروری ہے۔ اور اسکا تعین آپکی راے پر منحصر ہے۔

وہانسے واپس آکران لوگون نے جو عرضی پیش کی اوسکی نقل بہی بغرض توضیح واقعات درج ذیل کیجاتی ہے۔

نقل عرضی ثانی مولوی اعظم حسین معروضۂ ۲۱ ذیحجہ ۱۳۲۱ھ

تابعدار حسب الحکم والا ایک ہزار گنی بابت کرایہ مکان مع خط حضور والا لیکر

والی صاحب ملک حجاز کی خدمت میں حاضر ہوا صاحب ممدوح نے خط کو پڑھکر فرمایا کہ ایک پیسہ بھی کرایہ کی بابت سرکار عالیہ مہمان سلطانی سے لینا دولت عثمانیہ کے لیے باعث ننگ ہوگا۔ ہرچند خاکسار نے زبانی اصرار کیا کہ رقم کرایہ ضرور قبول فرمائی جائے اور بخدمت امیر صاحب مکہ معظمہ بھجوادیجائے اور اگر پوری رقم آپکے نزدیک واجبی سے زیادہ ہے تو اسمیں سے جو رقم مناسب ہو وہ لیلی جائے اور مالک مکان کو دیجائے۔ لیکن والی صاحب نے رقم مذکور کو کلاً یا جزءً لینا کسیطرح منظور نہ کیا مجبوراً رقم مذکور لیکر واپس آیا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

اس تاریخ کو شریف صاحب نے اونٹوں کا پورا انتظام بھی نہیں کیا تھا اسلیے ۲۲ ذیحجہ مطابق ۱۰ مارچ تک اور قیام کرنا پڑا۔

صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر نے یہ خیال کر کے کہ والئی فضل صاحب تمام حاجیوں کا انتظام کر رہے ہیں اور چھ سات نمبر حاجی روانہ ہو چکے لیکن ہمارے اونٹوں کا ابتک انتظام نہیں ہوا ہے سردار بہادر

میرزا کریم بیگ اور کپتان محمد حسن خان کو اونٹوں کے بلانیکے لیے بھیجا ان لوگون نے آکر بیان کیا کہ وائس قنصل صاحب کے سامنے اشرفیونکے ڈھیر لگے ہین اور وہ اسقدر مصروف ہین کہ ہم لوگون کی مطلق نہین سنتے۔ جب ہمنے دو ایک مرتبہ اصرار سے کہا کہ صاحبزادہ صاحب بہادر نے بلایا ہے اور سرکار نے فرمایا ہے کہ ہمارے اونٹونکا ابتک انتظام نہین ہوا۔ آپ ذرا چلکر بات سُن لین۔ تو جوابدیا کہ مجھکو حاجیونکے انتظام سے اسوقت فرصت نہین ہے۔ مین نہین چل سکتا۔ (اب غور کا مقام ہے کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ اور قنصل صاحب بہادر متعینہ جدہ تو اسقدر اعزاز و اکرام سے ہماری حفاظت کا انتظام فرمائین اور وائس قنصل صاحب جو ہماری گورنمنٹ کے ملازم اور اپنی ڈیوٹی کے اعتبار سے حفاظت کے اصلی ذمہ دار ہین اسقدر سختی سے جوابدین) غرض اوس دن سے اونکو مجھہ تک آنیکی فرصت نہوئی۔ جب مین جہاز پر سوار ہو چکی تب صورت دکھائی اور والی صاحب جہاز نے اونٹونکا انتظام کر دیا۔

۲۱ ذیحجہ کو علی پاشا نے (جو شریف صاحب کے بھتیجے ہین اور شریف عبداللہ کے بیٹے)

ایک گھوڑی سرنگ اس پیام زبانی کے ساتھہ ہدیۃً بھیجی کہ سرکار خلد نشین جب حج کو آئی تہین تو میرے والد نے دو گھوڑے اونکو ہدیۃً دیے تھے۔ اسلیے سرکار میرا ہدیہ بھی قبول فرمائین۔ چنانچہ وہ گھوڑی اصطبل مین بند ہوا دی گئی اور بعض چیزین قسم پارچہ و اسلحہ مع شکریہ کے ہدیۃً اونکے پاس بھیجدی گئین۔ ۲۲ ذیحجہ کو سواری وغیرہ کا پورا انتظام ہونیکے بعد صبح کیوقت ہم مع قافلہ مکہ معظمہ سے جدہ کو روانہ ہوے یہانسے ہمارے ساتھہ بموجب نقشہ مندرجہ کی جمعیت ہوئی۔ ضابطات ۔۲۲۔ افراد شاہانہ مع چاوش و ازبک ۔۵۵۔ انفار ۱۵۶۔ میزان ۲۳۳ نفر

تابور امام حافظ احمد افندی۔ یکسا

طیب یوزباشی۔ حاتم افندی۔ "

جراح۔ محمود افندی۔ "

اجزاجی۔ عبد الهادی افندی۔ "

تفنگچی۔ حسن اوسنہ۔ "

معاون کاتب۔ حسن افندی۔ "

یوز باشی ضابطی۔ راشد افندی۔ ״

ملازم اول۔ محمد مدنی افندی۔ ״

ملازم ثانی۔ عبداللہ بے افندی۔ ״

یوز باشی جمعیت دیگر۔ احمد آغا۔ ״

ملازم اول۔ محرم افندی۔ ״

ملازم ثانی۔ محمد امید افندی۔ ״

״ ۔ حسن بکرم افندی۔ ״

یوز باشی جمعیت ثالث۔ عبدالکریم افندی۔ ״

ملازم اول۔ حسبہ افندی۔ ״

ملازم ثانی۔ شعبان افندی۔ ״

ملازم ثانی۔ مولود افندی۔ ״

یوز باشی جمعیت رابع۔ عبدالقادر افندی۔ ״

ملازم اول۔ عثمانا افندی۔ ״

ملازم ثانی - زبور افندی - 〃

〃 - تربا افندی - 〃

چاوش	دو
اوزبک	یک
افراد شاہانہ	۵۲
نفرات	۱۵۶
میزان	۲۲۳

احمد راتب پاشا والی حجاز نے واپسی کے وقت جدہ تک معقول انتظام کردیا تھا - اور علی پاشا نے بہی اپنی ہمراہی جمعیت ہمارے ساتھہ کردی تھی -

مقام بحیرا مین ایک عمر کا مکان میرے قیام کے لیے خالی کرادیا تھا جسکی وجہ سے راتکو بہت آرام ملا اگرچہ بدون وغیرہ کے سبب کوئی تکلیف نہین ہوئی تہی لیکن وقت واپسی مکہ معظمہ سے تخت روان مین ایسی تکلیف ہوئی تہی

کہ اس مکان کا آرام صد منزل کے آرام سے کچھ کم نہین معلوم ہوتا تھا۔

بتاریخ ۲۳ ذیحجہ مطابق ۱۱ مارچ جمعہ کی شام کو ہم داخل جدہ ہوے۔ مسٹر بالڈون کمانڈنگ جہاز اکبر کی چٹھی مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء سے اطلاع ہو چکی تھی کہ جہاز اکبر بندرگاہ مین موجود ہے اسلیے بفور داخلاے جدہ ہم مع شہریار دولہن صاحبہ و صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خانصاحب بہادر اسٹیم لانچ پر (جو ہماری سواری کے واسطے ساحل جدہ پر موجود تھا) سوار ہو کر جہاز اکبر پر پہنچ گئے لیکن چونکہ ہمارے ساتھہ کا قافلہ و اسباب سب کا جہاز پر آنا فی الفور ناممکن تھا اسلیے ۲۵ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء یکشنبہ کی دوپہر تک سواری ہمراہیان و بار اسباب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصہ مین سبب جدہ کی اطلاع بذریعہ تار کے عبد الرحمن پاشا اور علی پاشا و احمد راتب پاشا والی حجاز و شریف عون الرفیق پاشا امیر مکہ کو معرفت قنصل صاحب بہادر کے دی گئی۔ جسکے جواب مین اون لوگون نے باظہار مسرت تار دیے۔

مسٹر جی۔ پی۔ ڈیوی صاحب بہادر برٹش قنصل جدہ اور خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین صاحب وائس قنصل جہاز پر ہمکو رخصت کرنے آئے۔

اس موقع پر یہ بات بہی قابل تذکرہ ہے کہ جو اسباب ینبوع مین بدرج فہرست چہوڑ دیا گیا تہا وہ بخشی عاشق حسین خان۔ اور میان کامل محمد خان کے ساتہہ آگیا تہا۔ اسیطرح وہ اسباب بہی جو جدہ مین چہوڑ دیا گیا تہا لیلیا گیا۔

۲۵ ذیحجہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۰۴ء روز یکشنبہ بعد عصر کی جہاز نے بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا کہکر لنگر اوٹہایا اور ہملوگ روانہ ہوئے۔ قبل روانگی ہمنے قنصل صاحب بہادر جدہ کے نام ایک چٹہی لکہی تہی جسکی نقل یہ ہے۔

نقل چٹہی موسومہ قنصل صاحب بہادر جدہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۴ء

بوجہ اسلامی ہمدردی کے دائرہ خاص خدیوی نے جو معاہدہ بہرانامی جہاز کا انفساخ منظور کیا ہے اوسکے واسطے بہت بہت میرا شکریہ ہز ہائنیس خدیو مصر کو پہنچایا جاے اور اگر مناسب ہو تو اوس مقدار کمیشن و نیز دیگر مصارف کو

دریافت کر کے اطلاع دیجائے جو دائرہ خاص ایجنٹ کی جہاز کو دینا چاہتا ہے
تاکہ مین اپنی جیب سے ادا کرون۔ خدیو مصر کی بہ نسبت اوس ہمدردی کے
کہ فسخ معاہدہ جہاز کے فرمائی زیادہ ممنون و مشکور ہونگی، اگر وہ اوس
صرفہ کو قبول فرمائینگے جو تار وغیرہ معاملہ فسخ معاہدہ جہاز سے خدیو
صاحب کو اپنی جیب خاص سے دینا پڑیگا۔ تاکہ مین اپنی طرف سے
داخل کردون۔ و نیز مین مشکور ہونگی اگر وہ دیگر صرفہ تار وغیرہ کو بھی قبول
فرمائینگے۔

پس اگر وہ یہ منظور فرمائین تو مجکو حساب سے اطلاع دیجیے۔

بلف ہذا ایک چٹھی موسومہ خدیو مصر و ایک تار موسومہ شریف صاحب
برائے ارسال بھیجتی ہون۔

نقل چٹھی موسومہ ہز ہائینس خدیو مصر ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

یور ہائینس۔ بہرانامی جہاز کا معاہدہ فسخ کرنے مین آپنے بڑی مدد دی۔
مین آپکا بہت بہت شکریہ ادا کرتی ہون اور یہ چند سطرین بطور اظہار

دلی شکر گزاری کے لکھتی ہوں۔

اور شریف صاحب کے نام رسید جدہ کا تار تھا۔

۲۹ ذیحجہ مطابق ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء روز پنجشنبہ صبح کے ۹ بجے ہمارا جہاز بندر عدن پر لنگر انداز ہوا اور جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے افسر حفظان صحت نے ہمارے ساتھیوں کو بخیال کالرا جہاز کے اوترنے ندیا۔ مغرب کی بعد جہاز نے لنگر اوٹھایا۔ اور ۷ محرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء کی شبکو جہاز اکبر بمبئی مین داخل ہوا۔ عدن ہی سے اپنے پہنچنے کا اندازہ وقت بذریعہ تار کے میجر ایل امپی صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال اور نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کو بتلایا تھا۔ یہ بھی اطلاع دی تھی کہ پنجشنبہ کی ڈاک مین بر جیس جہان بیگم صاحبہ کو بھی ساتھ لیتے آؤ۔ یہ لوگ مع اکثر اراکین و متوسلین ریاست کے بمبئی پہنچ گئے تھے جسوقت جہاز واڑی بندر پر پہنچا رات ہو گئی تھی اور عام قاعدہ کے بموجب جہاز بندر پر نہین لایا جا سکتا تھا اسلیے گودی کے اندر جہاز نہ لگایا جا سکا تاہم یہ لوگ بسواری کشتی شب ہی کو

جہاز پر آئے اور ہم سے ملے۔

۸ محرم ۱۳۲۲ سنہ ہجری مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۰۴ سنہ ۶ روز شنبہ کو صبح کے دس بجے جہاز گودی مین لگا یا گیا اور ہم لوگ خداے تعالےٰ کے فضل و احسان سے بخیر و عافیت دریائی طول و طویل سفر سے فارغ ہو کر خشکی پر اوترے۔ میجر میکوارٹ صاحب بہادر ہمکو جہاز سے اوتار کر رخصت ہو گئے۔ ہمارے داخلہ کے وقت حسب ضابطہ گارڈ آف آنر مع بینڈ کے پلیٹ فارم پر موجود تہا جسنے ہماری اوترنے پر سلامی ادا کی اور توپخانہ سے شلک ہاے سلامی سر ہوئین۔ یہ ارادہ پہلی ہی سے ہو چکا تہا کہ تمام قافلہ کو بروز داخلہ بمبئی بذریعہ اسپشل کے بھوپال بھیجدیا جائیگا۔ خود مع چند ضروری اہلکارون کے بمبئی مین قیام کر کے بھوپال آئینگے اسلیے ہمنے اوسی تاریخ تقریبًا چالیس آدمی اپنے ساتھ رکھکر باقی کل قافلہ کو بمعیت صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر روانہ بھوپال کیا۔ اور خود مظفر ہال مین مقیم ہوئی۔ تمام عرصہ قیام بمبئی مین ہمنے مدرسہ نسوان کا ملاحظہ کیا۔ اور اوسکی حالت تعلیمی درست پائی۔

پتلی گھر کا بہی ملاحظہ کیا اور اوسکے عجائبات سے طبیعت محظوظ ہوئی۔

اسی زمانہ مین ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر والی بڑودہ جو بمبئی مین تھے ہمسے ملنے آئے۔ اونسے ملاقات ہوئی۔

غرض ۱۶ محرم ۱۳۲۲ ہجری تک بمبئی مین قیام رہا۔

ہماری معاودت کے قریب نواب محمد نصراللہ خان صاحب بہادر نے جشن واپسی کی تقریب مین شہر کی آئینہ بندی اور آرائش کا انتظام اسطرح کیا تہا کہ اسٹیشن ریل پر سرائے سکندری کے قریب ایک پہاٹک ویلکم کا بنوایا گیا تہا جسکے اندر ہوکر گاڑی گزرنے والی تہی پہر اوس سے آگے پل سخچہ پر دوسرا پہاٹک تہا ان دونون پہاٹکونکے درمیان جہنڈیان لگائی گئی تہین اور ان جہنڈیونکا سلسلہ اسیطرح اس تیسرے پہاٹک تک جو حقیقت خان کی مسجد کے قریب بنا ہوا تہا چلا آیا تہا اور موتی مسجد کے قریب پہنچتی ہوا تہا۔ ایک چوتہا پہاٹک ویلکم کا بیرون احاطہ ایوان سرکاری کوتوالی کے سامنے بنا ہوا تہا اس جانب بڑی جہنڈیونکا سلسلہ تہا احاطۂ ایوان سرکاری کے

باب شاہجہانی سے ملی ہوئی جنوبی وشمالی سمت مین دو پہاٹک روشنی کے لیے
بنائے گئے تہے جہانتک سلسلہ بیرونی ٹٹیونکا منتہی ہوتا تہا باب شاہجہانی کی اوپر
مشرقی ومغربی سمت مین شیشہ کے چاند لگائے گئے تہے اسیطرح باب قیصری
اور دروازہ شوکت محل اور باب سلطانی اور دروازہ صدمنزل وہمایون منزل
وبرجیس منزل پر چاند نصب ہوے تہے۔ اندرون احاطہ ایوان سرکاری
لوہے کے تار کا جال باندہکر صحن شرقی موتی محل مین گلاسونکی روشنی کا انتظام
ہوا تہا اسطور پر کہ لکڑی کے کہم گاڑکر ایک مربع مستطیل شکل مین بابین کہمونکے
جال باندہا گیا تہا جسمین جابجا چھوٹے چھوٹے پہاٹک بنے ہوے تہے اور
اونمین بہی تار کے جال لگاکر گلاس لٹکا دیے گئے تہے اسیطرح سڑک کے
دوسری جانب بہی آرائش کیگئی تہی۔ اور کہمون پر لال ٹینین لگائی گئی تہین۔
باب شاہجہانی کے اندرونی حصہ مین شیشہ کے جہاڑ لٹکائے گئے تہے اور
اسیطرح باب سلطانی مین بہی باب قیصری اور دروازہ شوکت محل وباب
سلطانی کے برآمدونپر تارونکا جال لگاکر گلاس آویزان کیے گئے تہے اور اسی شکل سے

صدر منزل وہمایون منزل وبرجیس منزل کے جنوبی حصّہ جو لب سڑک ہین آراستہ کیے گئے تھے۔ برجیس منزل کے سامنے تک سڑک پر دورویہ روشنی کے لیے وہی انتظام تھا جو کہ صحن مشرقی سوتی محل مین مذکور ہوا ویلکم کے پہلے پھاٹک سے منتہاے انتظام روشنی تک تقریباً ڈیڑہ میل کا فاصلہ ہے۔ احاطۂ ایوان کے اندر ہری قسم کی جھنڈیان لگائی گئی تھین۔ اور بیرون احاطہ ایوان سرکاری باب شاہجہانی سے شہر پناہ کے بدھوارہ دروازہ تک بانسونکی ٹٹیان دورویہ سڑک کے لگائی گئی تھین۔

۱۶ محرم ۱۳۲۲ہجری روز یکشنبہ مطابق ۳ اپریل ۱۹۰۴ء ہم بسواری ٹرین اسپشل بمبی سے روانہ ہوے اور اپنی روانگی کی اطلاع معین المہام صاحب بہادر نصیر المہام صاحب بہادر و دیگر افسران متعلق کو دی جسکے روسے انتظام استقبال و سواری و سلامی وغیرہ کا کیا گیا۔ اسٹیشن بھوپال کی مشرق والی سڑک پر رجمنٹ اعانت شاہی اور رسالۂ احتشامیہ صف بستہ تھا اور ویلکم کے پہلی پھاٹک سے جو سڑک جنوب کو گئی ہے اوسپر فوج ریاست کے سوار صف آرا تھے۔

اوسکے بعد پیدل فوج کی صفوف کا سلسلہ سوارون سے ملا ہوا قریب چھاونی
ولائتیان تک تہا۔ ایک کمپنی مع بینڈ باجہ اور افسران فوجی کے پلیٹ فارم پر تہی
توپخانہ احاطہ سراے سکندری سے جنوب کی طرف قائم کیا گیا تہا۔ اسپشل
ویٹنگ روم کے دونون جانب منتہاے پلیٹ فارم تک قناتین لگائی گئی تہین
اور پشت ویٹنگ روم تک انہین قناتونکا ایک احاطہ بنا دیا گیا تہا جسکا سلسلہ
رفرشمنٹ روم کے قریب تک تہا۔ اسٹیشن کے اندر معین المہام صاحب بہادر
و نصیر المہام صاحب بہادر و انچارج بخشیگری فوج و کمانڈرنگ آفیسر وکٹوریہ لانسر
مع تمام معزز اراکین و اخوان ریاست و ممبران مجلس مشورہ و مینوسپل کمیٹی و عمائد
و معززین شہر کے استقبال کے واسطے موجود تہے۔ ملازمان ریلوے نے
باظہار عقیدت مندی پلیٹ فارم کی منتہا تک سڑک پر پٹاس کے پٹاخے
باندہے تہے۔

۷ ا محرم ۱۳۲۲ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۴ء ۳ بجے دنکو
ہمارا اسپشل اسٹیشن بھوپال پر ٹہیرا اور ہم اسپشل ویٹنگ روم مین مع شہریار دولہن

صاحبہ کے اوترے صاحبزادہ حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر قافلہ
حجاج کو بھوپال پہنچا کر پہر واپس بمبئی چلے گئے تھے اسلیئے تینون صاحبزادگان
بہادر ہمارے ساتھہ آئے اور منشی سید قدرت علی صاحب نائب مال و
منشی اسرار حسن خانصاحب نائب نصیر المہام بہی (جو بمبئی ہماری استقبال کو
گئے ہوئے تھے) اسی اسپشل مین ہمارے ساتھہ آئے ہمنے اسپشل
ویٹنگ روم مین ٹہیر کر استقبال کرنیوالونکا سلام لیا اوسکے بعد بگہی مین سوار ہوکر
فوج کی سلامی لیتے ہوے مع خدم و حشم بخیر و عافیت داخل ایوان
صدر منزل ہوے۔ ہمارے داخلے پر فوج کے توپخانہ نے اپنی جگہہ پر اور
قلعہ کے توپخانہ نے اپنی جگہہ پر سلامی ادا کی۔ شبکو حسب قرارداد سابقہ
روشنی کیگئی لیکن تبرکات مقدس حرمین شریفین چونکہ ہمارے ساتھہ نہین
آئے تھے اسلیے ہمنے یہ قرار دیا کہ جب تبرکات آجائین اوسوقت پورا اہتمام
ان تمام کامونکا مناسب ہوگا اسی خیال سے آتشبازی وغیرہ کا سرہونا
اس تاریخ مین ملتوی کردیا گیا اور یہ تجویز کیا گیا کہ ۲۷ محرم ۱۳۲۲ھ پنجشنبہ کو

ناظم جنوب اور تحصیلدار تال جنکے سپرد یہ تبرکات بمقام اسٹیشن برکھیڑہ ہوئے تھے مع تھانہ دار تال کے لیکر صبح کی ڈاک مین بھوپال پہنچین ہم پل پختہ تک اونکا استقبال کرین۔ اور نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر مع صاحبزادگان حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر و میان محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر کے بمعیت اخوان و ارکان ریاست اسٹیشن تک جاکر بعز و احترام تمام اون تبرکات کو لے آئین۔ ایک ہفتہ تک تبرکات موتی مسجد مین بسپردگی مہتمم مساجد اس غرض سے رکھے جائین کہ خواص و عوام اونکی زیارت سے مشرف ہو جائین بعد اوسکے تبرکات موصوف مسجد آصفی مین رکھوا دیے جائین مگر اس تاریخ بعض وجوہ سے تبرکات کا آنا ملتوی ہو گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ تبرکات جمعہ اول ربیع الاول کو داخل بھوپال ہون۔ اور راستہ آمد تبرکات کا بجائے پل پختہ اور بدھواڑہ کے یہ قرار دیا گیا کہ جلوس اسٹیشن سے شاہجہان آباد ہوتا ہوا منشی حسین خان کے تالاب پر سے ہو کر امامی دروازہ سے صدر منزل کے سامنے ہوتا ہوا باب شاہجہانی سے نکلکر موتی مسجد کے دروازہ شمالی سے

تبرکات کو اندر پہنچائین اور ہمنے اپنا جانا استقبال کے واسطے ملتوی کر کے خود مع دیگر معزز مستورات کے صدر منزل کے کمرہ مشرقی جنوبی یہ سی جو لب سڑک واقع ہے زیارت کر لینا مناسب سمجھا۔ اوسکے جو احکام جاری ہوئے اوسکی نقل یہ ہے۔

نقل خطوط موسومہ معین المہام صاحب بہادر و نصیر المہام صاحب بہادر و نقول پروانہ جات موسومہ منشی سید قدرت علی صاحب نائب معین المہام و منشی اسرار حسن خانصاحب نائب نصیر المہام مورخہ بست و دوم محرم ۱۳۲۲ھ

جو تبرکات مقدس ہم حرمین شریفین سے لائے ہین وہ اب ہفتم ماہ حال روز پنجشنبہ کو صبح کی ڈاک گاڑی مین بمعیت ناظم جنوب و تحصیلدار و تھانہ دار تال اسٹیشن بھوپال پر پہنچین گے پل پختہ تک ہم استقبال کرینگے لہذا آپ بھی مع اپنے ماتحت افسران موجودہ بھوپال کے اسٹیشن تک استقبال کرنا اور باتفاق نصیر المہام صاحب بہادر و منشی سید قدرت علی صاحب نائب معین المہام و منشی محمد اسرار حسن خان صاحب نائب نصیر المہام اون تبرکات

مقدس کو بعز و احترام تمام موتی مسجد مین لاکر مہتمم مساجد کی سپردگی مین رکہا دینا

ایک ہفتہ تک تبرکات موصوف موتی مسجد مین اس غرض سے رہینگے کہ عایا و

برایاے ریاست بہی اونکی زیارت سے مشرف ہو جائے۔

نقل پروانہ موسومہ غلام قادر خان مہتمم کارخانہ جات ریاست مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۲۲ ہجری

جو تبرکات مقدس ہم حرمین شریفین سے لیکر آئے ہین انشاءاللہ تعالے

بست و ہفتم محرم روز پنجشنبہ کو صبح کی ڈاک گاڑی پر وہ بھوپال پہنچینگے او ہم بہی

پل پختہ تک اونکا استقبال کرینگے اور حسب قاعدہ ریاست سے بہی اسٹیشن پر

استقبال ہوگا۔ لہذا آپکو لکہا جاتا ہے کہ تاریخ مذکورہ کو بگہی قدیم بدا اس والی

ہماری سواری کیواسطے پائگاہ خاص سے لیکر سلطان منزل پر آنا۔ اور

تین فیلمادگان اسٹیشن پر پہنچانا۔ ایک فیلمادہ پر عماری نقرہ توشکخانہ متعلقہ

احمد شاہجہان اور دو فیلمادگان پر ہودج نقرہ متعلقہ ڈیوڑہیات صاحبزادگان

صاحب بہادر سے لیکر کسوانا۔ عماری مین تبرکات مقدس کا صندوق رکہا جائیگا

اور ایک ہودج پر نواب محمد نصراللہ خان صاحب بہادر اور دوسری پر صاحبزادہ حاجی حافظ محمد عبیداللہ خان صاحب بہادر و صاحبزادہ حاجی محمد حمیداللہ خان صاحب بہادر کی اسٹیشن سے واپسی کے وقت نشست ہوگی۔ اگر صاحبزادگان صاحب بہادر موصوف بگہی مین واپس ہون تو دونون فیلمادگان جلوس مین رکہی جائین۔

اسٹیشن پر قنات و پردہ کی ضرورت نہین۔ کرسیون و خیمہ کا پورا انتظام کیا جاے کیونکہ صاحبزادگان صاحب بہادر جائینگے اور صاحبزادگان صاحب بہادر کی سواری کی بگہی حسب قاعدہ بہیجی جائے عماریین جیون خان مہتمم توشکخانہ خاص و شیخ محمد جیون لیکر صندوق تبرکات کے ساتھ آئینگے اور پل پختہ پر ہماری بگہی اسطرح کہڑی رکہنے کی کوچبان کو ہدایت کیجائے کہ تمام جلوس ہمارے ملاحظہ سے گزر جاے اوسکے بعد ہماری سواری اسٹیشن والی سڑک سے پیر کے دروازہ کے راستہ سے صدر منزل پر پہنچائی جائے۔ اور پنجم صفر کو بعد نماز جمعہ ایک فیلمادہ مع ہودج نقرہ موتی مسجد پر لیجا کر تبرکات موصوف موتی مسجد سے بعزو احترام

مسجد آصفی مین پہنچایا جائے۔

نقل پروانہ موسومہ محمد فرید اللہ خان انچارج میر بخشی فوج ریاست مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۲۲ھ

بست و ہفتم ماہ حال روز پنجشنبہ کو تبرکات مقدس جو حرمین شریفین سے ہم لائے ہین اسٹیشن بھوپال پر پہنچینگے ہم پل پختہ تک استقبال کیواسطے جائینگے اور صاحبزادگان صاحب بہادر اور اراکین و معززین ریاست و تمامی فوج و ماہی مراتب اسٹیشن پر استقبال کو جائیگی لہذا تمکو لکھا جاتا ہی کہ مع تمامی فوج و ماہی مراتب استقبال کرنا اور گیارہ فیر توپخانہ اسپی سے سلامی تبرکات کے سر کیے جائین اور نہایت متانت سے تمامی فوج و ماہی مراتب تبرکات کے جلو مین ہوکر موتی مسجد تک پہنچائے اور بینڈ باجہ بجتا ہوا ساتھ آئے۔ اور پنجم صفر روز جمعہ کو بعد نماز جمعہ تبرکات موتی مسجد سے مسجد آصفی مین لائے جائینگے۔ ایک کمپنی احترامیہ اور ایک رسالہ احترامیہ اور رسالہ اختشامیہ اور باجہ ولایتی اوس روز بھی مسجد تک پہنچانیکے واسطے بھیجدینا۔ اور بینڈ ڈیوڑھی خاص کا اوس روز آئیگا ریاست کا

بلینڈ بھیجنے کی ضرورت نہین۔

نقل پروانہ بنام میان عمر قلعدار فتحگڈہ۔ مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۲۲ ہجری۔

تبرکات مقدس غلاف شریف کعبہ معظمہ وغیرہ جو ہم حرمین شریفین سے لائے ہین بست وہفتم ماہ حال روز پنجشنبہ کو بھوپال مین پہنچینگے اور موتی مسجد مین رکھے جاینگے جسوقت تبرکات موتی مسجد مین داخل ہون تم گیارہ فیر توپخانہ قلعہ سے سر کراؤ۔

نقل پروانہ بنام منشی عنایت اللہ مہتمم مساجد مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۲۲ ہجری

بست وہفتم ماہ حال روز پنجشنبہ کو تبرکات مقدس جو حرمین شریفین سے ہم لائے ہین بھوپال پہنچینگے۔ اور معین المہام صاحب بہادر و نصیر المہام صاحب بہادر و نائب صاحب معین المہام و نائب صاحب نصیر المہام تبرکات موصوف موتی مسجد مین لاکر تمہارے تفویض کرینگے تم ایک جگہہ خاص اونکے رکھنے کیواسطے پہلے درست و صاف کرالو اور ایک ہفتہ تک تبرکات موصوف کو موتی مسجد مین رکھکر تمام رعایا و برایا سے جو زیارت کرنا چاہے اونکو زیارت کراؤ اوسکے بعد تیسرے روز جمعہ بعد نماز جمعہ تبرکات موصوف کو مسجد آصفی مین لیکر آؤ وہان متولی

اونکی زیارت سے شرف اندوز ہونگی۔

نقل حکم ناصیہ عرضی شیخ محمد حسن مہتمم ایصال باقیات مورخہ بستم صفر ۱۳۲۲ سنہ ہجری

یہ عرضی باعرضی مہتمم مساجد بلاحکمی نزدیک محافظ دفتر خاص کے بھیجی جائے که داخل دفتر رکھو ایک ایک نقل حکم کی نزدیک معین المہام صاحب بہادر و نصیر المہام صاحب بہادر و انچارج میر بخشی فوج و قائم مقام نائب مال و منشی اسرار حسن خان صاحب وکامدار صاحب ڈیوڑہی خاص و قلعدار فتحگڈہ و مہتمم کارخانہ ریاست و مہتمم مساجد و مہتمم ایصال باقیات و مہتمم توشکخانہ ڈیوڑہی خاص و ناظم ضلع جنوب کے بھیجی جائین که ماہ ربیع الاول کے پہلے جمعہ کو انشاء اللہ تعالے تبرکات شریف شہر مین لائے جائینگے انتظامات مقررہ سابقہ کیے جائین اور بہتر ہوگا کہ جلوس امامی دروازہ اور روبائے صدر منزل کے سامنے سے گزرتا ہوا موتی مسجد کو جائے فقط رقوم بست و پنجم صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری۔

غرض ۴ ربیع الاول روز جمعہ کو آٹھہ بجے کی ڈاک مین ناظم جنوب مع
تحصیلدار تال و تھانہ دار کلیا کہیڑی کے وہ تبرکات لیکر اسٹیشن بہوپال پر پہنچے
پیشتر سے حکم جاری ہو چکے تہے کہ جو افسران و ملازمان فوج ہمارے ساتھہ
حج کر آئے ہین وہ ایک ڈہیلا لمبا سفید کرتا پہنکر فوجی لُنگی کا صافہ باندہے ہوے
شریک استقبال ہون اور باقی ملازمان سول جو حج کر آئے ہین اونمین سے
جو لوگ مدینہ منورہ بہی ہو آئے تہے وہ سفید لباس پہنکر سبز عمامے باندہے
ہوے ہون اور جو لوگ مدینہ منورہ نہین جا سکے وہ لباس سفید مع عمامہ سفید کے
رکہین اسطرح سب حاجیون کو جلوس کے ساتھہ رہنے کا حکم تہا باقی معززین
و عمائد حسب تفصیل مندرجہ تحت ہذا شریک استقبال کیے گئے۔

اخوان ریاست		
میان صمد محمد خان صاحب	میان عاقل محمد خان صاحب	میان یسین محمد خان صاحب
میان نور محمد خان	میان دوست محمد خان	میان فاضل محمد خان
میان قدر محمد خان	میان دل محمد خان	میان عادل محمد خان

میاں شریف محمد خان　میاں عاشق حسین خان　میاں اقبال محمد خان

میاں حشمت علیخان　میاں سعادت محمد خان　میاں جلیل محمد خان

میاں عبدالرحمن خان　میاں ولایت علیخانصاحب　میاں یار محمد خانصاحب

میاں مقصود علیخان　میاں محفوظ علیخان　میاں حی محمد خانصاحب کامدار

میاں محمود علیخان　میاں عنایت علیخان　میاں عبدالصمد خاں عرف لال میاں

میاں رؤف محمد خان　میاں ظفر محمد خان　میاں کامل محمد خان

اراکین معزز علاوہ عہدداران

مولوی اعظم حسین　ماسٹر میر لیاقت علی　منشی عبدالرحیم منشی ریکارڈ صاحبزادہ صاحب بہادر

ماسٹر واجد حسین　میاں محمد اسحاق　حسن عبدالجواد مدنی

پیر سید تفضل حسین　قاری محمد سلیمان　مولوی عبدالحق کامدار

منشی عنایت اللہ کامدار

عہدہ داران ریاست

خان بہادر منشی ممتاز علیخانصاحب بہادر معین المہام ٭ خان بہادر مولوی نصیر الدین احمد صاحب بہادر نصیر المہام

منشی اسرار حسن خان صاحب — سردار بہادر میجر کریم بیگ

فرید اللہ خان صاحب انچارج بخشیگری فوج — منشی عنایت حسین خانصاحب قائم مقام نائب

منشی احمد حسن خان میر منشی ریاست — مولوی محمد سلیمان صدر المہام

شیخ محمد حسن مہتمم ایصال باقیات — منشی سید قدرت علی چیف گزیٹیر

مولوی سراج الحق — منشی ولایت علی معین صدر المہام

منشی مہدی حسن مہتمم بخشیگری — حکیم سید نور الحسن افسر الاطباء

منشی عبد الرؤف خان منشی پیشی — حکیم محمد ہادی صدر امین

قاضی شمس الدین مجسٹریٹ — منشی امجد علی مہتمم بخشیگری حساب

منشی سید منصب علی منشی روبکاری — منشی عبد القیوم مہتمم دفتر کل

حافظ عبد الرحمن مہتمم ڈاکخانہ — شیخ ولی محمد ڈاکٹر

حافظ مظہر حسین صدر الصدور — عبد القیوم خان منتظم پولیس

منشی سخاوت حسین پرائیویٹ سکریٹری — میرزا ایاز علی بیگ نائب صدر المہام

غلام قادر خان مہتمم کارخانجات — علی احمد خان مہتمم تعمیرات

مولوی مظفر حسین مہتمم تاریخ	حافظ کرامت اللہ مہتمم مطابع
منشی جمیل احمد منشی روبکاری	سید علی احمد منصف
سید شبیر حسن منصف	ابو سعید مہتمم کوٹھیات
میر غلام قادر مہتمم کوٹھہ	منشی عنایت اللہ مہتمم مساجد
اخلاص الدولہ میر سامان	اصغر یار خان محافظ دفتر خاص
جوان بخت مہتمم توشکخانہ	احمد شاہ خان مہتمم توشکخانہ زیورات
محمد اکبر مہتمم باغات	ناظم علی مہتمم مہمان خانہ
بابو ایزد بخش مترجم روبکاری	عبد الباطن مہتمم تقریبات
محمد ارحم میر منشی معین المہامی	عبد الکریم منتظم مجالس

ان لوگون کے علاوہ اور سب عہدہ داران سول وملیٹری شریک استقبال تھے بجز اشخاص مفصلہ ذیل کے جنکو موتی مسجد مین رہنے کا حکم تھا یہ لوگ یہین شریک ہوے۔

مولوی محی الدین خانصاحب قاضی ریاست مولوی محمد یحیی صاحب مفتی ریاست

مولوی رشید و ذوالفقار احمد رکن مجلس علماء مولوی عنایت اللہ رکن مجلس علماء
مولوی نذیر الدین احمد رکن مجلس علماء حافظ عبد العزیز مہتمم مدرسہ سلیمانی مع دیگر علماء کے
ریل کے پہنچنے پر تبرکات (جو ایک صندوق مین تھے اور اوسپر مخملی
کارچوبی غلاف چڑہا ہوا تھا اوپر سے ایک کارچوبی مخملی پوشش ڈالی گئی تھی) —
اوتارے گئے اور اسٹیشن سے باہر لاکر عماری دار ہاتھی پر عماری زرنگار مین
رکھے گئے۔ صاحبزادہ میان محمد حمید اللہ خان صاحب بہادر اوسی عماری مین
بیٹھے اور ایک جانب چنون خان مہتمم توشکخانہ چنور لیکر بیٹھے۔ دوسری جانب
ایک اور شخص خواصی مین بیٹھا۔ ہاتھی بڑہایا گیا اسکے پیچھے آٹھ ہاتھی
ماہی مراتب کے تھے اور انکے بعد نواب محمد نصر اللہ خان صاحب بہادر کا
ہاتھی تھا جسپر زرین ہودج مین بیٹھے تھے اور اونکے بعد اوسی قسم کے
ہودہ دار ہاتھی پر صاحبزادہ حاجی حافظ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر تھے
ان ہاتھیوں کے پیچھے رسالہ انتشامیہ بعد اوسکے رجمنٹ وکٹوریہ لانسرس تھے
اوسکے بعد رسالہ احترامیہ اوسکے بعد رسالہ انتظامیہ بعد اوسکے توپخانہ اردلی تھا

اس جمعیت کے بعد بینڈ تہا جسکے دونون بازؤنپر احترامیہ و انتظامیہ
کمپنیان تہین ۔ بعد اوسکے معززین و اراکین اہل استقبال تہے ۔
انکے عقب مین جمعیت توپخانہ قلعہ جات جنکے پیچہے مغلی باجہ تہا ۔ اوسکے بعد
سلسلہ وار ظفر کمپنی اور پولیس کی جمعیت اور بیڑہ قلعہ جات اور بیڑہ جات
انتظامیہ اور کوتوالی کی جمعیت اور سائر کل کے بیڑہ جات تہے یہ تبرکات
اسی جلوس کے ساتہہ مجوزہ راستہ سے ہمارے محل کے سامنے ہوتے
ہوے موتی مسجد مین پہنچے اور موتی مسجد مین رکہے گئے ۔ توپخانہ فتحگڈہ سے
الفیر سلامی کے سر ہوے ۔ اسی دن ہمنے اپنی آمد کی خوشی مین اداے شکر
کے طور پر دو ہزار روپیہ مساکین کو تقسیم کیے اور شب کو معززین و
اراکین کی دعوت کی جنکی تعداد ۴۰۰ تہی ان لوگون کو پہلے زمزم شریف
پلایا گیا بعد اوسکے کہجورین کہلائی گئین اور شربت پلایا
گیا ۔ اس تمام عرصہ مین بینڈ بجتا رہا ۔ پہر ان لوگون کو ایک پر تکلف
دعوت دی گئی ۔

کہانیکے بعد عطر پان ہوا - چند معزز اراکین کو تبرکات خاص کا ایک ایک خوان جسمین کہجورین اور تسبیح اور زمزم او رکتب او را اور تہا نہاے شاہی یا عبائین تہین دیکر رخصت کیا گیا - صبح کو ایک دن کی عام تعطیل دی گئی - یہ تبرکات آٹھہ دن تک موتی مسجد مین رکھے رہے نوین دن مناسب جلوس کے ساتھ مسجد آصفی مین پہنچائے گئے - جبتک تبرکات موتی مسجد مین رہے دن کو مرد اور شب کو عورتین زیارت کرتی رہین - خوشبو کے واسطے اگر بتی اور عود وغیرہ سلگایا جاتا رہا اور شب کو شمعین مومی روشن ہوتی رہین -

اسی ۱۲ ربیع الاول کو مساجد ذیل مین بتقریب آمد تبرکات کے غیر معمولی روشنی کی گئی جس سے قریب قریب شہر جگمگا اوٹھا -

	علاقہ ریاست	
جامع مسجد شہر	جامع مسجد جہانگیر آباد	موتی مسجد

مسجد محل سرکار قدسیہ   مسجد اسٹیشن بھوپال   مسجد متصل چوکی کمالی

مسجد محمدی بیرن بدھواڑہ   شمس المساجد متصل شوکت محل   مسجد سلیمانی قریب مدرسہ

مسجد سلطانی قریب اتوارہ لب سڑک   مسجد طبیب متصل ہسپتال   مسجد امراؤ دولہا صاحبہ قریب محل

مسجد سرائے جمعراتی   مسجد باغ فرحت افزا   مسجد آتوجی کنارہ تالاب

مسجد بادشاہو متصل ایوان آرا   مسجد کلو بوا قریب قلعہ کہنہ   مسجد منگل شاہ واقعہ منار فتحگڑھ

مسجد فاطمہ پورہ عقب محل سکھری   مسجد باغ مقبرہ شریف متصل شاہجہان آباد   مسجد باغ بلقیس جہاں بیگم صاحبہ مرحومہ

علاقہ ڈیوڑھی خاص

مسجد آصفی اندرون ایوان شاہی   زین المساجد متصل تاج الابواب

ریاض المساجد واقع باغ بہار افزا پیش عالی منزل   مسجد نشاط افزا

مسجد سلطانی واقع شاہجہان آباد۔

تمام شد دفتر دوم

(بتاریخ ۸ جمادی الثانی ۱۳۲۲ہ ہجری)